اصحابؓ رسول ﷺ کی عزت وناموس کا ترجمان

سلسلہ وار

نظام خلافت راشدہ

رجسٹرڈ

دسمبر 2013 بمطابق صفر المظفر ۱۴۳۵ھ شمارہ 11 جلد 4

عشق جان سے زیادہ ہے آلِ رسولؐ سے
یوں سرِعام ہم ان کا تماشا نہیں کرتے
روئے وہ جو منکر ہے شہادتِ حسینؓ کا
ہم زندۂ وجاوید کا ماتم نہیں کرتے

سانحہ راولپنڈی

اسباب واقعات اھداف: تفصیلی رپورٹ

ملکی امن کی خاطر ہمیشہ اہم کردار ادا کیا

امیر المومنین مرادِ رسول ﷺ داماد علیؓ

سیدنا عمر فاروقؓ

کے یوم شہادت پر چھٹی کی جائے: مولانا ...

عقیدہ تحریف

قرآن کی حقیقت

قرآن وحدیث کی روشنی میں

موجودہ دور میں
شریعت کا نفاذ
کیوں اور کیسے؟

اہلسنت والجماعت کے
قائدین کے قاتل گرفتار
سنسنی خیز انکشافات

گستاخِ صحابہؓ کا عبرتناک انجام

نعت

کیسے دن پھیر دیئے ان کی عطا نے میرے
آئی رحمت کی گھٹا عیب چھپانے میرے

ذکرِ محبوبِ خدا وردِ زباں ہے جب سے
ہو گئے زیست کے لمحات سہانے میرے

میں اگر اسوۂ سرکارِ دو عالم ﷺ پہ چلوں
تا بہ ابد زندہ حقیقت ہوں فسانے میرے

کملی والے کی غلامی سے نوازا مجھ کو
کتنی توقیر مجھے دی ہے خدا نے میرے

آپ کے در کی گدائی نے یہ احساس دیا
ہو گئے ساری خدائی کے خزانے میرے

لہو لہو

مسجد کے بام اور دریچے لہو لہو
سجدوں کے وقت کرتے ہیں جانیں لہو لہو

باطل کی ظلمتوں نے بپا کی تھی کربلا
اس غم میں آج بھی ہیں دعائیں لہو لہو

حسنین کے لہو پہ جہاں سارا غم زدہ
ارض و سماء، ہوائیں، فضائیں لہو لہو

سہمے ہوئے نجوم و قمر، کوکب و فلک
سورج کے خوں سے ہوگئیں کرنیں لہو لہو

الفت کے راستے میں ملے زخم اُس طرح
ہونے لگی ہیں ناز وفائیں لہو لہو

اسلامی تاریخ کے عظیم حکمران حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عدل و انصاف اور ان کی زندگی کو منظوم نذرانہ عقیدت پیش کرنے والی 1600 سے زائد اشعار پر مشتمل منفرد کتاب

سٹاک میں دستیاب ہے

مناقب
مُرادِ مصطفٰی ﷺ

150 روپے

اسلامی تاریخ پر گہری نظر رکھنے والے عظیم شاعر
حدید مرزا
مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے

ناشر
اشاعت المعارف سمندری فیصل آباد پاکستان 041-3420396 0300-7916396

Scanned with CamScanner

ناموسِ صحابہ و اہلِ بیت کے تحفظ کا علمبردار

سلسلہ وار

نظامِ خلافتِ راشدہ

خیرپور سندھ

دسمبر 2013ء

شمارہ نمبر 11 — جلد 4

بانی
علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ
قائد اہلسنت
جامعہ حیدریہ خیرپور

سرپرست اعلیٰ
قائد اہلسنت مولانا
محمد احمد لدھیانوی مدظلہ
صدر اہلسنت والجماعت پاکستان

نگران
مولانا
اورنگزیب فاروقی مدظلہ
مرکزی چیئرمین اہلسنت میڈیا بورڈ پاکستان

فہرست

- ضربِ حیدری — 6
- تفسیر آیت تقسیم مال فے — 7
- ملکی امن کی خاطر ہمیشہ اہم کردار ادا کیا — 11
- سانحہ راولپنڈی کے اسباب، واقعات، اہداف — 13
- سانحہ راولپنڈی کا حل — 17
- خلفائے راشدین کا طرزِ حکومت — 19
- موجودہ دور میں شریعت کا نفاذ کیوں اور کیسے؟ — 23
- بات پہنچی ہے کہاں تک یہ تجھے کیا معلوم؟ — 27
- عقیدہ تحریفِ قرآن کی حقیقت قرآن و حدیث کی روشنی میں — 31
- گستاخ صحابہؓ کا عبرتناک انجام — 35
- اہلسنت والجماعت کے قائدین کے قاتل گرفتار — 37
- فکر نگر مشن ہمارا — 45
- سیدنا عمر فاروقؓ کے یوم شہادت پر چھٹی کی جائے / بزمِ قارئین — 49
- آپ کی مشکلات کا روحانی و طبی حل — 50

مولانا امیرِ عزیمت حضرۃ العلامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ

مولانا حضرۃ العلامہ مؤرخ اسلام ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ

مولانا حضرۃ العلامہ شہید ناموسِ صحابہؓ محمد اعظم طارق شہیدؒ

چیف ایڈیٹر
انجینئر طاہر محمود

ایڈیٹر محمد یونس قاسمی

مجلسِ مشاورت	مجلسِ ادارت
☆ سید غازی پریل شاہ (سندھ)	☆ سید محمد عاصم شاہ
☆ حاجی غلام مصطفیٰ جدون (خیبر پختونخواہ)	☆ حاجی غلام مصطفےٰ بلوچ
☆ مولانا شمس الرحمٰن معاویہ (پنجاب)	☆ راؤ جاوید اقبال
☆ مولانا محمد رمضان مینگل (بلوچستان)	☆ غلام رسول
☆ مولانا تصدق حسین (آزاد کشمیر)	☆ مولانا عبدالحفیظ فاروقی
☆ مولانا عبداللہ حیدری (گلگت)	☆ محمد معاویہ

فی شمارہ 40 روپے سالانہ 560 روپے رابطہ کیلئے:

0300-7916396 صبح 8
0306-7810468 تا
041-3420396 شام 5 بجے

Khelafaterashida@yahoo.com ------- tahirsmi@gmail.com

پبلشر نظامِ خلافتِ راشدہ فاؤنڈیشن اعظم کالونی لقمان خیرپور سندھ

Scanned with CamScanner

فرمان الٰہی عزوجل

ترجمہ:......"(یہ صحابہ) صبر کرنے والے ہیں۔ اور راست باز ہیں۔ اور فروتنی کرنے والے ہیں اور خرچ کرنے والے ہیں۔ اور پچھلی رات میں گناہوں سے بخشش چاہنے والے ہیں۔

آل عمران ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمان رسول ﷺ

حضرت انسؓ ......فرماتے ہیں کہ" مالک ابن دخشنؓ کا آنحضرت ﷺ کے سامنے گزر ہوا تو لوگ ان کی بدگوئی کرنے لگے۔ اور اسے منافقین کا سردار کہنے لگے۔ تو حضورؐ نے فرمایا چھوڑ دو میرے صحابہ کو ان کو برا بھلا نہ کہو۔

ترمذی ج ۲ صفحہ ۲۲۷

اصحاب رسول رضی اللہ عنہم

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد جب منکرین زکوٰۃ، منکرین ختم نبوت، منکرین حدیث کے فتنوں نے سر اٹھایا اور قریب تھا کہ محمدیؐ شریعت کی اصلی تعلیم تبدیل ہوجاتی، ایسے کٹھن اور پرخطر موقع پر خلیفہ اول صدیق اکبرؓ کے دور کا یہ واقعہ ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ جب آپؓ کو خبر ملی کہ منکرین زکوٰۃ نے مال زکوٰۃ دینے سے انکار کردیا حالانکہ وہ کلمہ گو تھے، تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسجد نبویؐ میں ایک اثر انگیز خطبہ ارشاد فرمایا......"اینقص الدین و انا حی"......حضور ﷺ کا دین کمزور ہوجائے اور میں زندہ رہوں یہ کیسے ہوسکتا ہے آپؓ نے فرمایا "جو شخص کسی کو رسی جو وہ حضور ﷺ کے زمانے میں زکوٰۃ میں دیتا تھا روکے گا اس رسی کے لیے بھی جہاد کروں گا۔"

دینی غیرت کا یہی وہ جذبہ تھا جس کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی جب چاروں طرف سے فتنوں نے سر اٹھایا تب بھی رسول اللہ کا دین جوں کا توں باقی رہا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد کیا اور اس میں سات سو قرآن کے قراء کی شہادت ہوئی لیکن صدیقی غیرت وحمیت کی چنگاری بھڑکتی رہی۔ تا آنکہ تمام فتنے مٹ گئے اور ختم نبوتؐ، احادیث رسولؐ، رکن اسلام زکوٰۃ جیسے شعائر اصل صورت میں آج بھی باقی ہیں۔

فکر جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

میں بڑے صاف اور واضح الفاظ میں کہنا چاہتا ہوں کہ منحوست کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ مولوی اپنے نام کے ساتھ دیوبندی لکھ کر ٹاؤٹ ہو، یقین کرلیجئے کہ اس رب کی قسم جس نے محمد ﷺ کی زلفوں میں رعنائی رکھی تھی کہ دیوبندی مولوی ٹاؤٹ نہیں کرسکتا وہ دیوبندیت کو بدنام کرتا ہے کسی اور کا ایجنٹ ہوگا۔

ہو دیوبندی کی روحانی نسل، ہو دیوبند کا لقب رکھنے والا اور پھر بیٹری نہ پہنے، دیوبند کا لقب ساتھ رکھنے والا ظالم وچور کی آنکھ میں آنکھ نہ ڈالے، وہ دیوبند کا نام لینے والا عطاء اللہ شاہ بخاری کی یاد تازہ نہ کرے، میں اسے دیوبندی نہیں سمجھتا، منافق سمجھتا ہوں، دیوبندیت ایک تحریک کا نام ہے، دیوبندیت جرأت کا نام ہے، دیوبندیت کردار کا نام ہے، دیوبندیت صاف گوئی کا نام ہے۔

علامہ فاروقی شہید نے فرمایا

ایران کے بارے میں! آپ نے سن لیا کہ ایران کے آدم خور خمینی نے کہا لا الہ اللہ محمد رسول اللہ خمینی حجۃ اللہ۔ کلمہ طیبہ کے اندر خمینی کا نام انہوں نے شامل کردیا۔ اور خمینی نے کہا کہ حضور ﷺ اپنے مشن میں ناکام واپس ہوگئے تھے۔ ہم پاکستان کی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس زہر آلود لٹریچر پر فوری پابندی لگائی جائے اور ایران کے سفارت خانے پر ان سرگرمیوں کی وجہ سے پابندی لگائی جائے۔ ہم سب کچھ برداشت کرسکتے ہیں، لیکن ابوبکرؓ و عمرؓ پیغمبر ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی توہین برداشت نہیں کرسکتے، ہمارا تعلق اس جماعت کے ساتھ ہے، ہمارا تعلق ان علماء کے ساتھ ہے، جن علماء نے انگریز کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر ڈیڑھ سو سال تک ظلم وتشدد کا مقابلہ کیا لیکن گردن نہیں جھکائی۔

(جلال پور پیر والا سے شہدائے بالاکوٹ کانفرنس سے خطاب)

فرمودات اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ

کیا یہ صحابہ صرف اعظم طارق کے ہیں؟ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ صحابہ صرف ہمارے ہیں؟ صحابہ سب مسلمانوں کے ہیں۔ تبلیغ والو! صحابہ نہ ہوں تو تبلیغ ثابت نہیں۔ سیاست دانوں! صحابہ نہ ہوں تو نظام خلافت راشدہ ثابت نہیں۔ قرآن پڑھنے والو! اگر صحابہ نہ ہوں تو قرآن ثابت نہیں۔ حضور ﷺ کے دور میں یہ قرآن نہیں تھا۔ قرآن کو جمع کرنے والے صحابہ، امت کو حدیثیں جمع کرکے دینے والے صحابہ۔ حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ کر امت کو دکھانے والے صحابہ، دور دراز ملکوں میں جا کر لوگوں کو اسلام سکھانے والے صحابہ، دریاؤں میں گھوڑے اتار کر دین کی بات کرنے والے صحابہ، آگ میں جل کر حق کی بات کرنے والے صحابہ، تختہ دار پر لٹک کر دین کی بات کرنے والے صحابہ!

سانحات سے بچنے کیلئے.....خنجر بردار، ماتمی تبرائی جلوس بند کیئے جائیں

عشرہ محرم ہر سال اپنے ساتھ خونی واقعات لیکر آتا ہے اور پاکستانی مسلمانوں کو خون کے آنسو دیکر جاتا ہے۔ اس سال بھی دس محرم الحرام کو راولپنڈی کے معروف ترین تجارتی مرکز راجہ بازار میں واقع دارالعلوم تعلیم القرآن پر اہل بیت عظام کے نام پر مسلمانوں کا قتل عام کرنے والے شیعہ دہشت گردوں نے حملہ کیا۔ جس میں اخباری اعدادوشمار کے مطابق چودہ طلبا اور نمازی شہید جبکہ ستاون افراد زخمی ہوئے۔ محرم الحرام میں پیش آنے والا یہ پہلا واقعہ نہیں تھا۔ پڑوسی ملک ایران میں آنے والے شیعہ انقلاب کو تین عشرے گزر چکے ہیں۔ اس انقلاب کے فوری بعد پاکستان میں تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی بنیاد رکھی گئی جو کہ شیعہ مذہب کی بنیاد پر وجود میں آنے والی پہلی تنظیم تھی جس کا مطالبہ ہی یہ تھا کہ مسلم اکثریتی آبادی جن میں زیادہ تعداد فقہ حنفی کی پیروکار ہے پر مشتمل ملک پاکستان میں شیعہ نظام کو نافذ کیا جائے۔ یہ مطالبہ کرنے والوں کی تعداد 1979 کی مردم شماری میں صرف دو فیصد تھی۔ شیعہ فقہ کے نفاذ، ایرانی شیعہ انقلاب کو پاکستان میں برپا کرنے اور پاکستان کو شیعہ سنی کے نام پر دست وگریبان کرنے کیلئے اس جماعت نے مختلف سازشیں کیں جن کے نتیجے میں پاکستان میں شیعہ اور مسلم فسادات کا آغاز ہوا۔ اس سے قبل کبھی کبھار شیعہ مسلم فسادات ہوتے تھے مگر ان میں اتنی شدت نہیں تھی جو ایرانی شیعہ انقلاب اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے وجود میں آنے کے بعد آئی۔ ویسے تو تاریخ اہل تشیع کے مظالم سے بھری پڑی ہے، انکی اصل شناخت ایک ظالم، سفاک قاتل اور درندوں کی قوم بن کر سامنے آتی ہے۔ انہوں نے ہمیشہ محبت اہل بیت سے سرشار لوگوں کا خون کیا ہے۔ نواسہ رسول حضرت حسینؓ کی شہادت سے انہوں نے حسینیت کو ذبح کرنے کا آغاز کیا تھا، یہ لوگ آج تک سیدنا حسینؓ کے پیروکاروں، صبرواستقامت کا پلہ پکڑنے والوں، برداشت اور حوصلہ کا درس دینے والوں کو ہی قتل کرتے چلے آرہے ہیں۔ 1980 سے لیکر اب تک کے تمام اخبارات اٹھا کر دیکھ لیے جائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی محرم ایسا نہیں گزرا جس میں مسلم اور شیعہ فسادات نہ ہوئے ہوں اور اہل تشیع نے کھلی جارحیت کا مظاہرہ کرکے مسلمانوں کا قتل عام نہ کیا ہو۔ جلوسوں کے علاوہ بھی ایسے واقعات پیش آئے ہیں، دراصل یہ لوگ ہمیشہ موقع کی تلاش میں ہوتے ہیں جب بھی کوئی موقع میسر آتا ہے یہ اہل اسلام کو اپنی بربریت کا نشانہ بناتے ہیں۔ 1980 کی دہائی کے ٹریفک حادثے میں شیعہ لڑکی بشریٰ زیدی ہلاک ہوگئی۔ اہل تشیع نے اس وقت کراچی میں مسلمان پٹھانوں کا قتل عام کیا، بسوں کو آگ لگائی اور لوٹ مار کا بازار گرم کیا۔ حالانکہ لڑکی کا قتل محض ایک حادثہ تھا، پارہ چنار میں گذشتہ سال دو مسلم بچے اپنے علاقے سے نکل کر راستہ بھول گئے اور اہل تشیع کے علاقے میں چلے گئے، شیعوں نے ان بچوں کو پکڑ کر گندم کی صفائی کیلئے استعمال ہونے والی مشین تھریشر میں ڈال کر شدید اذیت دے کر شہید کردیا۔ اس واقعہ کا لازمی نتیجہ مسلم شیعہ فسادات تھے اور وہ ہوئے جس میں مسلمانوں کی پوری کی پوری آبادیوں کو نیست ونابود کردیا گیا۔ اب پارہ چنار میں مسلمانوں کا کوئی گھر موجود نہیں ہے، مساجد میں شیعہ ڈھور ڈنگر باندھتے ہیں اور شعائر اللہ کی توہین کرتے ہیں۔ ہنگو اور کوہاٹ کے فسادات میں مسمانوں کو قتل کرکے سروں کا ڈھیر لگادیا گیا تھا۔ اس سفاک قوم نے بیت اللہ پر حملہ کے دوران سینکڑوں مسلمانوں کو قتل کیا تھا، ابھی چند ماہ پہلے شام میں گیس کے ذریعے بارہ ہزار بچوں کو شہید کیا ہے ان کے جلوسوں میں شریک افراد کے پاس خنجر، چاقو، نیزے اور تلواریں ہوتی ہیں، مسلمانوں کی عبادت گاہوں کے سامنے جاکر غیر مہذب گفتگو، حضرات صحابہ کرامؓ کی توہین وتکفیر پر مشتمل تقریریں کی جاتی ہیں اور اسی قسم کے نعرے لگائے جاتے ہیں جس سے مسلمان مشتعل ہو کر ان جلوسوں کو خاموشی سے گذرنے کا کہتے ہیں یا انتظامیہ سے رجوع کرتے ہیں۔ گذشتہ کئی سالوں سے ان شرارتوں میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔ عبادت کے نام پر نکالے جانے والے یہ خنجر بردار ماتمی جلوس خود شیعہ مذہب میں کسی درجے میں بھی عبادت کی حیثیت نہیں رکھتے۔ اہل تشیع کی بنیادی کتب میں ان جلوسوں کے متعلق کوئی صراحت موجود نہیں ہے۔ تاریخ میں 1906 سے قبل عبادت کے نام پر اہل تشیع کا کوئی جلوس نہیں ملتا۔ ایرانی شیعہ انقلاب کے بانی شیعہ پیشوا خمینی 80 کی دہائی میں جب پاکستان آیا تو اسلام آباد میں ہونے والے اپنے ایک خطاب میں اس بات کی وضاحت کی کہ مکتب تشیع میں ان جلوسوں کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے یہ صرف سیاسی طاقت کے اظہار کے لیے ہیں۔ پھر بھی اہل تشیع کی علمی شخصیات سے ہمارا سوال ہے کہ ان جلوسوں کی شرعی حیثیت کا تعین کیا جائے۔ کیونکہ دنیا کے تمام مذاہب میں انسانی جان کی حفاظت فرض ہے اور ہر وہ شرعی عمل اس وقت ساقط ہوجاتا ہے جب اس کی ادائیگی سے انسانی جان کے ضیاع کا خطرہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جب تک یہ جلوس پرامن رہے، اہل اسلام نے کبھی ان پر اعتراض نہیں کیا مگر جب سے ان جلوسوں نے مسلمانوں کی جانوں کو خطرے سے نہ صرف دوچار کیا ہے بلکہ انکا قتل عام شروع کیا ہے تب سے اہل اسلام کا یہ متفقہ مطالبہ ہے کہ ان خنجر بردار ماتمی جلوسوں کو محدود کیا جائے اور انکے پیروکاروں کو اس بات پر آمادہ کیا جائے کہ وہ انہیں اپنے امام باڑوں میں ادا کریں۔

قیام امن کے لیے قائد اہل سنت مولانا محمد احمد لدھیانوی کا قابل فخر کردار

قارئین! آپ بخوبی جانتے ہیں کہ پاکستان میں اہل سنت والجماعت اور قائدین اہل سنت نے قیام امن کیلئے ہمیشہ کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ 17 نومبر کو پنجاب ہاؤس راولپنڈی میں وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیرداخلہ چوہدری نثار علی خان، وفاقی وزیر مذہبی امور سردار یوسف، وزیر مملکت پیر امین الحسنات شاہ، صوبائی وزیر قانون رانا ثناءاللہ خان، صوبائی وزیر لیبر راجہ اشفاق سرور نے قائد اہل سنت والجماعت حضرت علامہ محمد احمد لدھیانوی سے خصوصی ملاقات کی اور حالات کو کنٹرول کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ وزیراعلیٰ کا کہنا تھا کہ سانحہ راولپنڈی کا ردعمل بہت شدید اور خوفناک ہوسکتا ہے جسے روکنا بہت ضروری ہے۔ قائد اہل سنت نے وزیراعلیٰ سے کہا کہ ہم نے ہمیشہ وطن کی محبت کے پیش نظر قیام کیلئے مثبت کردار ادا کیا ہے اور آپ نے ہمارے ساتھ ہمیشہ زیادتی کی ہے۔ آج ہم نے ملک بھر میں احتجاج صرف اس لیے نہیں کیا کہ ہمارے باہر نکلنے پر فریقین کے مابین لڑائی ہوسکتی ہے، جس سے ملک اندرونی خلفشار کا شکار ہوسکتا ہے اس کے آثار نظر آرہے ہیں، بازار بند کرانے، ہڑتالیں کرانے، ٹریفک جام کرنے، سکولز وکالجز میں چھٹی کروانے میں سب سے زیادہ نقصان ہمارا اپنا ہوتا ہے۔ ہم یہ نقصان نہیں کرنا چاہتے۔ قائد اہل سنت نے کہا کہ جنرل الیکشن میں مسلم لیگ نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا اور جھنگ کے غیور عوام کا حق غصب کیا ہم یہ حق چھین سکتے تھے، ہم احتجاج کی ایسی شکل اختیار کرسکتے تھے کہ مسلم لیگی قیادت ہمارا یہ حق ہمیں گھر آکر دے جاتی، مگر اس احتجاج میں ہمیں مسلم تاجروں اور اپنے اداروں کا نقصان نظر آرہا تھا جس کی وجہ سے ہم نے صبر کرتے ہوئے یہ سب برداشت کرلیا۔ وزیراعلیٰ پنجاب اور وفاقی وزیرداخلہ نے کہا ہم ان تمام چیزوں سے واقف ہیں، ملک میں قیام امن کے لیے آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہیں اور آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے وعدہ کرتے ہیں کہ سانحہ راولپنڈی کے ملزمان کو سخت سے سخت سزا دی جائے گی، یہاں شہید ہونے والے بچوں اور نمازیوں کو معاوضہ دیا جائے گا، مسجد، مدرسہ اور مارکیٹ کو دوبارہ تعمیر کیا جائے گا۔ جلوسوں کی روک تھام اور انہیں محدود کرنے کے سوال پر وزیراعلیٰ نے اس سلسلے میں صوبائی و وفاقی کابینہ میں غور کرنے کیلئے قائد اہل سنت مولانا محمد احمد لدھیانوی مدظلہ کے ساتھ جلد مشاورت کرنے کا وعدہ کیا۔ اہل سنت والجماعت نے ملک بھر میں اس سانحہ پر تین روزہ سوگ منایا اور شدید احتجاج بھی کیا۔ کوہاٹ میں ایک امام بارہ سے فائرنگ کرکے پرامن مظاہرین کو شہید کیا گیا، اس سے قبل ملتان اور چشتیاں میں بھی اسی طرح کے واقعات پیش آئے تاہم اہل سنت والجماعت کے ذمہ داران نے تحمل وبردباری کا مظاہرہ کرتے ہوئے بگڑے حالات کو سنبھالا دیا۔ 22 نومبر بروز جمعہ کو اہل سنت والجماعت نے ملک گیر احتجاج کی کال دی تھی، کراچی، لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد، فیصل آباد، حیدرآباد، سکھر، پشاور، بہاولپور، ملتان اور دیگر جگہوں پر بہت بڑی بڑی پرامن ریلیاں نکالی گئیں۔ ریلیوں کے شرکاء صرف خنجر بردار ماتمی تبرائی جلوسوں کو محدود کرنے کا مطالبہ کررہے تھے۔ راولپنڈی راجہ بازار میں نماز جمعہ کے بہت بڑے اجتماع سے قائد اہل سنت حضرت علامہ محمد احمد لدھیانوی نے خطاب کیا جس میں انہوں نے سنی قوم کو صبر کرنے، تعلیم کے ساتھ رشتہ مضبوط کرنے اور قیام امن کے لیے جدوجہد جاری رکھنے کی تلقین کی۔ علامہ لدھیانوی نے کہا کہ امریکہ ڈرون حملے کرکے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قتل کررہا ہے جبکہ سامراجی طاقتوں کے ایجنٹ اہل تشیع بھی تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو ذبح کررہے ہیں۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ سب طاقتیں اس نکتہ پر متفق ہوگئی ہیں کہ تعلیم کو ختم کیا جائے، تعلیم حاصل کرنے والوں کو قتل کیا جائے۔ لہٰذا! آپ اپنا رشتہ کتاب کے ساتھ مضبوط کریں اور تعلیم حاصل کرکے دلائل کے ساتھ اپنے دشمن کا مقابلہ کریں۔

Scanned with CamScanner

ضربِ حیدری

علامہ علی شیر حیدری شہید

کفر اور اسلام کا جھگڑا...... فرقہ واریت نہیں ہے، مسلمانوں کو آپس میں لڑانا...... یہ فرقہ واریت ہے۔

فرقہ واریت ہے...... زبان پر لڑاؤ۔

فرقہ واریت ہے...... علاقے پر لڑاؤ۔

فرقہ واریت ہے...... سیاسی پارٹی کے نام پر لڑاؤ۔

فرقہ واریت ہے...... لیڈروں کے نام پر لڑاؤ۔

یہ فرقہ واریت نہیں ہے، کہ ایک طرف قرآن کو ماننے والا ہو...... دوسری طرف قرآن پاک کا منکر ہو۔

ایک طرف پیغمبر ﷺ کی ختم نبوت کا شیدائی ہو...... ایک طرف ختم نبوت کا منکر ہو۔

ایک طرف امی عائشہ رضی اللہ عنہا کا روحانی فرزند ہو...... دوسری طرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو کافرہ عورت کہنے والا ہو۔

ایک طرف قرآن مجید کو صحیح کہنے والا ہو...... دوسری طرف قرآن مجید کو شراب خور خلفاء کی خاطر لکھی ہوئی کتاب کہنے والا ہو۔

ایک طرف اصحاب رسول ﷺ کو "رضی اللہ عنہم" کہنے والا ہو...... دوسری طرف نام لے کر ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ و عثمان رضی اللہ عنہ پر لعنتیں کرنے والا ہو۔

یہ فرقہ واریت نہیں ہے، یہ ٹکریہ، اختلاف، یہ تصادم عین ایمان ہے، عین ایمان ہے، عین دین ہے، یہ فرقہ واریت نہیں ہے، اسے فرقہ واریت کہنے والے نے فرقہ واریت کا مطلب ہی نہیں سمجھا۔

ہم نے وحدت کی دعوت دی ہے:

مسلمانوں کو آپس میں لڑانا...... یہ فرقہ واریت ہے...... آج وہ ہمیں فرقہ واریت کا طعنہ دیتے ہیں...... جو دن رات مسلمانوں کو لڑانے میں مصروف ہیں، ہم نے تو کہا تمہارے اندر کوئی بھی اختلاف ہو، اس کو ایک طرف رکھ دو۔

زبان تمہاری جو بھی ہو...... لسانی اختلاف کو ایک طرف رکھو۔

علاقہ تمہارا جو بھی ہو...... علاقائی اختلاف کو ایک طرف رکھو۔

قوم تمہاری جو بھی ہو...... قبائلی اختلاف کو ایک طرف رکھو۔

پارٹی تمہاری جو بھی ہو...... تم سیاسی اختلاف کو ایک طرف رکھو۔

اللہ کی وحدت کے لیے، مصطفےٰ ﷺ کی ختم نبوت کے لیے...... قرآن کی صداقت کے لیے...... اصحاب رسول ﷺ کی عفت کے لیے...... ازواج رسول ﷺ کی عظمت کے لیے...... پیغمبر کے دین کی عزت اور عظمت کے لیے...... آؤ مسلمانو! ایک ہو جاؤ۔

ہم نے وحدت کی دعوت دی ہے...... ہم نے اتحاد اور اتفاق کی دعوت دی ہے...... ہم نے محبت کا پیغام پھیلایا ہے، مسلمانوں کو "رحماء بینہم" بننے کی دعوت دی ہے۔ تم آپس میں لڑاؤ، پھر بھی تم فرقہ واریت نہیں پھیلاتے، فرقہ واریت ہم پھیلاتے ہیں؟

تم انہیں لڑاتے ہو...... جن کا کلمہ ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو...... جن کا رب ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو...... جن کا عقیدہ ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو...... جن کا قرآن مجید ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو...... جن کا نبی ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو...... جن کا وضو ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو...... جن کا ایمان ایک ہے، دین ایک ہے...... مذہب ایک ہے...... اس سے آگے بھی میں کہہ دوں، ناراض نہ ہونا، تم تو انہیں بھی لڑاتے ہو، جن کا سب کچھ، مذہب، عقیدہ، ایمان، لیکن دستور، منشور، جھنڈا بھی ایک ہے۔ لیکن پھر بھی تم لڑاتے ہو، فرقہ واریت تم پھیلاتے ہو...... یا میں پھیلاتا ہوں؟

درس قرآن

حصہ دوم

تفسیر آیت تقسیم مال فے

امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی ؒ

جس میں: سورۃ حشر کی آیت کریمہ والذین جاء وا من بعد هم یقولون کی مکمل تفسیر کر کے یہ بات روز روشن کی طرح واضح کر دی گئی ہے کہ قرآن مجید نے مدح صحابہ کرامؓ خصوصاً مدح مہاجرین وانصار کو قیام قیامت تک ہر مسلمان کے لئے ایک ضروری وظیفہ قرار دیا ہے۔اس کے علاوہ اور بھی بہت سے نفیس معارف بیان میں آگئے ہیں مثلاً قصہ فدک کا قرآنی فیصلہ وغیرہ وغیرہ۔

تعلیمات وفوائد:

ان آیتوں میں جو تعلیمات ہیں اب ان کی طرف توجہ کرنا چاہیے۔

(۱):......مہاجرین کے متعلق تین عقیدوں کی تعلیم دی گئی۔

(۱):اول یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نہایت خالص و مخلص بندے تھے حتیٰ کہ انکا مقصود و مطلوب سوا رضائے الٰہی کے کچھ نہ تھا اور اس مقصود کے حاصل کرنے میں ان کو طرح طرح کی ایذائیں دی گئیں لیکن وہ ثابت قدم رہے۔

(۲):دوم یہ کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے مددگار تھے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ قیامت کے دن ہر محب اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔

(۳):سوم یہ کہ وہ صادق تھے اور صادق ہونے کی وجہ سے واجب الاقتداء تھے۔

(۲):......انصار کے متعلق بھی تین عقیدوں کی تعلیم دی گئی۔

اول یہ کہ وہ مہاجرین کے محب تھے۔

دوم یہ کہ ان کے نفوس ایسے مزکی تھے کہ حرص وحسد کا ان کے پاس گذر نہ تھا حتیٰ کہ باوجود صاحب حاجت ہونے کے مہاجرین کو اپنے اوپر ترجیح دیتے تھے۔سوم یہ کہ وہ فلاح پانے والے تھے،فلاح آخرت کی تخصیص نہ فرمائی لہٰذا دنیا و آخرت دونوں کی فلاح ان کے لیے لازم ہوگی۔

(۳):......مہاجرین وانصار کے بعد جو مسلمان ہوں ان کو یہ تعلیم دی گئی کہ وہ مہاجرین وانصار کے مرتبے کو پہچانیں اور ان کے لئے استغفار یعنی دعائے خیر کرتے رہیں اور ان سے بغض وعداوت نہ رکھیں۔

استغفار کے لفظ سے یہ بات ظاہر ہو رہی ہے کہ بالفرض مہاجرین وانصار سے کوئی گناہ بھی سرزد ہوا ہو تو مابعد والوں کو اس پر طعن و تشنیع کرنا جائز نہیں بلکہ ان کے لیے استغفار کرنا چاہیے۔

اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں واضح ارشاد فرمایا کہ صحابہ کرامؓ کی بدگوئی کرنے والا مالِ فے کا مستحق نہیں

ف:......اہل سنت کے عقائد کی کتابوں میں جو لکھا ہے کہ......"نکف عن ذکر الصحابة الا بخیر" یعنی ہم صحابہ کرامؓ کا ذکر سوا بھلائی کے کسی دوسری طرح کرتے اس کی بنیاد اسی قسم کی آیتوں (اور احادیث میں تو یہ مضمون بہت صراحت کے ساتھ ہے۔چنانچہ طبرانی نے حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت ثوبانؓ سے اور ابن عدیؓ نے حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا...... "اذا ذکر اصحابی فامسکوا" یعنی جب میرے اصحاب کا ذکر کیا جائے تو ان کی بدگوئی سے زبان کو روکو)

یہی مضمون شیعوں کی معتبر کتابوں میں حضرت امام زین العابدین سے منقول ہے۔چنانچہ کشف الغمہ مطبوعہ ایران ص۱۹۹ میں ہے......

(ترجمہ)"سعید بن مرجانہ کہتے ہیں میں ایک روز امام زین العابدینؒ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ کچھ لوگ عراق کے رہنے والے ان کے پاس آئے اور انہوں نے ابوبکر وعمر و عثمان ؓ کی شان میں کچھ (ناشائستہ کلام) کہا جب وہ اپنی بات ختم کر چکے تو امام نے ان سے فرمایا کہ مجھے بتاؤ کہ تم لوگ ان مہاجرین اولین میں سے ہو (جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے نکالے گئے

یہ آیت پڑھ کر حضرت قتادہؓ نے لوگوں کو یہ حکم دیا کہ اصحاب نبیؐ کے لیے استغفار کریں انکی بدگوئی نہ کریں

اس حال میں کہ وہ اللہ کی بخشش اور رضامندی چاہتے ہیں اور اللہ کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی لوگ سچے ہیں۔ان لوگوں نے جواب دیا کہ نہیں،امام نے فرمایا کہ کیا تم ان لوگوں میں سے ہو (جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا) کہ انہوں نے دار میں اور ایمان میں مہاجرین سے پہلے سکونت اختیار کی تھی اور محبت رکھتے تھے ان لوگوں سے جو ان کے پاس ہجرت کر کے آئے اور نہیں پاتے اپنے سینوں میں کوئی حاجت اس چیز کی طرف جو ان کو دی گئی اگرچہ ان پر تنگی ہو ان لوگوں نے جواب دیا کہ نہیں،امام نے فرمایا کہ آگاہ ہو ان دونوں گروہوں میں سے نہ ہونے کا تو تم کو خود اقرار ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اس تیسرے گروہ میں سے بھی نہیں ہو (جن کے حق میں اللہ نے فرمایا) کہ وہ دعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار بخش دے ہم کو اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے سبقت لے گئے ایمان میں اور نہ کر ہمارے دلوں میں کینہ ایمان والوں کا (تم تو بجائے دعائے خیر کے ان کی بدگوئی کرتے ہو لہٰذا تم مسلمانوں کی تینوں قسموں سے خارج ہو،میرے پاس سے نکل جاؤ اللہ تمہارے ساتھ برائی کرے) پر ہے۔

اس آخری آیت سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ صحابہ کرامؓ بالخصوص مہاجرین وانصار کی مدح کرنا ان کے فضائل ومناقب کا چرچا کرنا مابعد والوں کے فرائض میں سے ہے۔

ایک بڑی چیز ان آیتوں میں اور بھی ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مال فے کا مستحق تین جماعتوں کو قرار دیا۔

اول مہاجرین، دوم انصار، سوم وہ مسلمان جو مہاجرین وانصار کے مداح اور دعا گو ہوں اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ مہاجرین وانصار کے مداح نہ ہوں بلکہ ان کی بدگوئی کریں وہ مال فے کے مستحق نہیں ہیں اس کے بعد یہ چیز قابل غور ہے کہ مال فے کا مستحق ہر مسلمان ہے جیسا کہ ان روایات سے جو آئندہ فصل میں منقول ہوں گی ظاہر ہوتا ہے لہٰذا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ قرآن مجید میں مسلمانوں کی تین قسمیں بیان کی ہیں اور مہاجرین وانصار کی بدگوئی کرنے والے ان تینوں قسموں سے خارج ہیں۔

Scanned with CamScanner

شیخ الاسلام ابن تیمیہ منہاج السنۃ جلد اول ص ۱۵۳ میں انہیں آیتوں کو لکھ کر فرماتے ہیں:

ترجمہ:......"یہ آیات مہاجرین و انصار اور ان لوگوں کی تعریف پر شامل ہیں جو مہاجرین و انصار کے بعد آئیں اور ان کے لیے استغفار کریں اور اللہ سے یہ دعا مانگیں کہ ہمارے دلوں میں ان کا کینہ نہ ہو ان آیتوں میں یہ مضمون بھی ہے کہ مال فےٴ کی مستحق بھی تین جماعتیں ہیں اور اس میں کچھ شک نہیں کہ روافض ان تینوں قسموں سے خارج ہیں اس لئے کہ وہ سابقین کے لیے استغفار نہیں کرتے اور ان کے دلوں میں ان کا کینہ ہے پس ان آیات میں تعریف ہے صحابہ کی اور اہل سنت کی جو صحابہ سے محبت رکھتے ہیں اور روافض کا اس سے اخراج کیا گیا ہے۔ یہ بات مذہب روافض کو بالکل چاک کر دیتی ہے۔

اس کے بعد شیخ الاسلام موصوف نے کچھ اقوال صحابہ کرامؓ کے اسی مضمون کی تائید میں نقل کئے ہیں اسی سلسلہ میں امام مالکؒ اور دوسرے اکابر فقہاء سے اس کی تصریح نقل کی ہے کہ سلف صالحین کی بدگوئی کرنے والے کا مال فےٴ میں کچھ حق نہیں۔

فصل دوم:

حضرت مولانا شیخ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی عدیم النظیر کتاب ازالۃ الخلفاء مقصد اول فصل ششم میں اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

ترجمہ:......"اللہ تعالیٰ نے سورہ حشر میں فرمایا کہ......

ما افآء اللہ علی رسولہ من اھل القریٰ فَللّٰہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل.

خدائے تعالیٰ نص قرآن مجید میں اس مال کو جو بطور فے کے حاصل ہو یعنی بغیر گھوڑوں اور اونٹوں کے دوڑانے (یعنی فوج کشی) کے اور بغیر لڑائی کرنے کے مل جائے ان مصارف کے لئے متعین کرتا ہے جو آیت میں مذکور ہیں یعنی

اور دعائے خیر کرتے ہوں۔

جب مال فے ایک غیر محدود جماعت کیلئے قرار پایا تو (معلوم ہوا کہ) یہ مال کسی کی ملک نہیں ہوتا بلکہ (اس کو مسلمانوں کے بیت المال میں رکھنا چاہیے اور اسمیں سے) ہر مسلمان کو اس کی ضرورت کے موافق دینا چاہیے اور (یہ بات سب کو معلوم ہے کہ) خلیفہ کا (بڑا) کام یہ ہے کہ مسلمانوں کے بیت المال میں آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق آپ کے نائب

مال فے آپ ؐ کی ملک نہ تھا اس لیے اس میں وارثت کی بحث پیدا ہی نہیں ہو سکتی

ہونے کی حیثیت سے تصرف کرے۔ (لہٰذا ثابت ہو گیا کہ) مال فے آنحضرت ﷺ کی ملک نہ تھا کہ اسمیں وراثت ان چند جملوں میں حضرت منصف رحمۃ اللہ علیہ نے قصہ فدک کو ایسا ختم کر دیا کہ باید و شاید۔ فدک از قسم فے ہونا مسلم الکل ہے اور جب نص قرآنی سے یہ ثابت ہو گیا کہ مال فے کسی کی ملک نہیں ہوتا تو اب فدک میں خواہ میراث کی بحث ہو خواہ وہبہ کی کچھ جان باقی نہ رہی اور سارا طومار خاکستر ہو گیا۔ فالحمد للہ ۱۲ کی بحث پیدا ہو اور جب ملک نہ تھا تو آپ اپنے قرابت داروں میں سے کسی کو ہبہ بھی نہ کر سکتے تھے۔ وھــــو المقصود۔

ترجمہ:......"حضرت عمر بن خطاب سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا...... قبیلہ بنی نضیر کے مال از قسم فےٴ تھے کیونکہ ان مالوں کے حاصل کرنے میں مسلمانوں نے نہ گھوڑے دوڑائے تھے نہ اونٹ یہ مال رسول اللہ ﷺ کیلئے مخصوص تھے۔ آپ اپنے گھر والوں کو سال بھر کا خرچ اسی میں سے کرتے تھے پھر جو باقی رہتا تھا اس کو اللہ کی راہ میں اسلحہ وغیرہ خریدنے میں صرف کرتے تھے مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے (ایک روز) حضرت عمر بن خطاب نے یہ آیت پڑھی

"انما الصدقات للفقرآء والمساکین الیٰ علیم حکیم" تک پھر فرمایا: کہ یہ (قسم مال کی) ان لوگوں کے لئے ہے پھر اس کے بعد یہ آیت پڑھی:

"ما افآء اللہ علی رسولہ من اھل القریٰ للفقرآء المھاجرین"

تک اور فرمایا کہ یہ مال مہاجرین کے لئے ہے پھر "والذین تبوئو الدار والایمان من قبلھم" کی تلاوت کر کے فرمایا یہ مال انصار کے لئے ہے پھر والذین جآء وامن بعدھم ا" اخیر آیت تک پڑھ کر فرمایا...... کہ یہ لفظ تمام مسلمانوں کو شامل ہے کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کا حق اس مال میں نہ ہو سوا ان غلاموں کے جو تمہارے ملک میں ہوں۔ اس کے بعد فرمایا کہ اگر میں (کچھ دنوں) زندہ رہ گیا تو ایک چرواہے کو مقام بسرو حمیر میں اس کا حصہ پہنچ جایا کرے گا (جس کے حاصل کرنے میں) اسکی پیشانی پر پسینہ بھی نہ آئے گا۔

ترجمہ:......"زید بن اسلم سے روایت ہے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ کو یہ کہتے، ہوئے سنا کہ اے لوگو! (ایک دن) سب جمع ہو کر اس مال کے متعلق غور کرو کہ کس کو دیا جائے۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں نے تم لوگوں سے جمع ہو کر اس مال کے متعلق غور کرنے کا حکم دیا تھا لیکن اب میں نے کتاب اللہ میں کچھ آیتیں پڑھیں، وہ میرے لئے کافی ہیں، میں نے اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "ما افآء اللہ علی رسولہ من اھل القریٰ فللّٰہ وللرسول ھم الصادقون" تک معلوم ہوا کہ یہ مال ان لوگوں کا حق ہے مگر نہ صرف ان کا (کیونکہ آگے فرمایا) "والذین تبوئو االدار والا یمان الی قولہ المفلحون" تک معلوم ہوا کہ اس مال میں ان کا بھی حق ہے مگر نہ صرف انکا کیونکہ آگے فرمایا "والذین جآء و امن بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا الی قولہ رحیم" معلوم ہوا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں، جس کا حق اس مال میں نہ ہو اب خواہ اسکو دیا جائے یا نہ دیا جائے۔ یہاں تک کہ عدن (جیسے دور دراز مقام) میں ایک چرواہا رہتا ہے

صحابہ کرامؓ کے اخلاق وکردار کو دیکھ کر دنیا والے بول اٹھے کہ ان شاگردوں کا استاد کیسا اعلیٰ وارفع ہوگا

خدا اور رسول اور رسول کے قرابت والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے اس کے بعد فرماتا ہے للفقرآء یعنی وہ مال فے فقراء مہاجرین کے لیے اور انصار کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جو نیکی میں مہاجرین اور انصار کے پیرو ہوں اور اگلوں کے لئے خلوص اور خیر خواہی

لوگوں کیلئے ہے (جن کا ذکر آیت میں ہے) بعد اس کے یہ آیت پڑھی......

واعلمو انما غنمتم من شیئ فان اللہ خمسہ الأیۃ

پھر یہ فرمایا کہ یہ (قسم مال کی) ان لوگوں کے لئے ہے (جن کا ذکر اس آیت میں ہے) فرمایا کہ یہ (قسم مال کی)

اس کا بھی حق ہے۔

"عن سعید بن المسیب قال قسم عمر ذات یوم قسما من المال فجعلوا یثنون علیہ فقال ما احمقکم لو کان لی ما اعطیتکم منہ درھما"

ترجمہ:......سعید بن میتب سے روایت ہے وہ

نے فرمایا تم لوگ کس قدر احمق ہو اگر یہ مال میرا ہوتا تو میں تم کو اس میں سے ایک درہم بھی نہ دیتا۔"

"عن سمرةؓ قال قال رسول ﷺ یوشک ان یملأ اللہ ایدیکم من العجم ثم یجعلهم اسدا لا یفرون فیقتلون مقاتلتکم ویا کلون فیئکم"

ترجمہ:..... "حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ عجم کے مال سے بھر دیگا پھر اللہ ان کو (اسلام سے مشرف کر کے) شیر بنا دیگا کہ لڑائی سے فرار نہ کریں گے اور تمہارے دشمنوں کو قتل کریں گے اور تمہارے فے کو وہ بھی کھائیں گے۔"

ترجمہ:..... "حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت عمرؓ کو سنا کہ تین مرتبہ انہوں نے اسطرح قسم کھا کر کہ قسم اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جسکا حق اس مال میں نہ ہو اب خواہ حق دیا جائے یا نہ دیا جائے اور اس حق میں کسی کو کسی پر ترجیح نہیں سوا غلام کے کہ اس کا البتہ کوئی حق اس مال میں نہیں میں بھی اس معاملہ میں مثل اور لوگوں کے ہوں ہاں ہم لوگوں کے جو مدارج کتاب اللہ میں ہیں اور جو حصہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے دیا۔ وہ بجائے خود ہے پس ہر شخص اپنے اس درجہ میں ہے جو مصائب اس نے اسلام میں برداشت کئے اور جو رسوخ اس نے اسلام میں حاصل کیا اور جو فوائد اس سے اسلام کو پہنچے اور ہر شخص کی حاجت کا بھی لحاظ کیا جائیگا واللہ اگر میں زندہ رہ گیا تو ایک چرواہے کو جو صنعاء کے پہاڑ میں رہتا ہو اس کا حصہ اسکے گھر میں پہنچ جایا کرے گا۔"

ترجمہ:..... "حضرت حسن بصریؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے حذیفہؓ کو یہ لکھ کر بھیجا کہ لوگوں کو ان کے گزارے اور روزینے دیدو حضرت حذیفہؓ نے جواب بھیجا کہ دینے کے بعد بھی بہت سا مال بچ رہا حضرت عمرؓ نے اس کے جواب میں لکھا کہ یہ فے کا مال ہے نہ عمرؓ کا ہے نہ عمرؓ کی اولاد کا لہٰذا کل تقسیم کر دو۔"

ترجمہ:..... "قتادہؓ سے "للفقرآء المهاجرین الذین اخرجوا من دیارهم الی اخر الایة" کی تفسیر میں منقول ہے کہ یہ مہاجرین کا بیان ہے جنہوں نے گھر اور مال اور بی بی بچوں اور اعزہ و اقارب کو چھوڑ دیا اور اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں اپنے وطن سے نکل گئے اور باوجود تنگیوں کے اسلام کو اختیار کیا یہاں تک کہ ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ یہ حال تھا کہ وہ لوگ بھوک کے سبب سے اپنے شکم پر پتھر باندھتے تھے تاکہ اپنی پیٹھ کو سیدھا رکھ سکیں اور جاڑوں میں گڑھے کھود کر ان میں رہتے تھے کوئی کپڑا ان کے پاس نہ ہوتا تھا۔

ترجمہ:..... "نیز قتادہؒ سے "والذین تبوؤ الدار والایمان الی اخر الایة" کی تفسیر منقول ہے کہ یہ بیان قبیلہ انصار کا ہے وہ اپنے وطن میں آنحضرت ﷺ

حضرت ابن عمرؓ نے ارشاد فرمایا..... اللہ کی قسم وہ شخص اس تیسرے گروہ میں سے نہیں ہوسکتا جو مہاجرین وانصار پر اعتراض کرے اور اسکے دل میں انکی عداوت ہو

کے تشریف لانے سے دو برس پہلے اسلام لائے اور مسجدیں بنائیں اللہ تعالیٰ نے ان کے اس کام کی تعریف فرمائی اور اس امت کے یہ دونوں اگلے گروہ اپنی اپنی فضیلت لے گئے اور اللہ نے ان دونوں کا حصہ مال فے میں قائم کر دیا اور ان کے بعد اللہ نے تیسرے گروہ کا ذکر فرمایا اور فرمایا......

"والذین جآء وامن بعدهم یقولون ربنا اغفرلنا ولا خواننا الی اخر الایة"

یہ (آیت پڑھ کر) قتادہؒ نے کہا کہ لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ اصحاب نبی ﷺ کے لئے استغفار کریں ان کی بدگوئی کا حکم نہیں دیا گیا۔

"عن الحسن قال فضل اللہ المهاجرین علی الانصار فلم یجدوا فی صدورهم قال الحسد"

ترجمہ:..... "حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مہاجرین کو انصار پر فضیلت دی مگر انصار کو ان پر حسد نہ ہوا۔"

ترجمہ:..... "حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں اپنے جانشین کو وصیت کرتا ہوں کہ مہاجرین اولین کا خیال کرے، ان کی حق شناسی کرے اور ان کی عزت کی حفاظت کرے اور انصار کے لئے بھی وصیت کرتا ہوں جنہوں نے نبی ﷺ کے ہجرت کرنے سے پہلے اس گھر میں اور ایمان میں جگہ لی تھی کہ ان کے نیکوکاروں کی نیکی

قرآن مجید نے آپ ﷺ کی نبوت کی چوتھی اور سب سے اہم دلیل آپ کے شاگردوں یعنی صحابہ کرامؓ کے کمالات کو قرار دیا ہے

قبول کرے اور انکے خطا کاروں سے درگزر کرے۔"

ترجمہ ..... "حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا لوگوں کے (یعنی مسلمانوں کے) تین طبقہ ہیں دو طبقہ تو گزر چکے اب صرف ایک باقی ہے پس تمہاری بہترین حالت یہ ہے کہ جو طبقہ باقی رہ گیا ہے اس میں داخل ہو جاؤ اس کے بعد انہوں نے "للفقرآء المهاجرین الذین اخرجوا من دیارهم واموالهم الایة" کی تلاوت کی اور کہا کہ یہ مہاجرین کا طبقہ ہے اور یہ طبقہ گذر چکا اس کے بعد "والذین تبوؤ الدار والایمان من قبلهم بعدهم یقولون ربنا اغفرلنا ولا خواننا الذین سبقونا بالایمان" کی تلاوت کی اور کہا کہ وہ دونوں طبقہ تو گذر چکے اب یہی ایک طبقہ باقی ہے لہٰذا تمہاری بہترین حالت یہ ہے کہ اس تیسرے طبقہ میں تمہارا شمار ہو جائے۔

ترجمہ:..... "ضحاکؒ سے "والذین جآو امن بعدهم" کی تفسیر میں منقول ہے کہ لوگوں کو حکم ملا تھا کہ صحابہ کرامؓ کے لیے استغفار کریں مگر اب دیکھو لوگ کیسی بدعت کر رہے ہیں۔"

ترجمہ:..... "حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا لوگوں کو حکم دیا گیا تھا کہ اصحاب نبی ﷺ کے لئے استغفار کریں مگر لوگوں نے (بجائے استغفار کے) ان کی بدگوئی شروع کر دی یہ کہہ کر انہوں نے بھی آیت "والذین جآء وامن بعدهم یقولون ربنا اغفرلنا ولا خواننا الذین سبقونا بالایمان" پڑھی۔

ترجمہ:..... "حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو سنا کہ مہاجرین میں سے کسی پر اعتراض کرتا ہے تو انہوں نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھی "للفقرآء المهاجرین الایة" اور اس سے فرمایا کہ یہ مہاجرین کا بیان ہے کیا تو اس گروہ میں سے ہے اس نے کہا نہیں پھر یہ آیت پڑھی" والذین تبوؤ الدار والایمان الایة" اور فرمایا کہ یہ انصار کا بیان ہے کیا تو اس گروہ میں سے ہے اس نے کہا نہیں پھر یہ آیت پڑھی" والذین جآء وامن بعدهم الایة" اور فرمایا کہ کیا تو اس گروہ میں سے ہے اس نے کہا ہاں امید تو ایسی رکھتا ہوں فرمایا کہ نہیں اس گروہ میں سے وہ شخص نہیں ہوسکتا جو پہلے دونوں گروہوں کی بدگوئی کرے۔

ترجمہ:..... "ایک دوسری سند سے حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ان کو یہ خبر ملی کہ کوئی شخص حضرت عثمانؓ پر اعتراض کرتا ہے آپ نے اسکو بلایا اور اپنے سامنے بٹھلایا اور اسکے سامنے یہ آیت پڑھی "للفقرآء المهاجرین" اور پوچھا کہ کیا تو ان میں سے ہے اس نے کہا نہیں پھر یہ

Scanned with CamScanner

آپؐ کے بعد انسانوں میں سے کوئی بھی سیدنا ابو بکرؓ سے زیادہ لائق وحقدارِ امامت وخلافت نہ تھا

آیت پڑھی ”والذین جآء و امن بعدھم “اور پوچھا کہ کیا تو ان میں سے ہے اس نے کہا ہاں امید تو ایسی رکھتا ہوں کہ میں انہیں میں سے ہوں۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا نہیں اللہ کی قسم وہ شخص ان میں سے نہیں ہوسکتا جو مہاجرین و انصار پر اعتراض کرے اور اس کے دل میں ان کی عداوت ہو۔

ازالتہ الخفاء کی عبارت ختم ہوگئی اور چونکہ تفاسیر موجودہ میں اس قدر جامع عبارت کسی میں نہ تھی لہٰذا اس وقت اسی عبارت پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

تتمّہ:

یہ سلسلہ آیات قرآنیہ کی تفسیر کا بظاہر نظر صحابہ کرامؓ کے فضائل ومناقب کے بیان کرنے کے لئے شروع کیا گیا تھا۔ لیکن درحقیقت اصلی نتیجہ اس مبحث کا سید الانبیاء ﷺ کی نبوت کے دلائل کا مظاہرہ ہے۔

ایک مرتبہ قرآن مجید کو شروع سے آخر تک اس نظر سے دیکھنے کی توفیق ملی کہ جن آیات میں دلائل نبوت کا بیان ہوا ان کو منتخب کرلیا جائے۔ اس مطالعہ سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید میں چار قسم کے دلائل آپ کی نبوت پر قائم فرمائے گئے ہیں۔

پہلی قسم کی دلیل آپ کی نبوت کی انبیائے سابقین علیہم السلام کی اور کتب الٰہیہ سابقہ کی پیشین گوئیاں ہیں جو متعدد آیتوں میں مختلف عنوانوں اور عبارتوں میں پیش فرمائی گئی ہیں۔ مثلاً ایک آیت میں فرمایا......

الذین اٰتینا ھم الکتب یعر فونہ کما یعرفون ابناء ھم

ترجمہ:...... ”جن کو ہم نے کتاب دی ہے۔ یعنی علمائے یہود ونصاری وہ ہمارے نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہنچاتے ہیں۔“

اور دوسری جگہ فرمایا......

النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عند ھم فی التوارۃ والا نجیل.

ترجمہ:...... ”وہ نبی امی جس کو اپنے پاس توریت و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔“

ایک اور جگہ فرمایا......

اولم یکن لھم اٰیۃ ان یعلمہ علماء نبی اسرائیل

ترجمہ:...... ”کیا اہل مکہ کے لیے یہ دلیل کافی نہیں ہے کہ نبی اسرائیل یعنی علمائے یہود ونصاریٰ ہمارے نبی کی نبوت کو جانتے ہیں۔“

دوسری قسم کی دلیل آپ کی نبوت کی آپ کے حالات ہیں۔ جن میں آپ کی تعلیم بھی شامل ہے۔ قرآن مجید میں اس چیز کا بیان تو اصل مقصد ہی ہے۔ لہٰذا اسکے متعلق کسی خاص آیت کا حوالہ دینا ضروری نہیں۔

تیسری قسم کی دلیل آپ کی نبوت کی آپ کے معجزات ہیں۔ قرآن مجید میں اگرچہ چند ہی معجزات کا بیان ہے مگر کلی طور پر آپ کے معجزات کی بے نظیر کثرت بیان فرما کر ایک طرح سے تمام جزئیات کا احاطہ کرلیا ہے۔

سورۂ قمر میں ارشاد ہوا۔

اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا اٰیۃ یعرضو اویقولوا سحر مستمر.

ترجمہ:...... قریب آگئی قیامت اور پھٹ گیا چاند اور جب یہ کافر کوئی نشانی یعنی معجزہ دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے مستمر (ف): اس آیت میں معجزہ شق القمر کا بیان ہے۔ مستمر: اس چیز کو کہتے ہیں جس کا سلسلہ کہیں درمیان سے قطع نہ ہوا ہو معلوم ہوا کہ معجزات کا مسلسل سلسلہ تھا کہ دشمن اسکو مستمر کہتے تھے ۱۲۔

چوتھی قسم کی دلیل آپ کی نبوت کی آپ کے شاگردوں یعنی آپ کے صحابہ کرامؓ کے کمالات ہیں۔ اس قسم کو قرآن مجید نے بنسبت پہلی تین قسموں کے زیادہ اہتمام سے بیان کیا ہے۔ اس لئے کہ یہ ایسی زبردست دلیل ہے جس کے آگے بے انصاف مخالفوں کے سر بھی جھک جاتے ہیں اور یہ دلیل ایسی ہے کہ اسی سے تمام دنیا میں آنخضرت ﷺ کی نبوت کا اعلان ہوا اور اس دلیل نے تمام عالم کو طوعاً وکرہاً اپنی طرف متوجہ کرلیا۔ بخلاف دلائل سابقہ کے کہ جب کوئی بااختیار خود ان کی طرف توجہ کرے تو کچھ نتیجہ نکلے۔

صحابہ کرامؓ:...... بعد آنخضرت ﷺ کے تمام دنیا میں پھیل گئے اور بڑی سلطنتیں انکے قبضہ میں آئیں۔ لوگوں نے ان کے حالات وکمالات کا مشاہدہ کیا اور سب کی آنکھیں کھل گئیں۔ بے اختیار بول اٹھے کہ جس استاد کے شاگرد ایسے باکمال ہیں اس استاد کے کمال میں کس کو شک ہوسکتا ہے۔ نمونہ کے طور پر دو چار اقوال منکرین کے درج ذیل ہیں۔ یورپ کے مشہور مؤرخ گبن نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے۔

پہلے چاروں خلیفوں کے اطوار یکساں صاف اور ضرب المثل تھے انکی سرگرمی اخلاص کے ساتھ تھی اور ثروت واختیار پاکر بھی انہوں نے اپنی عمریں ادائے فرائض اخلاقی ومذہبی میں صرف کیں پس یہی لوگ محمدؐ کے ابتدائی جلسہ میں شریک تھے جو پیشتر اس سے کہ اس نے اقتدار حاصل کیا یعنی تلوار پکڑی اس کے جانبدار ہوگئے یعنی ایسے وقت میں کہ وہ ہدف آزاد ہوا اور جان بچا کر اپنے ملک سے چلا گیا۔ ان کے اول ہی اول تبدیل مذہب کرنے سے ان کی سچائی ثابت ہوتی ہے اور دنیا کی سلطنتوں کے فتح کرنے سے انکی لیاقت کی قوت معلوم ہوتی ہے۔

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں :...... اس صورت میں کوئی یقین کرسکتا ہے کہ ایسے شخص نے ایذائیں سہیں اور اپنے ملک سے جلا وطنی گوارا کی۔ اور اس سرگرمی سے اسکے پابند ہوئے اور یہ سب امور ایک ایسے شخص کی خاطر ہوئے ہوں جس میں ہر طرح کی برائیاں ہوں اور اس سلسلہ فریب اور سخت عیاری کے لئے ہوں جو انکی تربیت کے خلاف ہو اور ان کی ابتدائی زندگی کے تعصبات کے بھی مخالف ہو اس پر یقین نہیں ہوسکتا یہ خارج از حیطہ امکان ہے۔

پھر اس کے بعد لکھتے ہیں:...... عیسائی اس بات کو یاد رکھیں تو اچھا ہو کہ محمد ﷺ کے مسائل نے اس درجہ نشۂ دینی اسکے پیروؤں میں پیدا کیا جسکو عیسیٰ علیہ السلام کے ابتدائی پیروؤں میں تلاش کرنا بے فائدہ ہے اور اسکا مذہب اس تیزی کے ساتھ پھیلا جس کی نظیر دین عیسوی میں نہیں چنانچہ نصف صدی سے کم میں اسلام بہت سی عالیشان اور سرسبز سلطنتوں پر غالب آگیا۔ جب عیسیٰ کو سولی پر لے گئے تو اسکے پیرو بھاگ گئے اور اپنے مقتدا کو موت سے پنجہ میں چھوڑ کر چل دیے اگر بالفرض اسکی حفاظت کرنے کی ان کو ممانعت تھی تو موجود رہتے اور صبر سے اسکے اور اپنے ایذاء رسانوں کو دھمکاتے برعکس اسکے محمد ﷺ کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گردو پیش رہے اور اسکے بچاؤ میں اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر کل دشمنوں پر اس کو غالب کردیا۔

گاڈفری ہیگنس اپنی کتاب اپالوجی فرام محمد میں لکھتے ہیں کہ:...... باوجودیکہ عیسیٰ کی ابتدائی سوانح عمری میں ایسے حالات ہیں جن میں عجیب مشابہت پائی جاتی ہے لیکن بہت سے ایسے ہیں جن میں بالکل اختلاف ہے۔ مثلاً عیسیٰ کے اول بارہ مریدوں کو ناتربیت یافتہ اور کم رتبہ مانا گیا ہے

باقی صفحہ نمبر 12

ملکی امن کی خاطر ہمیشہ اہم کردار ادا کیا مولانا محمد احمد لدھیانوی

کراچی آپریشن کے دوسرے مرحلہ میں بھی روزانہ 12 سے 15 لاشیں گر رہی ہیں، وزیر داخلہ دہشت گردوں اور شیعہ مسلم لڑائی کرانے والوں سے آگاہ ہیں تو انکے خلاف کارروائی نہ کرنے کی وجہ بتائیں، پولیس چیف شاہد حیات قتل وغارت کرنے والے نام نہاد سیاسی جماعت کے عسکری ونگز کے خلاف سخت ایکشن لیں، گذشتہ دنوں میں اہلسنت کے ٹارگٹ کیے گئے افراد پر سخت تشویش ہے، محرم میں فوج، رینجرز، پولیس سے لے کر ایک ٹی ایم اے کے عام ملازم تک کو پابند کرنے اور عوام کو گھروں میں محصور کرنے کے بجائے آئندہ کیلئے خنجر بردار ماتمی جلوسوں کو چار دیواری تک محدود کیا جائے، ان خیالات کا اظہار اہلسنت والجماعت کے سربراہ علامہ محمد احمد لدھیانوی نے اہلسنت کی ٹارگٹ کلنگ پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کیا، انہوں نے کہا کہ مملکت اسلامیہ پاکستان کے صدر، وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ اور گورنر کی جانب سے یوم شہادت سیدنا فاروق اعظمؓ پر بیان نہ دینا افسوس ناک ہے، علامہ لدھیانوی نے کہا کہ وزیر داخلہ کے مطابق کراچی میں آپریشن کا دوسرا مرحلہ جاری ہے، اس کے باوجود روزانہ 12 سے 15 افراد قتل ہو رہے ہیں، ایک روز قبل 6 افراد کو نشانہ بنایا گیا، اس کے بعد اب تک اہلسنت والجماعت کے 9 افراد ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بن چکے ہیں، یوم سیدنا فاروق اعظمؓ کے موقع پر کراچی کی پرامن ریلی سے واپسی پر بھی کارکنوں کو نشانہ بنایا گیا، وزیر داخلہ مسلمانوں اور شیعہ لڑائی کرانے والوں سے آگاہ ہیں تو مزید لاشیں گرنے کا انتظار کیوں کیا جا رہا ہے، اہلسنت والجماعت مطالبہ کرتی ہے کہ شیعہ اور مسلم دونوں طبقوں کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے، اور قرار واقعی سزا دی جائے، مزید انہوں نے کہا کہ ملک اس وقت سخت مشکلات سے دوچار ہے۔ حکومت ماتمی جلوسوں کو عام شاہراؤں پر چھوڑنے کے بجائے ایک مخصوص جگہ متعین کرے، تاکہ ملک دشمن عناصر کی سازشوں کو ناکام بنایا جا سکے۔ اہلسنت والجماعت کے رہنماؤں اور کارکنوں کے گھروں پر چھاپے، چادر و چار دیواری کا تقدس پامال، خواتین و بزرگ والدین سے بدتمیزی، دھمکیاں دی جا رہی ہیں، اہلسنت والجماعت ایک پرامن جماعت ہے، دہشت گردوں کے بجائے امن پسند لوگوں کو گرفتار کرنا بھی دہشت گردی ہے، قیام امن کے لیے اہلسنت والجماعت انتظامیہ سے مکمل تعاون کر رہی ہے، گرفتار کارکنوں کو رہا اور چھاپوں کا سلسلہ بند کیا جائے اہلسنت والجماعت کسی قسم کی دہشت گردی کرتی ہے اور نہ ہی ایسا کرنے والوں کو برداشت کرتی ہے، حکومت انتظامیہ کے اوچھے ہتھکنڈوں کا فوری نوٹس لے، ایک کمیونٹی کو خوش کرنے کے لیے اگر یہ ہتھکنڈے بند نہ ہوئے تو اہلسنت والجماعت اپنے تحفظ کے لیے کوئی بھی راست اقدام اٹھا سکتی ہے۔ تفصیلات کے مطابق پنجاب حکومت کی جانب سے اہلسنت والجماعت کے رہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا گیا جس میں سینکڑوں رہنماؤں اور کارکنوں کی رہائش گاہوں پر چھاپے مارے گئے، قانون نافذ کرنے والوں نے چادر و چار دیواری کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے خواتین سے نازیبا رویہ اپنایا، اور سنگین نتائج کی دھمکیاں دیں، گرفتار ہونے والے رہنماؤں پر دو ماہ کی نظر بندیاں ڈالی گئیں، جس سے اہلسنت والجماعت کے کارکنوں میں شدید اشتعال پھیل گیا، جس پر اہلسنت والجماعت کے سربراہ علامہ محمد احمد لدھیانوی نے پنجاب حکومت سے شدید احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ قومی الیکشن میں بھی اہلسنت والجماعت کے رہنماؤں اور کارکنوں کو الیکشن کے نتائج تبدیل کرنے کے لیے گرفتار کیا گیا تھا، قومی الیکشن میں تاریخ کی بدترین دھاندلی کی گئی، اب بلدیاتی انتخابات میں بھی پولیس گردی کے ذریعے ہمارے کارکنوں کو گرفتار کر کے طویل نظر بندیاں ڈالی جا رہی ہیں، اہلسنت والجماعت نے ہمیشہ ملک کے امن کو ترجیح دی ہے، جس سے انکار ناممکن ہے، اب بھی کئی جنازے اٹھانے کے باوجود ہمیشہ امن کی بات کی، دہشت گردی کرنے والوں سے ہمیشہ کھلے عام اظہار لاتعلقی کیا اہلسنت والجماعت کے سربراہ علامہ محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ بلدیاتی انتخابات کرانے میں حکومت سنجیدہ دکھائی نہیں دے رہی، حلقہ بندیاں میرٹ کے بجائے ایم این اے اور ایم پی اے کی مرضی سے کی جا رہی ہے، ڈرون حملے آپریٹر کا بیان آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے، ہوش ربا مہنگائی سے بے روزگاری میں اضافہ ہوگا اگر چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کی مدت ملازمت میں بلدیاتی انتخابات نہ ہوئے تو اگلے پانچ سال انتخابات ہوتے دکھائی نہیں دے رہے، جس انداز سے حلقہ بندیاں کی جا رہی ہیں اس سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بلدیاتی انتخابات میں بھی ریکارڈ اور منظم دھاندلی کا ڈرامہ رچایا جائے گا۔ اہلسنت والجماعت پاکستان کے سربراہ علامہ محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ سانحہ راولپنڈی میں اگر ہم مثالی کردار ادا نہ کرتے تو ملک سخت ترین نقصان سے دوچار ہو سکتا تھا۔ سانحہ راولپنڈی پر پرامن احتجاج ریکارڈ کرانے پر تمام مذہبی وسماجی رہنماؤں اور کارکنوں کا شکریہ ادا کیا، میڈیا کا ذمہ دارانہ رویہ قابل تحسین ہے، ملک میں قیام امن کے لیے علماء فعال کردار ادا کریں، فرقہ واریت کے خاتمہ اور معاشرے میں بھائی چارگی کی روایت قائم کرنے کے لیے علماء وطلبہ اہم کردار ادا کر سکتے ہیں، شہداء تعلیم القرآن کا خون رائیگاں نہیں جانے دیں گے، علامہ احمد لدھیانوی نے کہا کہ کے پی کے میں ڈرون حملہ سے محسوس ہوتا ہے کہ اگلا ہدف اسلام آباد اور کراچی ہوگا، غیر ملکی قوتیں ایک طرف ڈرون سے شہریوں کو مار رہی ہیں دوسری جانب مساجد مدارس اور بازاروں میں دھماکے کرائے جا رہے ہیں، کراچی میں دھماکے کی شدید مذمت کرتے ہیں، اب حکومت کو چاہیے کہ ملکی سلامتی کو عزیز جانیں اور ڈرون حملوں پر احتجاج کے بجائے عملی اقدام اٹھائے، امریکہ اپنے مفادات کی خاطر کسی حد تک بھی جا سکتا ہے، ہمیں بھی اپنے مفادات متعین کر کے ملکی خود مختاری کو بہتر بنانے کے لیے فوری حکمت عملی اپنانی ہوگی۔

Scanned with CamScanner

بقیہ صفحہ نمبر 10

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی نبوت پر جو اعتراض کفار مکہ کرتے تھے ان میں سے اکثر کے جواب میں صحابہ کرامؓ کو پیش کیا گیا ہے

بخلاف محمد ﷺ کے اول مریدوں کے بجز اسکے غلام کے، سب لوگ بڑے ذی وجاہت تھے اور جب وہ خلیفہ اور افسر فوج اسلام ہوئے تو اس زمانہ میں جو کچھ انہوں نے کام کئے ان سے ثابت ہوتا ہے کہ ان میں اول درجہ کی لیاقتیں تھیں اور غالباً ایسے نہ تھے کہ بآسانی دھوکہ کھا جاتے۔ عیسیٰ کے اول مریدوں کی کم رتبگی کو موشیم صاحب دین عیسائی کی خوبی سمجھتے ہیں مگر سچ پوچھو تو میں مجبوری مقر ہوں کہ اگر لاگ اور نیوٹن جیسے اشخاص مذہب عیسوی کے اول محققین میں سے ہوتے تو مجھ کو بھی اطمینان کامل ویسا ہی ہوتا۔

سر ولیم اپنی کتاب لائف محمد ﷺ میں لکھتے ہیں:......

ہجرت سے تیرہ برس پہلے مکہ ایک ذلیل حالت میں بے جان پڑا تھا مگر ان تیرہ برسوں میں کیا ہی اثر عظیم پیدا ہوا کہ سینکڑوں آدمیوں کی جماعت نے بت پرستی چھوڑ کر خدائے واحد کی پرستش اختیار کی اور اپنے اعتقاد کے موافق وحی الٰہی کی ہدایت کے مطیع ومنقاد ہو گئے، اسی قادر مطلق کی قدرت کا خیال تھا اور یہی کہ وہ رزاق ہماری ادنیٰ حوائج کا بھی خبر گیراں ہے ہر ایک قدرتی اور طبعی عطیہ میں ہر ایک امر متعلقہ زندگانی میں اور اپنی خلوت وجلوت کے ہر ایک حادثہ اور تغیر میں اسی کے ید قدرت کو دیکھتے تھے اور اس سے بڑھ کر اس نئی روحانی حالت کو جس میں خوشحال اور حمد کناں رہتے تھے۔ خدا کے فضل خاص و رحمت یا اختصاص کی علامت سمجھتے تھے اور اپنے کورِ باطن اہل شہر کے کفر کو خدا کے تقدیر کئے ہوئے خذلان کی نشانی جانتے تھے محمد ﷺ کو جو ان کی ساری امیدوں کے ماخذ تھے اپنا حیات تازہ بخشنے والا سمجھتے تھے اور انکی ایسی کامل طور پر اطاعت کرتے تھے جو ان کے رتبہ عالی کے لائق تھی ایسے تھوڑے ہی زمانہ میں مکہ اس عجیب تاثیر سے دو حصوں میں منقسم ہو گیا تھا جو بلا لحاظ قبیلہ وقوم ایک دوسرے کے درپے مخالف و ہلاکت تھے۔ مسلمانوں نے مصیبتوں کو تحمل وشکیبائی سے برداشت کیا اور گویا ایسا کرنا انکی ایک مصلحت تھی۔ مگر پھر بھی ایسی عالی ہمتی کے ساتھ بردباری کرنے کی وجہ سے وہ تعریف کے مستحق ہیں۔

سر ولیم نے حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ عبرت آموز ہے چنانچہ چند فقرات کا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے:

موصوف اپنی کتاب اولیٰ خلافت میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے متعلق لکھتے ہیں:

آپ کا عہد مختصر تھا مگر رسول اللہ کے بعد اور کوئی ایسا نہیں ہوا جس کا اسلام کو ان سے زیادہ ممنون اور مرہون احسان ہونا چاہیے چونکہ ابو بکرؓ کے دل میں رسول اکرمؐ کا اعتقاد نہایت راسخ طور پر متمکن تھا اور یہی عقیدہ خود رسول اکرم ﷺ کے خلوص اور سچائی کی زبردست شہادت ہے۔ لہٰذا میں نے آپ کی حیات وصفات کے تذکرہ کے لیے کچھ جگہ زیادہ وقف کی ہے۔ اگر حضرت محمدؐ کو ابتدا سے اپنے کذاب ہونے کا یقین ہوتا تو وہ کبھی ایسے شخص کو دوست اور عقیدت مند نہ بنا سکتے جو نہ صرف دانا ہوشمند تھا۔ بلکہ سادہ مزاج اور صفائی پسند بھی تھا۔ ابو بکرؓ کو نفسانی عظمت وشوکت کا کبھی خیال نہیں آیا۔ انہیں شاہانہ اقتدار حاصل تھا اور وہ بالکل خود مختار تھے مگر وہ اس طاقت واقتدار کو صرف اسلام کی بہتری اور کافہ انام کے فائدے پہنچانے کی خاطر عمل میں لانا انکی ہوشمندی اس امر کی مقتضی نہ تھی کہ خود فریب کھا لیں اور وہ خود ایسے متدین تھے کہ کسی کو دھوکہ نہ دے سکتے تھے۔

پھر حضرت فاروق اعظمؓ کی نسبت لکھتے ہیں:......

۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ کو عمرؓ سے ساڑھے دس برس کی عہد حکومت کے بعد انتقال فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد سلطنت اسلام میں سب سے بڑے شخص عمرؓ تھے۔ کیونکہ یہ انہیں کی دانائی واستقلال کا ثمرہ تھا کہ ان دس سال کے عرصہ میں شام مصر اور فارس کے علاقے جن میں اس وقت سے اسلام کا قبضہ رہا ہے تسخیر ہو گئے۔ ابو بکرؓ نے مشرک اقوام کو مغلوب تو کر لیا تھا لیکن ان کے عہد میں افواج اسلام صرف شام کی سرحد تک ہی پہنچی تھیں۔ عمرؓ جب مسند خلافت پر بیٹھے تو اس وقت ان کے قبضہ میں صرف عرب تھا مگر جب آپ نے انتقال فرمایا تو آپ ایک بڑی سلطنت کے خلیفہ تھے جو فارس مصر، شام، بازنطین جیسی سلطنتوں کے بعض نہایت ہی زرخیز اور دلکشا صوبوں پر مشتمل تھی مگر باوجود ایسی عظیم الشان سلطنت کے فرمانروا ہونے کے آپکو کبھی اپنی فراست اور قوت فیصلہ کی متانت کی میزان میں پاسنگ رکھنے کی ضرورت نہیں ہوئی۔ آپ نے سردار عرب کے سادہ اور معمولی لقب سے کسی زیادہ عظیم الشان لقب سے اپنے آپ کو ملقب نہیں کیا۔ دور دراز صوبوں سے لوگ آتے اور مسجد نبوی کے صحن کے چاروں طرف نظر دوڑا کر استفسار کرتے کہ خلیفہ کہاں ہیں حالانکہ شہنشاہ سادہ لباس میں ان کے سامنے بیٹھے ہوتے تھے۔ یہ چند اقوال منکرین اسلام کے آیات بینات حصہ فدک کے دیباچہ سے نقل کئے گئے جو نمونہ کے لئے کافی ہیں۔ اسی وجہ سے قرآن مجید میں اس چوتھی قسم کی دلیل نبوت یعنی صحابہ کرامؓ کے فضائل ومناقب کو اس قدر زیادہ اہتمام سے بیان فرمایا گیا ہے۔

قرآن مجید کو دیکھو تو معلوم ہو کہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر جو اعتراضات کفار مکہ کی طرف سے ہوتے تھے۔ ان میں سے اکثر وبیشتر کے جواب میں صحابہ کرامؓ ہی کو پیش کیا گیا ہے۔ مثلاً کفار مکہ نے رسول اللہ ﷺ کو شاعر کہا۔ اس کے جواب میں صحابہ کرامؓ ہی کو پیش فرمایا گیا۔ ارشاد ہوا کہ والشعراء یتبعھم الغاوٗن یعنی شعراء کے متبعین گمراہ ہوا کرتے ہیں مطلب یہ کہ اگر ہمارے نبیؐ کے متبعین گمراہ ہوتے تو تمہارا یہ اعتراض صحیح ہوتا۔ کفار مکہ میں بھی کسی بے حیا کی جرأت نہ ہوئی کہ اسکے بعد لب کشائی کرتا اور کہہ دیتا کہ حضرت کے متبعین گمراہ تو ہیں۔

الختصر قرآن مجید میں صحابہ کرامؓ کے مناقب وفضائل کا بیان محض اس لئے ہے کہ ان کے کمالات ان کے استاد برحق ﷺ کے کامل ومکمل ہونے کی دلیل ہیں۔ اہل سنت کو صحابہ کرامؓ کے فضائل کی اشاعت پر اسی لئے اصرار ہے کہ وہ ایک بڑی زبردست دلیل آنحضرت ﷺ کی نبوت کی ہیں۔ جو لوگ صحابہ کرامؓ کے فضائل کا انکار کرتے ہیں وہ دراصل آنحضرت ﷺ کی نبوت کی ایک بڑی روشن دلیل کو بجھانا چاہتے ہیں۔

یریدون لیطفئو انور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون.

ترجمہ:...... "چاہتے ہیں کہ بجھا دیں اللہ کی روشنی اپنے منہ سے اور اللہ کو پوری کرنی ہے اپنی روشنی اور پڑے برا مانیں منکر"۔

اگر مذہب شیعہ کے مصنف کسی غلط فہمی کا شکار ہوئے ہوتے تو ضرور ان کے سامنے حضرت سعدیؒ کے یہ شعر پیش کر دیے جاتے۔

یکے برسر شاخ و بن می برید
خداوند بستان نگہ کرد و دید
بگفتا کہ ایں مرد بد می کند
نہ بامن کہ بانفس خود می کند

ھذا آخر الکلام فی ھذا المقام و آخر وعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ وصحبہ اجمعین.

☆☆☆☆☆

سانحہ راولپنڈی

اسباب، واقعات، اہداف

یوں تو شیعیت کی تاریخ ظلم، زیادتی، منافقت اور دھوکہ بازی سے بھری پڑی ہے۔ سانحہ کربلا سے لے کر سانحہ راولپنڈی تک شیعیت نے اسلام اور اہل اسلام پر ایسے چرکے لگائے ہیں جو اسلام کے کھلے دشمن کفار مشرکین اور یہودیوں کے بس میں نہ تھے۔ ابن علقمی، ہلاکو، چنگیز خاں، نور جہاں، میر جعفر، میر صادق، سکندر مرزا اور یحییٰ خاں جیسے غداروں کا اسلام کے خلاف کردار ضرب المثل بن چکا ہے۔ سانحہ راولپنڈی بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے جس میں شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ کے دینی مدرسہ جامعہ تعلیم القرآن میں 10 محرم کے ماتمی جلوس کے شرکاء نے انسانی خون کی جس طرح ہولی کھیلی ہے یہ بھی تاریخ کا حصہ بن چکی ہے۔ ہمارے ادارے نے سانحہ راولپنڈی سے متعلق ایک رپورٹ تیار کی ہے جس میں سانحہ کے اسباب، واقعات اور اہداف پر روشنی ڈالی ہے (رپورٹ: فیصل خان اسلام آباد)

ایک حتمی رپورٹ کے مطابق اس سانحہ میں 114 افراد شہید اور 52 کے قریب زخمی ہوئے

جامعہ تعلیم القرآن کے خطیب مفتی امان اللہ نے بتایا کہ "ہم تقریباً پونے دو بجے جمعہ کی نماز سے قبل حضرت حسینؓ اور صحابہ کرامؓ کے فضائل کے عنوان پر گفتگو کر رہے تھے۔ اس دوران اچانک 25 کے قریب شیعہ چوکیدار کو زدو کوب کرتے ہوئے مرکزی دروازے سے داخل ہو کر مسجد کے صحن میں آ گئے۔ وہ بری طرح چیخ و چلا رہے تھے اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تبرا بھیج رہے تھے۔ اس شور شرابے پر سارے نمازی ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔ بہت سے نمازی اٹھ کر گیٹ کی طرف چل پڑے کہ دیکھیں کیا ماجرا ہے۔ جوں ہی نمازی گیٹ کی طرف بڑھے شیعہ دہشت گردوں نے پیٹرول سے بھری بوتلیں مسجد کے صحن میں پھینکیں اور باہر چلے گئے۔ اس وقت مسجد میں دو سے ڈھائی ہزار افراد موجود تھے۔ اس صورت حال میں بھگدڑ مچ گئی اور مجھے اپنا خطبہ روکنا پڑ گیا اور جب میں منبر سے اترا تو اس وقت تک باہر سے فائرنگ کی آوازیں آنا شروع ہو چکی تھیں۔ جس کی وجہ سے بہت سے نمازی جان بچاتے ہوئے مسجد سے نکل گئے۔ اب مسجد میں چند عام نمازی اور مدرسہ کے طلباء رہ گئے تھے۔ ہمیں لگا کہ حالات کچھ نارمل ہو چکے ہیں چنانچہ ہم نے نماز جمعہ ادا کی۔ نماز کے بعد میں دعا کرانے کے لیے ابھی ہاتھ اٹھا ہی رہا تھا کہ پیچھے سے ایک ساتھی نے آ کر میرے کان میں سرگوشی کی کہ 10 کے قریب شیعہ حملہ آور مدرسے کے احاطے میں داخل ہو چکے ہیں، جہاں وہ چھریوں اور زنجیروں سے طلباء پر تشدد کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر نہتے عام نمازیوں اور مدرسہ کے طلباء نے جان بچانے کے لیے مسجد سے ملحقہ مدرسہ کا رخ کر لیا۔

اسی دوران اچانک اندھا دھند فائرنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جب ہم مسجد کے ہال سے نکل رہے تھے تو اس دوران بڑی تعداد میں شیعہ حملہ آور محراب کے راستے مسجد میں داخل ہو کر مختلف مقامات پر مورچہ زن ہو گئے۔ ہمیں قطعاً اس بات کا علم نہیں تھا کہ محراب کی طرف سے داخل ہونے والے شیعہ حملہ آور پوری طرح مسلح ہیں۔ اس کا اندازہ اس وقت ہوا جب ہمارے چند ساتھی ان کی طرف بڑھے تو شیعہ دہشت گردوں نے سیدھا نشانہ باندھ کو گولیاں برسا دیں اس کے نتیجے میں تین ساتھی شدید زخمی ہو کر گر پڑے۔ میں حیران تھا کہ مسجد کے اندر اس قدر آزادانہ طریقے سے دن دیہاڑے دہشت گردی کی جا رہی ہے اور کسی سیکورٹی ادارے کا کوئی اہلکار ادھر کا رخ نہیں کر رہا۔ صرف ایک ڈی ایس پی چوہدری حنیف وہاں موجود تھے جو کہ نماز ادا کرنے کے لیے مسجد میں آئے تھے۔ میں نے چوہدری صاحب سے کہا کہ اگرچہ آپ کی ابھی ڈیوٹی نہیں ہے مگر آپ کم از کم زخمی ساتھیوں کے لیے ایمبولینسوں کا انتظام تو کرا دیں۔ چوہدری صاحب نے مہربانی کر کے ایمبولینس طلب کر لیں مگر جیسے ہی یہ ایمبولینس ہملٹن روڈ پہنچیں، شیعہ حملہ آور نے انہیں روک کر ڈرائیوروں کو تشدد کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ اس دوران ہمارے تینوں زخمی ساتھیوں نے تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ میں نے ایک بار پھر ڈی ایس پی چوہدری حنیف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی فورس کہاں ہے؟ جیسا کہ میں نے بتایا کہ ان کی ڈیوٹی نہیں تھی مگر انہوں نے فورس طلب کر لی۔

پولیس کی نفری فوارہ چوک پہنچی تو ہمیں پتہ چلا کہ ان پولیس اہلکاروں سے شیعہ دہشت گردوں نے بندوقیں اور آٹومیٹک گنیں چھین کر راجہ بازار کا چار اطراف سے محاصرہ کر لیا ہے۔ بعد ازاں مسجد کے اطراف میں شدید فائرنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس دوران شرپسندوں نے مسجد سے ملحق دکانوں کو آگ لگا دی۔ ان حالات میں ہم نے بھاگ کر طلباء کے کمروں میں پناہ لے لی اور مکمل طور پر محصور ہو کر رہ گئے۔ اسی دوران مزید مسلح ماتمی ادارے میں داخل ہوئے اور طلباء کو کمروں سے نکال نکال کر ان پر بہیمانہ تشدد شروع کر دیا۔ تشدد کے دوران وہ طلباء سے کہتے رہے کہ اپنے عقیدے پر تبرا بھیجو تاہم طلباء نے انکار کر دیا۔ اس پر مشتعل ہو کر شیعہ دہشت گردوں نے نعرہ حیدری بلند کرتے ہوئے طلباء پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ اس کے نتیجے میں موقع پر ہی کئی طلباء نے دم توڑ دیا اور متعدد زخمی ہو گئے۔ ادھر سے فارغ ہو کر شیعہ حملہ آور دوسری طرف بڑھے تو ہم کمروں سے نکل آئے۔ معصوم طلباء کی لاشیں فرش پر پڑی تھیں۔ اور ان کے جسم کے مختلف اعضاء کٹے ہوئے تھے کچھ کم عمر طلباء کے گلے پر چھریوں کے وار بھی کیے گئے تھے۔ ان تمام بچوں کی تشدد زدہ لاشوں کی تصاویر ہمارے پاس محفوظ ہیں اور ہم نے یہ تصاویر وزیر اعلیٰ شہباز شریف کو دکھائی ہیں۔ ہم نے صرف اس لیے یہ تصاویر میڈیا کو فراہم نہ کیں کہ اگر یہ منظر عام پر آ جاتیں تو پورے ملک میں آگ

لگ جاتی۔ اس پورے سانحے کا سب سے افسوسناک پہلو یہ تھا کہ شیعہ حملہ آوروں کی یہ کاروائی سوا دو بجے سے لے کر سوا پانچ بجے تک جاری رہی مگر انتظامیہ مکمل طور پر خاموش تماشائی بنی رہی۔ سوا پانچ بجے کے قریب ایلیٹ فورس کے اہلکار پہنچے انہوں نے بھی صرف تین افراد کو گرفتار کیا اور باقی سارے شیعہ حملہ آور فرار ہو گئے۔ ایلیٹ فورس کے اہلکار ہمیں جب لے جا رہے تھے تو ہم مسجد کی چھت سے ملحقہ بلڈنگ میں داخل ہوئے۔ صرف اس دوران مجھے چھ لاشیں مسجد کے صحن میں اور چار لاشیں برآمدے کے بالائی حصے پر پڑی نظر آئیں۔ مسجد کے تین اطراف میں واقع دکانوں کو نذر آتش جب کہ مسجد اور مدرسہ کو بھی مکمل طور پر جلا دیا گیا تھا۔ ہر طرف دینی کتابیں اور قرآن پاک کے جلے ہوئے نسخے بکھرے پڑے تھے۔"

اس سوال پر کہ بعض حلقوں کا کہنا ہے کہ آپ نے اپنے خطبہ میں بعض متنازعہ جملے کہے تھے جس کے سبب معاملہ بگڑا؟ مفتی امان اللہ کا کہنا تھا کہ...... "میری تقریر ڈھکی چھپی نہیں۔ اس کی ریکارڈنگ موجود ہے۔ یہ ریکارڈنگ میں نے وزیر اعلیٰ شہباز شریف اور انتظامیہ سے بھی شیئر کی ہے۔ میری تقریر کا تو عنوان ہی واقعہء کربلا اور فضائل حسینؓ تھا۔ اس میں دیگر صحابہ کرامؓ کے فضائل کو بھی میں نے شامل کیا۔ ظاہر ہے کہ اس میں حضرت امیر معاویہؓ کے فضائل بیان بھی کیے گئے۔ اب اگر حضرت امیر معاویہؓ کے فضائل سے کوئی مشتعل ہو گیا ہو تو آپ بتائیں کہ قصور کس کا ہے؟ اس کے علاوہ میری گفتگو مین کسی قسم کا متنازعہ جملہ شامل نہیں تھا۔ جیسا کہ میں نے کہا خطبے کی ریکارڈنگ موجود ہے۔ جسے شک ہے وہ سن سکتا ہے اور اسے میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھی سنا چکا ہوں۔ اسی طرح یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ پہلے ہماری مسجد یا مدرسہ کی چھت سے پتھراؤ کیا گیا۔ اس کے نتیجے میں ماتمی جلوس کے شرکاء مشتعل ہوئے اور یہ سانحہ رونما ہوا۔ یہ بھی سراسر جھوٹا اور بے بنیاد پروپیگنڈہ ہے۔ انتظامیہ سے مذاکرات کے دوران بھی یہ ایشوز زیر بحث آیا تھا تاہم خود افسران نے اس بات کی گواہی دی کہ مسجد اور مدرسہ کی چھت سے ایک پتھر بھی نہیں پھینکا گیا۔ میں اتنا ہی کہوں گا کہ جو کچھ ہوا وہ باقاعدہ ایک پیشگی منصوبہ بندی کے تحت ہوا جس میں انتظامیہ نے منفی کردار ادا کیا۔

"مفتی امان اللہ کی گفتگو میں توقف آیا تو نمائندہ نے استفسار کیا کہ یوم عاشورہ سے قبل انتظامیہ کے ساتھ مل کر کوئی حکمت عملی طے نہیں کی گئی تھی؟ اس پر مفتی صاحب کا کہنا تھا کہ "ہم نے تقریباً دس دن قبل سی پی او سے کہا تھا کہ آپ حال ہی میں تعینات ہوئے ہیں لہٰذا ہمیں دس محرم الحرام کے انتظامات کے حوالے سے کوئی حکمت عملی طے کر لینی چاہیے۔ کیونکہ یہ روٹ بہت حساس ہے اور پھر یہ کہ اس بار دس محرم جمعہ کے روز پڑے گا۔ چنانچہ ہمیں ایسا لائحہ عمل بنانا چاہیے کہ نمازیوں اور جلوس کے شرکاء میں تصادم کا کوئی خدشہ پیدا نہ ہو لیکن کسی نے کان نہیں دھرے۔ اب جب سانحہ ہو چکا تو انتظامیہ نے موقف اختیار کیا ہے کہ ہم نے چھ ایس پی تعینات کر رکھے تھے۔ سوال یہ ہے کہ تین گھنٹے تک شیعہ حملہ آور کارروائی کرتے رہے۔ اس دوران یہ چھ ایس پی کہاں تھے؟ ان کے ہوتے ہوئے پیٹرول کی بوتلوں اور جدید اسلحے سے لیس شیعہ شرپسند مسجد میں کیسے داخل ہو گئے؟ انہوں نے سیکورٹی کے اتنے "اعلیٰ انتظامات" کے باوجود مسجد مدرسہ اور پوری مارکیٹ کو کیسے آگ لگا دی؟ میرا ایک سوال اور بھی ہے جس کا جواب ابھی تک نہیں ملا۔ وہ یہ کہ ہر برس، دس محرم الحرام کو خنجر بردار جلوس دوپہر ڈیڑھ بجے تک فوارہ چوک پہنچتا ہے۔ جہاں یہ وقفہ کرتے ہیں۔ بعدازاں راجہ بازار کے مقام پر جب پہنچتے ہیں تو شام ساڑھے چار سے پانچ بجے کا وقت ہو رہا ہوتا ہے۔ جواب یہ درکار ہے کہ اس بار یہ جلوس وقت مقررسے پہلے راجہ بازار کیسے پہنچ گیا؟ کیا انتظامیہ کے علم میں نہیں تھا؟ ماتمی جلوس، انتظامیہ کی طرف سے دیئے گئے وقت اور روٹ کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ انتظامیہ اس قدر لاعلم کیسے رہی کہ وقت سے گھنٹوں پہلے جلوس ایک غلط مقام پر پہنچ گیا اور قتل و غارت گری کا بازار گرم کر دیا۔ اس سارے تناظر میں صاف نظر آتا ہے کہ واقعے میں انتظامیہ مکمل طور پر ملوث تھی۔ ہم نے یہ پوری صورت حال وزیر اعلیٰ پنجاب کے سامنے رکھتے ہوئے بنیادی مطالبات کئے ہیں۔ ہمارے ساتھ مذاکرات میں تاجر برادری بھی شریک ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے یقین دلایا ہے کہ وہ اس کیس کو خود ڈیل کریں گے۔ اب ہمیں حکومت کی کارروائی کا انتظار ہے اگر حکومت ہمیں مطمئن نہیں کر سکی تو ہم اگلا لائحہ عمل کا اعلان کریں گے۔"

ہر سال 10 محرم کو ماتمی جلوس ساڑھے چار سے پانچ بجے تک راجہ بازار پہنچتا ہے اس سال یہ جلوس مقررہ وقت سے کافی پہلے راجا بازار کیسے پہنچا؟

سانحہ راولپنڈی کے عینی شاہدین اور زخمیوں کے مطابق حملہ آور سوا تین گھنٹے تک جامعہ تعلیم القرآن کے باہر اندر اور تیسری منزل کی چھت پر دندناتے رہے۔ پتھراؤ، فائرنگ، نعرہ بازی کرتے رہے آگ لگائی، زندوں کو آگ میں ڈالا، آہنی راڈوں سے حملہ کیا، براہ راست فائرنگ کی، دروازے توڑے لیکن پولیس اہلکاروں نے جو وہاں موجود تھے ان سوا تین گھنٹوں میں کوئی جوابی کاروائی نہیں کی اور حملہ آور جب شام کا اندھیرا چھانے کے بعد تھک گئے تو قریبی گلیوں میں غائب ہو گئے اور سیکورٹی اداروں کے جوانوں نے بھی پوزیشنز سنبھال لیں۔

جامعہ تعلیم القرآن کے طالب علم محمود کا تعلق بھکر سے ہے وہ درجہ ہفتم کے طالب علم ہیں۔ 2007ء سے اس جامعہ کے مستقل رہائشی ہیں ان کے بازو پر گولی لگی ہے اور وہ اس وقت سینٹرل اہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ جمعہ کی دوپہر جب تعلیم القرآن پر پتھراؤ ہوا تو وہ مسجد کے صحن میں چند ساتھیوں کے ہمراہ بیٹھے مفتی امام اللہ کا اردو خطبہ سن رہے تھے۔ محمود نے بتایا "تقریباً ایک بج کر چالیس منٹ کا وقت تھا۔ ہم صحن کے درمیان میں تھے اس دوران صحن کے آخری کونے میں کھڑے قاری شاکر محمود کے بھائی ارشد محمود نے تقریباً چیختے ہوئے ایک لڑکے سے کہا باہر جلوس میں موجود لوگ مرکزی گیٹ مدرسے کو توڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم پانچ چھ لڑکے وہاں پہنچے تو دیکھا کہ مرکزی گیٹ کو توڑنے کی کوشش ہو رہی ہے جب کہ ساتھ ہی چھوٹے گیٹ پر کھڑے دو تین لڑکوں پر تشدد کر کے زخمی کر دیا گیا ہے اور وہ لہولہان ہیں۔ مجھے فوری طور پر سمجھ نہ آئی کہ ہوا کیا ہے۔ اس اثناء میں جلوس میں شامل 8 سے 10 افراد سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے مسجد کے صحن میں آ گئے اور نشانہ لے کر پتھر اور کانچ کی بوتلیں نمازیوں پر پھینکنا شروع کر دیں۔ اس وقت عام نمازی مسجد کے مرکزی ہال میں تھے اور 20 کے قریب طالب علم صحن میں تھے جب کہ سیڑھی کے نزدیک موجود طلبہ ان حملہ آوروں سے گتھم گتھا ہو گئے اور انہوں نے حملہ آوروں کو سیڑھی سے نیچے اترنے پر مجبور کر دیا۔ اس دوران کسی نے بتایا کہ سیڑھی کے دوسری طرف مارکیٹ کے اندر کھڑی موٹر سائیکل کو آگ لگا دی گئی ہے۔ بعض طالب علموں نے وہاں پڑے کچرے کے ڈبے خالی کر کے ان میں پانی بھرا اور مسجد کے صحن سے ہی نیچے لگی آگ کو بجھانے کی کوششیں کیں۔ اسی دوران پولیس کے چند اہلکار بھی اوپر آئے لیکن ان کا کردار خاموش تماشائی جیسا رہا۔ اتنے میں دو بج گئے اذان کے بعد عربی خطبہ شروع ہو گیا اور نماز کی اقامت ہو گئی۔ کئی لوگ نماز میں اس خطرے کے پیش نظر شریک نہ ہوئے کہ

حملہ دوبارہ نہ ہو جائے۔ ابھی با جماعت فرض نماز ختم نہ ہوئی تھی کہ درجنوں کے حساب سے مسلح حملہ آور جن کے ہاتھ میں کلاشنکوف، ماوزر اور لوہے کے راڈ تھے مسجد کی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر صحن میں آ گئے۔ کیونکہ مسجد کا لوہے کا گیٹ انہوں نے توڑ دیا تھا اور اب اسی گیٹ کی لوہے کی سلاخیں اور راڈ ان کے ہاتھوں میں تھے۔ اور وہ لبیک یا حسین کے نعرے لگا رہے تھے۔

حملہ آور تعداد میں بہت زیادہ تھے، جس پر مسجد اور صحن میں موجود طالب علموں نے کمروں میں گھس کر اندر سیڑھیوں پر ہم طالب علم اکٹھے ہوئے اور مسجد کے صحن میں جانے کی بجائے نیچے مارکیٹ میں چھلانگ لگا دی مسجد کے صحن اور اندر افراتفری برپا تھی اور مارکیٹ کے سامنے کے حصے اور جامعہ کے دفتر میں آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے۔ مارکیٹ میں آنے کے بعد ہم نے ایک دکان کے اندر پناہ لی۔ سیڑھیوں میں چھپے کئی اور لڑکے بھی ہمارے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ اب ہم نے شٹر نیچے گرا کر دوکان کے اندر موجود کچھ اشیاء اس کے ساتھ لگا دیں۔ ہم نے تیمم کر کے نماز عصر ادا کی اس دوران ہمیں شور سنائی دے رہا تھا کے سبب میں نیم بے ہوش ہو چکا تھا۔ مغرب سے تھوڑا پہلے مولانا اشرف علی، مفتی امان اللہ اور کمروں میں موجود طلبہ کو چھت پر لے جا کر دوسری طرف اتارا۔ تین گھنٹوں کے دوران کسی پولیس آفیسر نے آ کر ان علماء کرام اور محصور طلبہ کی خیریت کے بارے میں نہیں پوچھا۔ جب ہم چھت سے گزرے تو وہاں ایک لاش بھی پڑی تھی۔ اور سیڑھیوں اور چھت پر خون کے چھینٹے بھی جا بجا نظر آ رہے تھے۔

جواں سال عتیق الرحمٰن نماز جمعہ پڑھنے کے لیے مسجد آیا تھا۔ کہ حملہ ہو گیا جس میں وہ بھی زخمی ہوا۔ اسپتال

درجنوں مسلح حملہ آور مسجد کے صحن میں داخل ہوئے اور حسینی قافلہ ایک بار پھر خون میں ڈوبنے لگا

سے کنڈی لگا لی جب کہ طالب علموں نے مفتی امان اللہ اور ان کے دیگر اساتذہ کو بھی دھکیل کر کمروں کے اندر بند کر دیا اور باہر سے کنڈی لگا دی۔ مسجد کے صحن میں جوتوں سمیت ادھم مچاتے اور نعرے لگاتے حملہ آوروں سے بچنے کی خاطر ہم مسجد کی چھت پر چڑھ گئے۔ اوپر گئے تو تالا لگا تھا واپس آنے میں خطرہ تھا ہم نے اینٹ سے تالا توڑ دیا۔ چھت پر پہنچے تو وہاں چند ٹوٹی اینٹیں اور پتھر پڑے تھے اس دوران نیچے سے ہمارے اوپر فائرنگ شروع ہو گئی چند لمحے بھی نہ گزرے تھے کہ دو مسلح حملہ آور باتھ رومز کی سیڑھیوں سے اوپر آ گے ہم چھ ساتھ سالب علم تھے۔ ہم دوڑ کر ٹینکی کی اوٹ میں ہو گئے جو پختہ اینٹوں سے بنی ہے ان مسلح افراد کی آمد سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان میں سے کوئی شخص مسجد و مدرسے اور اس کے اندرونی راستوں سے واقفیت رکھتا تھا۔ ہمارے دوڑ کر چھپنے کے دوران ہی عمر کے ماتھے پر گولی لگی جو وزیرستان کا رہنے والا اور ثالثہ کا طالب علم تھا وہ ہیں نیچے بیٹھ گیا اور ہاتھ سر پر رکھ لیا دوسری گولی اسے سینے میں لگی اور ہمارے سامنے چند فٹ کے فاصلے پر عمر نے کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ ہم ٹینکی کی اوٹ میں چھپے ہوئے تھے حملہ آوروں کو معلوم تھا کہ ہم نیچے فرار ہونے کے لئے کس طرف دوڑیں گے اس لئے وہ ٹینکی کا نشانہ لینے کی بجائے اس دیوار پر مسلسل فائر کر رہے تھے جس کے ساتھ سے ہم نے گزر کر جان بچائی تھی۔ تقریباً پندرہ، بیس منٹ یہ سلسلہ چلتا رہا اس دوران میرے ساتھ موجود طالب علم بھاگ کر بحفاظت سیڑھیوں پر پہنچ گئے اور نیچے اتر گئے آخر کار میں نے بھی فائرنگ کے دوران وقفے کا اندازہ کرتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب دوڑ لگا دی بچانے والی اللہ کی عظیم ذات نے مجھے محفوظ رکھا۔ دو گولیاں میری شلوار کو چھو کر گزریں جب کہ ایک گولی دائیں بازو میں کہنی سے نیچے لگی یہی ہاتھ بھی زخمی ہوا۔

پولیس کی وائرلیس سے ون ٹو تھری کی آوازیں آ رہی تھی۔ مغرب سے تھوڑا پہلے ہم دوکان سے باہر آئے اور بازار کی بجائے عقبی حصے کی طرف چلے گئے جہاں ایلیٹ فورس موجود تھی انہوں نے ہمیں اپنی حفاظت میں لے کر ایک طرف کھڑا کیا پھر پولیس تھانے لی گئی۔ میں نے اپنے زخم پر رومال لپیٹ رکھا تھا۔ اکثر طالب علموں کا روزہ تھا۔ روزہ تھانے میں افطار کیا اور پھر پولیس نے مجھے اور ایک زخمی کو اسپتال جانے کی اجازت دی۔ ڈاکٹرز نے ہمارے اوپر کوئی توجہ نہ دی کیونکہ وہ زنجیروں سے ماتم کر کے زخمی ہونے والے افراد کی پٹیاں کرنے میں معروف تھے۔"

حملے کے ایک اور عینی شاہد محمد حسین علی نے جامعہ تعلیم القرآن سے فاضل کیا اور اب ایک قریبی مسجد میں خطیب ہیں۔ تعلیم القرآن پر حملے کا سن کر وہاں پہنچے تھے انہوں نے بتایا کہ" میں اپنی مسجد میں ڈیڑھ بجے جمعہ پڑھا کر دو بجے کے بعد تعلیم القرآن پہنچا۔ مسجد اور مارکیٹ کے چاروں اطراف فائرنگ ہو رہی تھی۔ جب کہ پولیس بے بسی کی تصویر بنی کھڑی تھی۔ میں مدینہ اسٹریٹ سے محراب کے راستے اندر آیا۔ مفتی امان اللہ ہال میں موجود تھے۔ ان کو اور کچھ طالب علموں کو زبردستی رہائشی کمروں میں دھکیلا۔ اس وقت صحن پر حملہ آوروں کی عمل داری تھی۔ اور وہ دورہ حدیث کے کمروں کے دروازے توڑ رہے تھے جب کہ وضو خانے کی جانب دو زخمی پڑے تھے جن کو ایلیٹ فورس والے لے گئے۔ کمرے میں جا کر مفتی امان اللہ چیخ چیخ کر پولیس آفیسر چوہدری حنیف کو کہہ رہے تھے کہ مدرسہ محاصرے میں ہے کچھ کر و ورنہ اموات ہوں گی۔ اسی دوران مولانا اشرف علی، مسجد پہنچے ان پر بھی فائرنگ کی گئی۔ کچھ لوگوں نے ان کو نیچے گرا لیا جس سے وہ محفوظ رہے لیکن اوپر گرنے والے افراد کی وجہ سے زخمی ہو گئے۔ اس دوران بھاگ دوڑ اور دھوئیں کے بادلوں میں موجود اس کے بھائی عزیز الرحمان نے امت کو بتایا کہ عتیق الرحمٰن کے سر پر لوہے کا راڈ لگنے سے چوٹ آئی ہے جب کہ ناک کی ہڈی میں بھی فریکچر ہے سامنے کے کئی دانت بھی ٹوٹ گئے ہیں اور دونوں ٹانگوں پر بھی لوہے کے راڈ لگنے کے زخم ہیں۔ عزیز الرحمان نے بتایا کہ ان کا خاندان دو دن تک عتیق الرحمان کو مختلف مقامات پر تلاش کرتا رہا جب کہ عتیق الرحمٰن سول اسپتال میں لاوارث پڑا رہا اب ڈاکٹرز اس کی زندگی کے بارے میں مطمئن ہیں۔ سول اہسپتال میں زیر علاج حملے کا ایک اور زخمی صادق حسین، جامعہ تعلیم القرآن میں تجوید کا طالب علم ہے اس کا تعلق بلندری آزاد کشمیر سے ہے صادق حسین نے امت کو بتایا کہ "اردو خطبے" کے دوران میں مسجد کے مرکزی ہال میں تھا کہ باہر صحن میں پتھر اور بوتلیں آنے لگیں۔ بعد ازاں جماعت کھڑی ہوئی لیکن ابھی با جماعت فرض نماز نہ مکمل نہ ہوئی تھی کہ صحن میں فائرنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا اور بھگدڑ مچ گئی ہمارے پاس مزاحمت کے لئے کچھ بھی نہ تھا جب کہ مسلح حملہ آوروں کے پاس لوہے کے راڈ اور ڈنڈے بھی تھے۔ ہم طالب علموں نے دورہ حدیث کے ایک کمرے میں پناہ لی اندر سے کنڈی لگالی جب کہ تھوڑی دیر گزری کہ دروازہ توڑ کر حملہ آور اندر آ گئے یوں بھاگ کر نکلنا مشکل ہو گیا تھا۔ کوشش بہر حال کی۔ کچھ بھاگ کر نکل گئے میرے سر میں غالباً آہنی راڈ لگا اور میں گر کر بے ہوش ہو گیا اس کے بعد کیا ہوا مجھے علم نہیں جب ہوش آیا تو اہسپتال کی ایمرجنسی میں تھا، سر میں زخم ہیں ٹانکے لگے ہوئے ہیں۔ ہاتھ اور پاؤں پر بھی زخم ہیں اللہ نے جان بچائی۔

تقریباً ستر سالہ بزرگ، قاری طارق الحق کئی دہائیوں سے مذکورہ مسجد کے مستقل نمازی ہیں وہ بھی نماز جمعہ پڑھنے آئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ قاری امان اللہ خطبہ دے رہے تھے جب باہر شور ہوا۔ فرض نماز کے بعد

Scanned with CamScanner

بھگدڑ مچ گئی اور کہا گیا کہ سب نمازی ہال کی عقبی سیڑھیوں سے نیچے اتر کر باہر چلے جائیں اس دوران دھکے لگنے سے میں گر گیا اور میری عینک ٹوٹ گئی۔ اس وقت کسی کو جوتے سنبھالنے کا ہوش نہیں تھا۔ باہر سے شدید فائرنگ ہو رہی تھی۔ نیچے گرنے سے میری ٹانگیں معمولی زخمی ہوگئیں۔ باہر نکلا تو جلوس میں شامل ایک شخص، جو مخالفانہ نعرے لگا رہا تھا اس نے مجھے تضحیک آمیز لہجے میں کہا" اوئے بڈھے تو یہاں کیا کر رہا ہے" اس دوران میرے بازو سے اس نے گھڑی کھینچ کر اتار لی اور دھمکی آمیز لہجے میں کہا کہ" جلدی یہاں سے نکل جاؤ ورنہ مارے جاؤ گے۔"

غیر ملکی ذرائع ابلاغ نے سانحہ راولپنڈی کے بارے میں روح فرسا انکشافات کئے ہیں۔ امریکی خبر ایجنسی اے پی نے پولیس ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ ماتمی جلوس میں شامل شرپسند افراد، مدرسہ دارالعلوم تعلیم القرآن میں سے طلبا کو گھسیٹ کر باہر لائے اور 3 کو تشدد کا نشانہ بنا کر موت کے گھاٹ اتار دیا۔ مشتعل افراد نے پولیس سے بھی اسلحہ چھینا اور صحافیوں کے کیمرے توڑ دیئے۔

برطانوی خبر ایجنسی کی جاری کردہ ایک وڈیو میں عزادار پولیس اہلکار سے سرکاری رائفل چھینتے دکھائی دیئے۔ ایک اور غیر ملکی خبر ایجنسی کے مطابق واقعہ اس وقت رونما ہوا، جب 10 محرم الحرام کا ماتمی جلوس سنی مکتبہ فکر کی ایک مسجد کے پاس سے گزرا۔ جہاں اس وقت خطبہ جاری تھا۔ مشتعل نوجوانوں نے مسجد و مدرسہ پر حملہ کرنے کے ساتھ ساتھ پولیس اہلکاروں کو بھی تشدد کا نشانہ بنایا، جب کہ موقع پر موجود صحافیوں کے کیمرے بھی توڑ دیئے۔ ایک ڈاکٹر ناصر محمود نے بتایا کہ جاں بحق ہونے والے افراد کے جسموں پر گولیوں کے نشانات تھے، جب کہ چاقوؤں کے وار بھی کئے گئے تھے۔

صوبائی وزیر قانون رانا ثناءاللہ کا کہنا تھا کہ جلوس کے آگے چلنے والے 100 سے 150 مسلح افراد نے مسجد و مدرسہ پر حملہ کیا۔ سی سی ٹی وی فوٹیج سے شناخت کا عمل شروع کر دیا گیا۔

سانحہ راولپنڈی سے متعلق وفاقی وزارت داخلہ کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ عاشورہ کے جلوس میں شامل 40 سے 50 چہرے غیر شناسا تھے، جلوس کے ساتھ موجود ڈی ایس پی شاہ نے شرپسندوں کو روکنے کے لئے کوئی کارروائی نہیں کی، اس کے بجائے موقع سے فرار ہو گئے۔ باخبر ذرائع کے مطابق رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہنگامہ آرائی کے دوران صورتحال کو کنٹرول کرنے کے لئے پنجاب حکومت کے کسی ذمہ دار نے بھی سرگرمی نہیں دکھائی۔ کمشنر راولپنڈی جنہیں یوم عاشور کے موقع پر لازمی طور پر شہر کے اندر موجود رہنا چاہیے تھا مگر وہ واقع کے وقت راولپنڈی کے بجائے پنڈ دادخان میں تھے اور ان کا موبائل فون بھی بند تھا۔ ذرائع کے مطابق سانحہ کے حوالے سے راولپنڈی پولیس کی نااہلی کا خصوصی ذکر کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ متعدد وائرلیس پیغامات ملنے کے باوجود پولیس واقع کے 4 گھنٹے بعد پہنچی۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک حساس ادارے نے راولپنڈی انتظامیہ کو خبردار کیا تھا کہ 10 محرم الحرام کو راجہ بازار میں کوئی ناخوشگوار سانحہ رونما ہو سکتا ہے۔ تاہم انتظامیہ نے اس کی روک تھام کے لئے خاطر خواہ اقدامات نہیں کئے۔

سانحہ راولپنڈی کے ایک عینی شاہد اور جامعہ تعلیم القرآن کے ذمہ دار آغا ارشد محمود نے "امت" کو بتایا " مسجد پر حملے سے کچھ دیر پہلے میں نے پولیس کے کہنے پر اسپیکر بند کرا دیا تھا۔ اس کے باوجود ڈنڈوں، سریوں اور آتشیں ہتھیاروں سے لیس، 2 سے اڑھائی سو حملہ آور اندر گھس آئے۔ ڈیوٹی پر موجود پولیس اہلکار انہیں دیکھ کر چھپ گئے تھے۔ مجھ سمیت کچھ افراد نے بھی ایک کمرے میں پناہ لے لی۔ اس وقت صحن میں چار جب کہ وضو خانے کے قریب دو لاشیں پڑی تھیں۔ پونے پانچ بجے تک ہم اس کمرے میں رہے۔ جس کے بعد ایلیٹ فورس نے ہمیں نکالا۔ جب ہمیں چھت کے راستے باہر نکالا گیا تو ہم نے ڈیڑھ درجن کے قریب لاشیں صحن، وضو خانے اور باورچی خانے کے سامنے دیکھیں۔" آغا ارشد محمود کے مطابق، حملے میں شہید ہونے والوں میں سے کئی کے جسد خاکی، نامکمل حالت میں ورثا کے حوالے کئے گئے۔ صرف سول اسپتال ہی میں شہدا کے 7 سر لائے گئے۔ ارشد محمود کے مطابق، انہیں یہ بات مذکورہ اسپتال کے ایک ذمہ دار ملازم نے بتائی اس نے یہ بھی بتایا کہ کئی سر بریدہ لاشیں بھی ان کے ورثا بنا پوسٹ مارٹم کرائے، اپنے آبائی علاقوں میں تدفین کے لئے لئے گئے تھے۔ ارشد محمود کے مطابق، اب تک کی ہماری اطلاع کے مطابق شہید ہونے والوں میں سے طلعت محمود ولد محمد ذاکر سکنہ باغ، آزاد کشمیر، محمد انور ولد محمد عباس سکنہ سرگودھا، طارق محمود ولد فنک محمود سکنہ خوشاب، شاکر اللہ ولد فرحت اللہ سکنہ صوابی، حفیظ الرحمان ولد محمود حسین سکنہ مری، رحمت شاہ ولد نور بنی سکنہ بٹ گرام، محمد عمر ولد رحیم خان سکنہ وزیرستان، عبدالوہاب ولد عنایت اللہ اور نیر اقبال ولد قاضی مظہر سکنہ چکوال، عبدالوحید سکنہ صوابی، محمد ارشد سکنہ نامعلوم، عبدالوہاب سکنہ بٹ گرام، عرفان ولد فرمان علی سکنہ باغ کشمیر کی میتیں ان کے آبائی علاقوں میں جا چکی ہیں۔ ارشد محمود کا کہنا تھا کہ، مدرسے کا تمام ریکارڈ جل چکا ہے۔ شہداء کے بارے میں یہ معلومات ان کے ساتھی طالب علموں کی مدد سے اکٹھی کی گئی ہیں۔ ایک طالب علم نصیر الدین لاپتہ ہے۔

آزاد کشمیر سے تعلق رکھنے والے محمد یوسف، جامعہ تعلیم القرآن کے شعبہ خدمت سے وابستہ ہیں۔ سانحے کے عینی شاہد کے طور پر انہوں نے بتایا" حملے کے بعد میں اپنی بیٹی کے ساتھ ایک کمرے میں چھپ گیا تھا۔ اس وقت تک 9، 10 لاشیں باورچی خانے، وضو خانے کے سامنے صحن میں پڑی دیکھ چکا تھا۔ ہم باپ بیٹی سہ پہر پانچ بجے تک کمرے میں چھپے رہے۔ جب کمرے میں دھواں بھرنے کے سبب بچی کا دم گھٹنے لگا تو ہم نیم بے ہوشی کے عالم میں کلمے کا ورد کرتے ہوئے باہر نکلے۔ اس وقت ایلیٹ فورس کے کچھ جوان یہاں پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے ہمیں چھت کے راستے سے نیچے مدینہ مارکیٹ میں اتارا۔"

تحقیقاتی ادارے میں موجود ذرائع کے مطابق، یوم عاشور پر راولپنڈی میں مسجد و مدرسہ پر حملہ کرنے اور قریبی دکانوں اور مارکیٹوں کو لوٹ مار کے بعد جلانے والے شیعہ دہشت گردوں کو شہر کے تین ہاسٹلز میں ٹھہرایا گیا تھا۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے مارکیٹوں اور دکانوں پر لگے سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج حاصل کر کے شہر میں آنے جانے کے راستوں اور ہاسٹلوں میں ان دہشت گردوں کی تلاش شروع کر دی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ شرپسند عام لوگ تھے نہ انہیں اس سے پہلے علاقے میں دیکھا گیا۔ یہ باہر سے آئے ہوئے انتہائی تربیت یافتہ شیعہ تھے۔ ان میں سے اکثریت کے رنگ گورے تھے اور انہوں نے پتلونیں پہن رکھی تھیں۔ تاجر رہنما شرجیل میر کے مطابق، شرپسندوں کے ہاتھوں میں بوتلیں تھیں، جن میں مخصوص قسم کا کیمیکل تھا، کیونکہ جیسے ہی وہ ان بوتلوں کا کیمکل دکانوں میں ڈالتے، وہاں آگ بھڑک اٹھتی۔ جائے وقوعہ پر موجود 1122 کے ایک فائر فائٹر نے، جو چوتھے روز، پیر کو بھی آگ بجھا رہا تھا نے کہا جب آگ بجھانے کے لئے پانی ڈالا جاتا ہے، تو آگ مزید بھڑک اٹھتی ہے۔ ایسا کیمیکل اس سے قبل مشاہدے میں نہیں آیا۔

درجہ ثالثہ کے طالب علم کے ایک گولی ماتھے پر اور دوسری سینے پر لگی ہمارے دیکھتے دیکھتے اس نے کلمہ شہادت پڑھا اور تڑپ تڑپ کر جان دے دی

باقی صفحہ نمبر 47

سانحہ راولپنڈی کے بنیادی اسباب اور حل

تحریر: محمد یونس قاسمی

عاشورہ محرم اپنے اختتام کو پہنچ چکا ہے، ہمیشہ کی
طرح اس سال بھی یہ پاکستان پر بھاری گزرا اور
راولپنڈی جیسا اندوہناک واقعہ پیش آیا جسے مجلس احرار
اسلام نے سانحہ لال مسجد سے بھی بڑا سانحہ قرار دیا ہے
جہاں معصوم بچوں اور بے گناہ نمازیوں کو صرف گولیاں
مار کر قتل نہیں کیا گیا بلکہ ذبح کیا گیا۔ مسجد کے تقدس کو
پامال کرتے ہوئے اسے آگ لگائی گئی، وہاں موجود
سینکڑوں قرآن مجید اور سینکڑوں احادیث وتفاسیر
کی کتابوں کو جلا کر بھسم کر دیا گیا۔ زندہ
انسانوں کو نذر آتش کر دیا گیا۔ پٹرول
کے کنستر لاکر آگ کو بھڑکایا گیا، پولیس
والوں سے اسلحہ چھین کر بے گناہوں پر
گولیاں برسائی گئیں۔ مدرسہ اور مسجد
سے ملحقہ راولپنڈی میں کپڑے کی سب
سے بڑی مارکیٹ کو آگ لگادی گئی
جہاں ڈھائی ارب سے زائد کا نقصان کیا گیا۔

ویسے تو یہ سانحات اب پاکستان کا مقدر بن چکے ہیں اور
آئے روز کہیں نہ کہیں بم دھماکے، قتل وغارت اور
فسادات ہوتے ہی رہتے ہیں مگر کسی عبادت گاہ پر اس
طرح کا حملہ شاید پہلی دفعہ ہوا ہے۔ اس سے پہلے ہماری
بہادر افواج نے لال مسجد پر یہ ظلم ڈھایا تھا اب مذہب
کے نام پر نکلنے والے جنونیوں نے مسجد ومدرسہ پر یہ ظلم
ڈھایا ہے۔ اسی سے ملتے جلتے واقعات ملتان، چشتیاں
اور بہاولنگر میں بھی پیش آئے۔ سوال یہ ہے کہ یہ
واقعات پیش کیوں آتے ہیں؟

محرم الحرام کے شروع ہوتے ہی پورے ملک میں
سیکورٹی ہائی الرٹ کر دی جاتی ہے، پولیس ناکے بڑھا دیے
جاتے ہیں، بہت سارے شہروں میں رینجرز بھی کردار ادا
کرتی نظر آتی ہے اور کہیں کہیں تو فوج کو بھی بلانا پڑتا
ہے، اگر نہ بھی بلانا پڑے تو وہ مستعد ضرور رہتی ہے۔ آخر
محرم الحرام میں ایسی کیا چیز ہے
کہ ہمیں یہ سب اقدامات کرنا
پڑتے ہیں اور اربوں روپے کے
نقصانات کے باوجود پھر بھی ہم
محرم کو پرامن گزارنے میں
ناکام رہتے ہیں۔ حکومت ہر سال نیا سیکورٹی پلان تشکیل
دیتی ہے مگر اس پلان میں خامیاں کیوں باقی رہ جاتی ہیں؟
کیا انتظامیہ کے علم میں یہ بات نہیں تھی کہ اس جلوس کے
راستے میں اہل سنت کا اتنا بڑا اور جامع مسجد موجود ہے اور
گذشتہ کئی سالوں سے یہاں کشیدگی ہوتی چلی آ رہی تھی
ہے۔ اسکی روک تھام کیلئے انتظامیہ نے کیا اقدامات
کیے؟ اس جلوس کو اتنی بے بس پولیس کیوں دی گئی جس سے
بندوقیں شرپسندوں نے چھین لیں اور وہ زخمی حالت میں
بے بسی کی تصویر بنے یہ سب ہوتا دیکھتے رہے مگر کچھ نہ
کر سکے۔ اطلاعات کے مطابق یہ واقعہ سوا تین بجے پیش
آیا اور مغرب تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ یوں محسوس ہوتا ہے
کہ انتظامیہ نے شرپسندوں کو کھل کر کھیلنے کا موقع دیا اور
جب سب کچھ جل کر راکھ ہو چکا تھا تب فوج کو اطلاع دی
گئی۔ پھر بھی فوری طور پر کرفیو لگا کر ناکہ بندی کر کے
شرپسندوں کو گرفتار نہیں کیا گیا بلکہ انہیں اپنے اپنے مقامات
پر محفوظ طریقے سے پہنچانے کے انتظامات کیے گئے۔

پاکستان میں مذہبی اعتقادات میں فرق کی بنیاد پر
فرقہ وارانہ تشدد کوئی انہونی بات نہیں ہے۔ برصغیر کی تقسیم
سے قبل سنی وشیعہ فرقہ وارانہ فسادات رونما ہوتے رہتے
تھے اور عموماً ان کا مرکز لکھنو، انبالہ، روہتک، کرنال، پٹیالہ
اور حصار ہوا کرتے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد بھی اکا دکا
فرقہ وارانہ فسادات کے واقعات رونما ہوتے رہے، لیکن
انکی نوعیت اور شدت وہ نہیں تھی جو آج ہے۔

پاکستان میں سنی وشیعہ فسادات کا پہلا بڑا واقعہ
1963ء میں خیر پور سندھ میں پیش آیا تھا۔ خیر پور سندھ
ایک شیعہ ریاست کے طور پر معروف تھی، یہاں اہل سنت
کے ساتھ اہل تشیع کا رویہ بہت ناروا ہوتا تھا، جاننے والے
بتاتے ہیں کہ کوئی سنی اگر حضرت علیؓ کا نام لیتا تو اس پر یہاں
کے رئیس تشدد کرتے اور کہتے کہ حضرت علیؓ تو ہمارے ہیں
تمہیں ان کا نام لینے کی جرأت کیسے ہوئی۔ اہل سنت کی
ایک بڑی آبادی خیر پور سے کوئی دو کلومیٹر کے فاصلے پر
ٹھیڑی نامی قصبہ میں آباد تھی۔ ایک روز اہل تشیع نے اس
قصبہ پر دھاوا بول دیا جس کے نتیجہ میں بہت زیادہ خون
خرابہ ہوا۔ تقسیم کے بعد پاکستان میں فرقہ وارانہ فسادات کا
یہ پہلا بڑا واقعہ تھا پھر یہ سلسلہ چل نکلا۔ 1990ء تک
جتنے بھی فرقہ وارانہ فسادات ہوتے رہے ہیں یہ
سب کے سب غیر منظم اور بغیر منصوبہ بندی
کے ہوتے تھے۔ یہ فسادات محض اشتعال
انگیزی کا نتیجہ ہوتے تھے۔ 90 کی دہائی
میں جب پاکستان میں سنی وشیعہ بنیادوں
پر باقاعدہ مسلح تنظیمیں وجود میں آئیں اور
انہوں نے پر تشدد کارروائیوں کا آغاز کیا تو یہ سب
کارروائیاں منظم اور جامع منصوبہ بندی کے ساتھ
ہونے لگیں۔

سانحہ راولپنڈی بھی ایک مکمل جامع منصوبہ بندی
کے بعد پیش آیا ہے۔ ان واقعات میں اب تک سینکڑوں
علماء وذاکرین، طلبہ وطالبات، ہزاروں سنی وشیعہ
نوجوان، پروفیشنل لوگ اور کئی سرکاری افسران
وبیوروکریٹس قتل ہو چکے ہیں۔ فریقین ایک دوسرے کے
مذہبی قائدین ورہنما، دانشور، پیشہ ور افراد کو بھی نشانہ بنا چکے
ہیں بلکہ ایک گروہ کے تو تین یکے بعد دیگرے سربراہ، ایک
نائب سرپرست اور ایک مرکزی صدر تک قتل ہو چکے
ہیں۔ ڈاکٹر کے مقابلہ میں ڈاکٹر، وکیل کے مقابلے میں
وکیل اور تاجر کے مقابلہ میں تاجر کو مارا گیا۔ حالانکہ لاکھوں
روپوں کے اخراجات کے بعد ایک ماہر وکیل، جید عالم
دین، ایماندار تاجر اور بیوروکریٹ تیار ہوتا ہے۔ ان
فسادات کے بنیادی اسباب میں سے ایک سبب پاکستان
میں غیر ملکی مداخلت
ہے، ہمارے بعض دوست
ممالک پاکستان میں اپنے
ہم مذہب وہم مسلک
گروہوں کی سرپرستی کرتے
ہیں اور انہیں اپنے مذموم مقاصد کیلئے استعمال کرتے
ہیں۔ اس کام کیلئے انہیں اسلحہ، روپیہ اور ہر ضرورت کی چیز
وافر مقدار میں فراہم کی جاتی ہے۔ میری اس بات کا اقرار
وزارت داخلہ متعدد بار کر چکی ہے۔

مدرسہ تعلیم القرآن میں ہر سال ہونے والی کشیدگی کے باوجود جلوس کو یہاں سے گزارنا اور صحیح سیکورٹی فراہم نہ کرنا حکومتی نااہلی کا ثبوت ہے

Scanned with CamScanner

ان ممالک کے مذموم مقاصد میں یہاں خانہ جنگی بھی کروانا ہوتا ہے، یہاں فرقہ وارانہ اختلافات کے نتیجہ میں فسادات بھی کروانا ہوتا ہے۔ یہ کبھی یہاں شیعہ کو سنی سے تو کبھی اہل حدیث کو حنفی سے لڑاتے ہیں، کبھی مقلد غیر

کے 21 ایسے جلوس نکلتے ہیں جو مکمل مسلح ہوتے ہیں۔ یہ تمام مسلح جلوس وطن عزیز کیلئے انتہائی خطرناک ہیں۔ مذہب کے نام پر نکلنے والے یہ جلوس تاجروں اور پاکستان کی معیشت کے قاتل ہیں اور یہی جلوس شیعہ سنی

جہاد کی نیت سے گھوڑوں کو پالنے پوسنے اور انہیں اپنے پاس رکھنے کی بھی ترغیب دیتا ہے۔ گھروں میں لگے اسلحہ کے ذخیرے غلط استعمال ہوتے ہیں، آتش انتقام میں یہ اپنے ہی مسلمان بھائی کے خلاف بھی استعمال ہو جاتا

پورے سال میں اہل تشیع کے نکلنے والے 21 مسلح جلوس حکومتی رٹ اور سیکورٹی کیلئے سوالیہ نشان ہیں

مقلد کی لڑائی تو کبھی حیات وممات کے مسئلہ پر لڑائی کرواتے ہیں۔ اس لڑائی کا بھرپور اور تباہ کن فائدہ صرف اور صرف ان بیرونی عناصر کو جاتا ہے جو پاکستان کو یقین، ایمان اور اتحاد سے محروم کر کے اپنی مرضی کے مطابق تشکیل دینا چاہتے ہیں۔ مذہب کے نام پر غیر ملکی مداخلت بند ہونی چاہیے وہ کتنا ہی محترم اور مقدس دوست ملک کیوں نہ کر رہا ہو۔ جب تک ہم مذہب کے نام پر دوسرے ممالک کی مداخلت برداشت کرتے رہیں گے، اس وقت تک ہم اپنے مذہبی معاملات میں آزاد نہیں ہو سکتے۔

پاکستان کا آئین ہمیں اپنے اپنے مذہب کے مطابق مذہبی معاملات کی ادائیگی کا حق دیتا ہے۔ مگر ہم دوسروں کے کہنے پر اپنے مذہبی معاملات کو بگاڑ چکے ہیں مثال کے طور پر آپ محرم میں نکلنے والے ماتمی جلوسوں کو ہی لے لیجیے۔ یہ ماتمی جلوس، جن کی حفاظت کے لیے پوری سرکاری مشینری جھونک دی جاتی ہے، اس کے با. جود دہشت گردی کے واقعات رونما ہو جاتے ہیں ان جلوسوں کی خود شیعہ مذہب میں بھی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔ یہ جلوس فرض ہیں نہ واجب، سنت نہ مستحب۔ دنیا بھر کی شیعہ کتب میں سے کسی ایک معتبر کتاب میں بھی ان جلوسوں کی کوئی شرعی حیثیت بیان نہیں کی گئی اور نہ ہی شیعہ کے بارہ ائمہ سے ان جلوسوں کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔ یہی وجہ کہ پاکستان کے علاوہ کسی دوسرے ملک میں اس قدر اہتمام سے یہ جلوس نہیں نکالے جاتے، یہاں تک کہ پڑوسی ملک ایران جہاں شیعہ اکثریت میں ہونے کے ساتھ ساتھ حکمران بھی ہیں، وہاں بھی اس طرح پورے ملک کو جام کرنے کا کوئی اہتمام نہیں ہوتا۔ لیکن ہمارے ہاں جس قدر اہتمام کیا جاتا ہے

فساد کروانے کے راستہ ہموار کرتے ہیں۔ یہ جلوس بہت بڑی خرابی کا ذریعہ ہیں، یہ بگاڑ اور خرابی ہمارے لیے اب ایک ناسور بنتی چلی جارہی ہے۔ ہم جب تک غیر ملکی طاقتوں کی ا۔ بنہ ملک میں نمائندگی کریں گے اور انکی پالیسیوں پر عمل کریں گے اس وقت تک یہ خرابیاں اور بگاڑ پیدا ہوتے رہیں گے۔ اس لیے ضروری ہے کہ غیر ملکی مداخلت کو بند کیا جائے اور تمام مذاہب و مسالک کو اس بات کا پابند بنایا جائے کہ وہ اپنی عبادات کو اپنے عبادت خانوں میں بجالائیں، اہل تشیع کے ہاں اگر یہ جلوس نکالنا عبادت ہے تو وہ یہ عبادت اپنے عبادت خانوں اور گھروں میں بجالائیں۔ پاکستان میں سڑکوں کا جو جال بچھایا جارہا ہے وہ جلوس نکالنے کیلئے نہیں بلکہ گاڑیاں چلانے کیلئے ہے۔ پاکستانی عوام کے ٹیکسوں سے بننے والے یہ روڈ اور بازار مذہب کے نام پر شر پسندی کرنے کیلئے نہیں بنائے گئے۔

پاکستان میں اسلحہ کا پھیلاؤ بھی پاکستان میں ہونے والی دہشت گردی کا ایک اہم سبب ہے۔ پاکستان میں ایک عرصہ سے دہشت گردی کا بازار گرم ہے، یہاں کے عوام کو آپس میں دست و گریبان کیا جارہا ہے۔ یہاں دہشت گردی میں استعمال ہونے والا اسلحہ بڑی حد تک غیر ملکی ہوتا ہے۔ بعض ذرائع اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ اسرائیل یہاں پر یہ اسلحہ بھجواتا ہے اور اسے یہاں دہشت گردی میں استعمال بھی کیا جاتا ہے۔

نیٹو سپلائی کے ذریعہ آنے والے اسلحہ کی بات تو منظر عام پر آچکی ہے کہ وہ کیسے پاکستان میں تقسیم ہوتا ہے۔ کراچی میں نیٹو اسلحہ کے استعمال ہونے اور اس کے

ہے۔ ہماری وزارت داخلہ کی یہ ناکامی ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں ممنوعہ اسلحہ کے لائسنس جاری ہوتے ہیں۔ ممنوعہ اسلحہ کے استعمال پر مکمل پابندی ہونی چاہیے۔ جائز اسلحہ کی محدود مقدار میں استعمال کی اجازت ہو اور حکومت کو چاہیے کہ وہ پاکستان کو اسلحہ سے پاک کرنے کا عزم کرے، بلا تفریق اس معاملے میں سخت کاروائی کی جانی چاہیے۔

فرقہ وارانہ فسادات کا اہم سبب مذہبی مقدسات کی توہین ہے۔ کسی بھی فرقہ یا مذہب سے تعلق رکھنے والے کو اس بات کی اجازت نہیں ہونی چاہیے کہ وہ اپنے مخالف فرقہ یا مذہب کے مقدسات کی توہین کرے یا انہیں طعن وتشنیع کا نشانہ بنائے۔ پارلیمنٹ اور سپریم کورٹ کو چاہیے کہ وہ دینی، مذہبی، انسانی اقدار اور عقائد کی توہین کا سدباب کرنے کیلئے جو آزادی بیان کے بہانے انجام پارہی ہے، مؤثر اقدامات کرے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہماری پارلیمنٹ اور سپریم کورٹ اس حوالے سے سنجیدہ نہیں ہیں کیونکہ دونوں مقتدر ادارے اس مسئلہ کی حساسیت سے آگاہ ہونے کے باوجود اس پر کوئی عملی قدم اٹھانے سے گریزاں ہیں۔ سپریم کورٹ میں 1997ء سے ایک کیس زیر التوا ہے جسے سننے کیلئے محترم چیف جسٹس صاحب کے پاس وقت ہی نہیں ہے۔ اس کیس کی سماعت مکمل کر کے اس پر حتمی فیصلہ کر دیا گیا ہوتا تو شاید یہ ہزاروں انسان فرقہ وارانہ فسادات کی بھینٹ نہ چڑھتے۔ جہاں ان معصوم اور بے گناہوں کے قتل میں شیعہ وسنی شدت پسند گروہ ملوث ہیں وہیں سپریم کورٹ بھی اس میں ملوث ہے جس نے اتنے اہم اور حساس مسئلہ کو سننے اور اس پر فیصلہ کرنے سے گریزاں کیا ہے۔ بانیان مذہب ہر

صحابہ کرامؓ کی عزت وتکریم کو قانون کا درجہ دیا جائے اور ان پر سب وشتم کرنے والے کو قانونی طور پر سزا دی جائے

اس کا اندازہ آپ کو بخوبی ہے۔ صرف یہ ماتمی جلوس نہیں بلکہ اہل سنت کے جو جلوس نکالتے ہیں انکی بھی یہی حالت ہے۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ ملک بھر میں عاشورہ محرم کے روز ان ماتمی جلوسوں کی سیکورٹی پر صرف پانچ ارب روپے خرچ ہوتے ہیں۔ پورے سال میں اہل تشیع

پکڑے جانے کی خبریں منظر عام پر آچکی ہیں۔ اسلحہ غیر ملکی ہو یا پاکستانی، جائز ہو یا ناجائز، اس کا پھیلاؤ انتہائی نقصان دہ ہے۔ اسلام جہاد کی نیت سے اسلحہ کے استعمال کرنے اور اسے اپنے پاس رکھنے کی ترغیب ضرور دیتا ہے مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ گھر کو اسلحہ سے ہی بھر لیا جائے۔ اسلام

مذہب میں انتہائی اہمیت کی حامل شخصیات ہوتی ہیں، انکی تعظیم وتکریم کے متعلق باقاعدہ قانون سازی ہونی چاہیے اور توہین آمیز سلسلے کو روکا جانا چاہیے بالخصوص بانیان اسلام حضرات صحابہ کرامؓ کے تقدس

باقی صفحہ نمبر 26

Scanned with CamScanner

دنیا کے افق پر قائم ہونے والی اسلام کی ابتدائی جمہوری، شورائی ریاست کے رعایا پرور حکمران

خلفائے راشدین کا طرز حکومت

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کے قلم سے

دنیا بھر کی موجودہ حکومتوں کا جائزہ:

انسانوں کے بنائے ہوئے آئین اور دساتیر کے تحت قائم ہونے والی حکومتیں آپ کے سامنے ہیں۔ لیکن ہم آپ کو بساط ارض پر قائم ہونے والے ایک ایسے طرز حکومت اور نظام مملکت کی داستان سناتے ہیں جس کا پورا دور ۵۰ سال پر محیط ہے۔ جغرافیہ دس (۱۰) لاکھ سے چونسٹھ (۶۴) لاکھ مربع میل تھا۔

اتنی بڑی سلطنت آنحضرت ﷺ کے نائبین اور خلفاء نے قائم کی تھی۔ اس دیو ہیکل مملکت کو جغرافیائی حدود سے دیکھا جائے تو پچاس (۵۰) سال تک قائم رہنے والی یہ اسلامی حکومتیں عہد حاضر کی تمام یورپین، افریقی، اشتراکی اور ایشائی ممالک سے بہت بڑی تھیں۔

امریکی جغرافیہ وسیع و عریض اور دنیا کی طویل پٹی پر قائم ہے۔ یہاں ابراہام لنکن کی جمہوریت کے اصول بیسیوں مرتبہ ترمیم واضافہ کا شکار ہو چکے ہیں۔

برطانوی سلطنت جو یونائیٹڈ کنگ ڈم کے نام سے یورپ کے پڑوس میں واقع ہے۔ اس کا نظم مملکت کئی دفعہ انحطاط کا شکار ہو چکا ہے۔

فرانس نے کئی عرب ممالک پر سالہا سال حکومتیں کیں، کئی ریاستوں پر تسلط کے باوجود یہ کسی بھی دستور پر متفق نہ ہو سکا۔ یورپین طرز حکومت میں بارہا تبدیلی واضافہ کے لئے پارلیمنٹ میں بحث ہو چکی ہے۔

روسی نظام یا اشتراکی انقلاب ۱۹۱۷ء میں معرض وجود میں آیا۔ اس کے بہی خواہوں نے اپنے ہی ہاتھوں سے اسے مسمار کر ڈالا۔ لینن کے مجسمے خود توڑ ڈالے۔ اس طرح اشتراکی نظام (کمیونزم Communism) البانیا، یوگوسلاویہ اور روس سمیت ہر جگہ شکست کھا چکا ہے۔

جاپان صنعتی ترقی میں بہت آگے نکل چکا ہے۔ لیکن یہ بھی خود اپنے جغرافیہ اور نظام میں کئی بار تبدیلی کر چکا ہے۔ اس کے قوانین میں ہر سال ترمیم اور بنیادی اصولوں میں تبدیلی کی خبریں آتی رہتی ہیں۔

چین جو بہت بڑا ملک ہے۔ کمیونزم اور اشتراکیت کی بنیادوں سے بغاوت کر رہا ہے۔ یہاں بھی مذہب کے بارے میں پہلے جیسی پالیسی نہیں رہی۔ نہ ہی معاشی قوانین جوں کے توں موجود ہیں۔ سب قوانین اپنی اصلی ہیت تبدیل کر چکے ہیں۔

بھارت لادینیت (سیکولر Secular) دعوؤں کے باوجود مذہبی اطوار کے قائم رکھنے پر مجبور ہے۔ یہاں مختلف اقوام کو مطمئن کرنے کے لیے صلح کلی جیسا نظام رائج ہے۔ جس کے تحت ہر قوم کو خوش رکھنا ہوتا ہے۔ سیکولر ہونے کے باوجود مسلم کش فسادات اور بابری مسجد کا انہدام، مسلمانوں اور سکھوں کی عبادت گاہوں پر حملے اس کا معمول بن چکے ہیں۔

عصر حاضر کی تمام بڑی بڑی سلطنتوں میں کوئی ملک جغرافیہ اور وسعت کے لحاظ سے خلافت راشدہ کے دور کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کسی مملکت کی صرف یہی کامیابی نہیں کہ وہاں کارخانے زیادہ لگ رہے ہیں، مشینری بام عروج پر ہے، فوج بہت بڑی ہے، زرعی پیداوار زیادہ ہے، ایٹمی توانائی حیرت انگیز ہے، فی کس آمدنی سب سے زیادہ ہے، معدنیات زیادہ مہیا ہو رہی ہیں، بڑی بڑی بلڈنگیں اور فلک بوس عمارتیں موجود ہیں۔ بلکہ دنیا کی کامیاب ترین حکومت اور اعلیٰ دستور کی حامل سلطنت صرف وہی ہو سکتی ہے جہاں رعایا کو ہر قسم کے بنیادی حقوق میسر ہوں، اقلیتیں تک خوشحال ہوں، حقیقی طور پر ایک ہی لائحہ عمل ہو، بیروزگاری کا نام ونشان نہ ہو، ہمسایوں سے اس کا سلوک مثالی ہو، نظام معیشت قابل رشک ہو، غریب غریب تر نہ ہو، امیر امیر تر نہ ہو، انسانیت کے ہر طبقے کا احترام ہو، عدلیہ اور انتظامیہ بالکل الگ الگ ہوں، سربراہ مملکت کو ایک ایک فرد کی ضروریات سے آگاہی ہو، تعلیم وتربیت کو بنیادی حیثیت حاصل ہو، معاشی زندگی میں ایسا نہ ہو کہ ایک طبقہ اتنا خوشحال ہو کہ اس کا معیار زندگی اتنا بلند ہو کہ اس کے کتوں کو مکھن ملے اور اس ملک میں ایک طبقہ کو لسی کا ایک گھونٹ بھی میسر نہ ہو، غریبوں کے بچوں کے لیے سخت بیماری کی طاقت میں نبض دیکھنے والا ڈاکٹر بھی میسر نہ ہو اور امراء کے پیشاب اور پاخانہ ٹیسٹ کرنے کے لیے سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی قطاریں موجود ہوں، ایمبولینسوں کی لائنیں لگی ہوئی ہوں۔ معاشی اونچ نیچ میں ایک طرف محنت کش مزدوروں اور ناداروں کے بچوں کو پرائمری سکولوں میں بھی داخلہ تک نہ ملے۔ اور اسی مملکت کے امراء کے بچوں کے لئے بیرون ملکوں سے اعلیٰ معلم آ کر ائر کنڈیشنڈ کمروں اور نرسریوں میں بچوں کو تعلیم دیتے رہیں۔ ایک طرف غریب انسان غربت کی چکی میں پستے رہیں، راتیں فٹ پاتھوں پر بسر کریں اور دوسری طرف ایک طبقہ غریب کی کمائی سے فائیو سٹار ہوٹلوں میں عیش وعشرت کے طاؤس نچائے، قحبہ خانوں میں ایک ایک شب میں ہزاروں روپیہ خرچ کر ڈالے۔

کسی ملک نے اگر اسلحہ میں ترقی کر لی، ایٹمی توانائی میں اعلیٰ مقام پا لیا، تو کیا ہوا! آزادانہ نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو قدرتی مظاہر کے ذریعے مشینی انسان اور مشینی فکر و سوچ کو کبھی ترقی کے اوج ثریا کا حامل نہیں کہا جا سکتا۔ جب کہ اسکی مملکت میں انسانوں کی فکر وسوچ پر پہرے بٹھا دیئے جائیں۔ اختلاف کرنے والوں کو کارخانوں کی بلند و بالا چمنیوں میں ڈال کر راکھ کر دیا جائے۔ صرف معاشی ذرائع ہی کو زندگی کا اصلی مقصد سمجھ لیا جائے روٹی دے کر انسان کی آزادی، سوچ، فکر اور رائے کو خرید لیا جائے۔

آیئے ہم آپ کو آج ایک ایسے طرز حکومت، لائحہ عمل اور حکمرانوں کے بے مثال طرز زندگی سے روشناس کراتے ہیں۔ جو اپنے وقت میں دو بڑی طاقتوں سے نبرد آزما بھی ہیں۔ اپنے دور کے تقاضوں کے عین مطابق اسلحہ جمع کرتے اور قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کو زیر وزبر بھی کرتے ہیں۔ گو ہٹلر کی طرح مفتوح اقوام کی لاشوں کے میدان نہیں

اصل مملکت وہ ہے جو کالے، گورے، امیر، غریب، طاقت ور، کمزور جیسی طبقاتی تفرلق سے بالاتر ہو کر ہر سطح کے انسان کے لئے زندگی گذارنے کی بنیادی ضروریات آسانی کے ساتھ مہیا کرے

Scanned with CamScanner

مٹائے اور نپولین کی طرح ان کی مجبوریاں نہیں خریدیں۔ بلکہ مفتوحہ اقوام کو اخلاق و کردار کے ذریعے اسلام کا پیراہن اوڑھایا۔ ان کے دور میں مختلف نسلوں کے لوگ موجود تھے۔ سفید و سیاہ فام باشندوں کی بستیوں پر بھی ان کی حکومتیں قائم ہوئی تھیں۔ عرب و عجم اور یورپی اقوام ہی ان کے زیرنگین نہیں تھیں بلکہ وہ شام سے پرتگال تک اور مدینہ سے کابل کی سرحدوں تک حکومت کرتے تھے۔ اس دور میں کارخانے نہ تھے، صنعتیں موجود نہ تھیں، ہوائی جہاز اور ریل کا نظام نہ تھا، معاشی ذرائع کی موجودہ فراوانی نہ تھی۔ مختلف اقوام و قبائل اور مختلف الوان و زبان کے حامل ان کی رعایا میں تھے۔ ایرانی، عراقی، شامی، لبنانی، افریقی، ہندوستانی، افغانی، مکرانی اور بدو بھی ان کی رعایا میں تھے۔

مغربی خطوں کے لوگوں پر بھی انہوں نے برس ہا برس حکومتیں قائم کیں۔ کہیں بھی سفید اور سیاہ فام کے جھگڑے نہ اٹھے۔ کسی قوم نے معاشی تنگدستیوں پر جنگ نہ کی، کوئی بستی رنگ و نسل کے تفاوت پر بغاوت پر نہ اتری۔ آنحضرت ﷺ کے تربیت یافتہ خلفاء راشدین کے ادوار میں عیسائیوں، یہودیوں، صابیوں، آتش پرستوں کی بڑی بڑی آبادیاں ان کے زیرنگین تھیں۔

مسلمانوں کی اکثریت کے باوجود کسی جگہ مذہبی فسادات رونما نہ ہوئے، کسی نے اقلیتوں کے حقوق نہ دبائے، کہیں بھی افلاس و غربت اور معیار زندگی کے تفاوت کا جھگڑا نہ تھا۔ خلفاء نے کھلی کچہریاں لگائیں، عدالتیں اتنی آزاد بنائیں کہ فرمانروائے حکومت بھی ان کے سامنے جوابدہ تھا۔

خلفاء نے راتوں کو خود پہرے دیئے، غریبوں کے دروازوں پر جا کر ان کی حاجتیں پوچھیں، بیواؤں کے پانی بھرے، یتیموں کے لئے فنڈ مقرر کئے، بچوں کے لئے وظائف متعین کئے، گورنروں کی خود نگرانیاں کیں، عمال حکومت کو برسرعام سزائیں دیں، تعلیم و تربیت کا لازمی قانون جاری کیا، ہمسایوں سے اچھے سلوک رکھے، امور

گورنروں تک کو قانون کا پابند بنایا۔ ایک ایک بستی، ایک ایک شہر، ایک ایک صوبہ، ایک ایک خاندان، ایک ایک قبیلہ اور ایک ایک قوم کے بنیادی حقوق، ضروریات اور مسائل کا ہر وقت ہر آن جائزہ لیا۔

جغرافیائی طور پر دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت اور سب سے بڑے اسلامی دور کو آج رہنمائی کے لئے پھر سے دنیا کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ یہ تصریحات ہر ملک کے حکمران، ہر صوبہ کے گورنر، ہر ضلع کے حاکم، ہر عدالت کے جج اور ہر علاقے کے رئیس تک پہنچیں۔

کس قدر افسوس ہے کہ آج امریکی، برطانوی، فرانسیسی، بھارتی اور روسی قوانین میں بہت سے باتیں اسلام کے اسی درخشندہ عہد سے ماخوذ ہیں۔ بہت سی حکومتوں نے مختلف ادوار میں اسلام کا گہری نظر سے مطالعہ کر کے اسی کو مملکت کے اساسی دستور میں شامل کیا۔ لیکن آج کا بے حس مسلمان، مغربی پروپیگنڈہ سیکولر ذہنیت اور جہالت و غوایت کا پیکر دانشور اور سیاستدان اپنے ملک میں دستور کے نفاذ کے لیے کبھی فرانسیسی نظام کا مطالعہ کرتا ہے، کبھی روس کے بالشویک انقلاب پر اپنا لائحہ عمل وضع کرنا چاہتا ہے، کبھی لینن کی کتابوں سے اصول وضع کرنا چاہتا ہے۔ عالم اسلام کے لیڈر اور حکمران کبھی امریکی اصلاحات کا جائزہ لیتے ہیں، کبھی برطانوی قوانین کو اپنے ملک میں نافذ کرنا چاہتے ہیں، کس قدر افسوس ہے کہ دوسرے کے ٹمٹمائے ہوئے چراغوں سے روشنی حاصل کرنے والوں کو اپنے گھر میں چمکتا ہوا سورج نظر ہی نہیں آتا۔

اسلام کے اس آفتاب کی روشنی سے وہ حصہ نہیں پاتے، اسکے فطری قوانین اور اعلیٰ طرز حکومت سے لمعہ افروز نہیں ہوتے۔ یہ احساس کمتری اور حماقت کا کتنا بڑا کرشمہ

کرنا چاہتے ہیں، کبھی اسلام کے معاملے میں اسے صرف خدا اور بندے کا معاملہ قرار دیکر اسلام پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اسلام کو عیسائیت اور یہودیت کی طرح خیال کیا، وہ مذہبی زندگی کو معاشرتی، سیاسی، عمرانی، اخلاقی، ملکی اور قومی امور سے دور رکھنے لگے۔ ہم آئندہ سطور میں یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ اسلام زندگی کے پورے نظام کی رہنمائی کرتا ہے۔ یہ صرف قرآن و حدیث کے اوراق ہی کی زینت نہیں بلکہ اسلام کے سیاسی اور عالمی دستور العمل کو نصف صدی تک دنیا میں حکومتی قانون کی حیثیت بھی حاصل رہی ہے۔ مسجدیں بھی اسلام کی سیاست کا مرکز بنی رہی ہیں۔ نصف صدی تک نصف دنیا پر حکومت کرنے والے خلفاء راشدین نے دینی مراکز کو ہی اسلامی سیاست کا محور بنا دیا تھا۔ ہر ظلم کے خلاف آواز بھی مسجد ہی سے اٹھتی رہی ہے۔ اگر آج کی مسجدوں کے محافظ اور علماء اسلامی عبادات پر عمل کرنے کے باوجود ماحول کے ظلم اور معاشرہ کی زیادتیوں کے خلاف آواز بلند نہیں کرتے تو دراصل علماء کا ایسا گروہ بھی لاعلمی اور کج فہمی کا شکار ہے اسے اپنی تاریخ کے چمکتے ہوئے یہ نقوش نظر نہیں آتے۔ ان کو بھی احساس کمتری میں مغربی اور اشتراکی تمدن سے وابستہ کم نظر سیاستدانوں، لیڈروں اور حکمرانوں کی طرح اسلام کا ایک بار پھر بغور مطالعہ کرنا چاہیے۔ آنحضرت ﷺ کی تیرہ سالہ مکی زندگی ہی نہیں بلکہ آپ کی دس سالہ مدنی زندگی، خلفاء راشدین کی حکومتوں اور ان کے دستور زندگی پر گہری نظر ڈالنے کی ضرورت ہے۔

آیئے ہم جائزہ لیں کہ خلفاء راشدین کی حیرت انگیز حکومتوں نے نظم مملکت کی تعمیر و ترقی کے لیے کونسا طرز اختیار کیا، ان کے یہاں گورنروں، افسران بالا، قاضی اور رعایا کے حقوق کی نگہداری کے لئے خلفاء نے کیا طریقہ وضع کیا۔ کس طرح انہوں نے جان جوکھوں میں ڈال کر اپنوں

کیا یہ حقیقی ترقی ہے کہ معاشی ذرائع ہی کو مقصود و اصل سمجھ لیا جائے اور کسی بھی انسان کو روٹی دے کر اسکی آزادی، سوچ، فکر اور رائے کو خرید لیا جائے؟

اسلامی مملکت میں فوج، پولیس، قاضی اور گورنروں سمیت ایک چپڑاسی تک کو قانون کا پابند بنایا گیا تھا

خارجہ اور امور داخلہ میں دیانتدار اور متقی لوگوں کو متعین کیا، خدا کا خوف رکھنے والے، رعایا کی دادرسی کرنے والے، راتوں کو خدا کے سامنے رونے والے، دینی تعلیم سے مکمل واقف افراد مختلف محکموں میں مقرر کئے۔ مملکت کے بیسیوں صوبوں پر کڑی نگاہیں رکھیں۔ فوج، پولیس، قاضی اور

ہے کہ جن کا دین ایک لازوال دستور زندگی عطا کرتا ہے، بے مثال حکومت کی اصلاحات رکھتا ہے، انسانیت کے عظیم منشور اور بنیادی حقوق کا چارٹر رکھتا ہے۔ اسکے نام لیوا بھی اس دین کو سیاست سے علیحدہ کرنے کی باتیں کرتے ہیں، کبھی اپنے عالمگیر مذہب کا نماز، روزہ اور عبادات تک محدود

اور مخالفوں سے خراج تحسین وصول کیا۔ امراء، غربا اور ہر طبقہ کے افراد کو کونسی سہولتیں بہم پہنچائیں۔ ان کے قلوب میں رعایا پروری اور انسان دوستی کی کیا اہمیت تھی۔ وہ رعایا کی تکلیف پر کس طرح بے چین ہو جاتے تھے۔ انہوں نے قانون کی پابندی کے لئے کسی طرح خود کو پیش کیا۔ ان کی

Scanned with CamScanner

زندگی کے شب و روز کیسے تھے۔ ان کا خدا کے ساتھ معاملہ کیا تھا۔ وہ خدائی احکامات اور نبوی ہدایات کے معاملے میں کس قدر حساس تھے۔ اس کے بعد ہمیں عہد حاضر کی اسلامی سلطنتوں اور مملکت کے سربراہوں اور اسلامی حکومتوں کی نوکر شاہی کو پرکھنے میں بڑی آسانی رہے گی۔ اسلام اور رعایا کے بارے میں حکمرانوں کے دعوؤں اور اسلام ہی اسلام کے نام پر سب کچھ کرنے والے خلفاء راشدین کے ایام و شہور کو پرکھ کر ہم بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہم اور ہمارے حکمران جب اسلام کی باتیں کرتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہم اسلام سے کتنے دور ہے اور ہماری ناکامی کی اصل وجہ یہی ہے۔

خلافت راشدہ کا سنہرا دور:

خلفاء راشدین کا مقصد آنحضرت ﷺ کی قائم کردہ اسلامی ریاست کے مطابق دنیا کی سب سے بڑی دو جابرانی طاقتوں سے مظلوم انسانیت کو نجات دلانا تھا۔ قیصر و کسریٰ کے صفحہ ہستی سے مٹ جانے کے بعد اسلام ایک تیسری طاقت کی حیثیت سے افق عالم پر جلوہ گر ہوا۔ آنحضرت ﷺ کے خلفاء کا طرز حکومت سادگی، خدا ترسی اور رعایا پروری پر مبنی تھا۔ ان کے عہد میں ظلم و جور کے وہ تمام راستے مسدود کر دیئے گئے تھے جنہیں ایک طویل عرصہ سے ظالم حکمرانوں نے کھول رکھا تھا۔ عہد خلافت میں غلامی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی انسانیت نے سکھ کا سانس لیا۔ غریب پروری کے واقعات جب عام ہوئے تو چاروں طرف اسلام ہی اسلام کا شہرہ ہوا۔ عیسائیت، یہودیت، مجوسیت اور صابیت کے تمام ہتھکنڈے خاک میں مل گئے۔ عدل و مساوات کا مینہ چھاجوں برسا، عافیت دامن کے کنول کھل گئے، راحت و سکون اور باہمی الفت و محبت کی متاع گراں مایہ سے لاکھوں انسان آنحضرت ﷺ کے طوق غلامی کو دنیا کی سینکڑوں آزادیوں پر ترجیح دینے لگے۔

خلافتِ راشدہ کے دور میں مملکت کا ہر فرد محکمہ احتساب کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدھی سے بھی ڈرتا تھا جس کے باعث اعلانیہ اور خفیہ جرم سے باز رہتا۔ یہی وجہ تھی کہ ایک شہری کی سماجی اور ذاتی زندگی میں کوئی فرق نہ تھا

خلافت راشدہ کے زمانہ میں حکومت کے تمام انتظامی اور تشریعی امور قرآن و سنت سے طے پاتے تھے۔ جو حکم قرآن و سنت سے نہ ملتا اسے صحابہ کرامؓ کی مجلس شوریٰ میں طے کیا جاتا تھا۔

خلفاء راشدین خدائی قانون کے پابند تھے۔ حاکمیت خداوندی یا سیرۃ نبوی ان کے لئے مشعل راہ کا کام دیتی تھی۔ وہ خود کسی قانون سے بالاتر نہ تھے۔ نہ اپنے لئے کسی امتیاز اور خاص استحقاق کا دعویٰ رکھتے تھے۔

آنحضرتؐ کی تیرہ سالہ مکی زندگی ہی نہیں بلکہ آپؐ کی دس سالہ مدنی زندگی، خلفاء راشدین کی حکومتوں اور ان کے دستور زندگی پر گہری نظر ڈالنے کی ضرورت ہے

خلافت راشدہ کے دور کی خصوصیات:

قرآن وحدیث کی تشریحات کے عین مطابق خلفاء راشدین کے ادوار حکومت میں چار خصوصیات ایسی ہیں جو ان کے مقدس عہد کو دنیا بھر کے تمام قوانین و ساتیر سے ممتاز کر دیتی ہیں۔

خلفاء راشدین نے جس طرز حکومت کی بنیاد رکھی اس میں اسلام کے نظریہ مساوات کو بنیادی حیثیت حاصل تھی۔ جس کا مطلب کلی مساوات نہیں جو فطرت کے سراسر خلاف ہے۔ کیونکہ دنیا میں کوئی دو آدمی ایسے نہیں جو ہر لحاظ سے برابر ہوں۔ کوئی حکومت یا ریاست مختلف لوگوں کی ذہنی صلاحیتوں یا جسمانی قابلیتوں کو مساوی سطح پر لانے کی خواہ کتنی ہی کوشش کرے وہ سب بیکار ثابت ہوگی۔ قرآن پاک کا ارشاد ہے:

" واللہ فضل بعضکم علی بعض"

"اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے"

اسلام کے نظریہ مساوات کا مطلب ہے" قانونی مساوات"، یعنی قانون کی نظر میں سب برابر ہیں۔ شہری حقوق و فرائض میں سب یکساں ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اسلامی مساوات جو ہر شخص کو بلا تفریق رنگ و نسل، بلا امتیاز حسب و نسب یکساں مواقع فراہم کرتی ہے۔ اسلامی حکومت میں کسی شخص کی قدر و منزلت اس کے حسب نسب کی وجہ سے نہیں کی جاتی۔ بلکہ اس کی اہلیت کردار اور خدمت اسلام کی بنا پر کی جاتی ہے۔

خلافت راشدہ کی دوسری خصوصیت" آزادی" تھی۔ جو اپنے صحیح خدوخال میں اسلام کا ہی سب سے پہلا شرف ہے۔ خلافت راشدہ میں ایک ادنیٰ شہری بھی مملکت کے بڑے سے بڑے عہدیدار حتیٰ کہ سربراہ مملکت پر بھی تنقید کر سکتا تھا۔ وہ برسر منبر اپنے سربراہ سے باز پرس کر سکتا تھا۔ کسی غریب کے محاسبہ کے سوال پر کوئی قانون حرکت میں نہیں آتا تھا۔ کسی کو انتقام کا نشانہ نہیں بنایا جاتا تھا۔ کسی پر امن عامہ کی دفعات لاگو نہ ہوتی تھیں۔ کسی پر ڈی، پی، آر اور تخریب کاری کے الزام نہیں دھرے جاتے تھے۔ وہاں سوال کرنے والے بھی ایسے مخلص ہوتے تھے کہ اپنے انداز میں ان کا مقصود اصلاح ہوتا۔ کسی طرح بھی تہمت طرازی، مذاق یا بدنیتی کا عیب ان کے قریب نہ پھٹکتا تھا۔

خلافت راشدہ کی ایک خصوصیت" باہمی محبت اور اخوت" کا فروغ تھا۔ تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی تصور کئے جاتے تھے۔ یہ اخوت اسلامی اس قدر مضبوط تھی کہ اس کے مقابلے میں خونی رشتہ بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ آقا و غلام، سیاہ و سفید، امیر و غریب، عربی و عجمی کی تفریق ختم ہوگئی تھی۔ رنگ و نسل اور زبان و اقوام کے تفاوت مٹ کر رہ گئے تھے۔ اسلامی اخوت کا دائرہ اس قدر وسیع تھا کہ قریبی سے قریبی رشتوں کی بجائے" تقویٰ" کی بنیاد پر باہم ربط و ضبط کا لحاظ رکھا جاتا تھا۔

خلافت راشدہ کی ایک اور امتیازی خصوصیت" عدل" تھی۔ اسلامی عدل کی نظر میں کسی بھی آقا اور امیر کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ عدل کے بارے میں مسلم و غیر مسلم سب برابر تھے۔ خلفاء راشدین کا پورا نظام عدل کی بنیادوں پر استوار تھا۔ ہر سوسائٹی اور ہر معاشرہ، مملکت کا ہر شعبہ" عدل" کی بہاروں سے مزین تھا۔ غریب و امیر کے لئے عدالتوں میں کوئی ترجیحات نافذ نہ تھیں۔ کسی موقع پر بھی کسی وی، آئی، پی (V.I.P) کے لئے کوئی رعائت و سہولت نہ برتی جاتی تھی۔ کسی بااثر شخصیت کے لیے علیحدہ قانون نہ تھا۔ عدالتوں کی حاضری سے خلیفہ وقت بھی مستثنیٰ نہ تھا۔ تمام ارکان دولت صرف خلیفہ وقت کے سامنے جوابدہ نہ تھے۔ بلکہ ان کے قلوب میں خدا اور رسول ﷺ کی ناراضگی کا خوف بھی طاری رہتا تھا۔

خلافت راشدہ کے دور میں ہر شخص کو دوہری ذمہ داری کا احساس رہتا تھا۔ محکمہ احتساب کے سامنے جوابدہ ہونے کے ساتھ ساتھ اسے خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہی کا ڈر بھی تھا۔ احتساب کی سختی کے باعث کوئی شخص علانیہ جرم کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔ پوشیدہ طور پر جرم کرنے

Scanned with CamScanner

سے ہر شخص باز رہتا تھا کہ اس کو اللہ کے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کا یقین تھا۔ یہی وجہ تھی کہ خلافت راشدہ کے دور میں ایک شہری کی سماجی اور ذاتی زندگی میں کوئی تضاد نہ تھا۔

خلفاء راشدین کا غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک:

خلافت راشدہ کی ایک خصوصیت "غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک" تھا۔ قرآن مجید کے واضح حکم "لا اکراہ فی الدین" (دین کے بارے میں کسی پر جبر نہیں) کے مطابق مملکت کا ہر شخص اپنے مذہب کے معاملے میں آزاد تھا۔ کسی غیر مسلم پر زبردستی اسلام کو مسلط نہیں کیا جاتا تھا۔ اسی وجہ سے خلفاء راشدین نے غیر مسلموں کو ان کی ثقافت، روایات اور رسومات سے بھی نہیں روکا۔ حتیٰ کہ غیر مسلموں کی ذمہ داری بھی اسلامی حکومت پر ڈالی۔ ان کی آزادی ضمیر، حفاظت اور جان و مال کے معاملات میں مسلمانوں کی طرح انہیں بھی تمام شہری حقوق عطاء کیے گئے۔

خلفاء راشدین کی حکومتیں، اسلامی طرز جمہوریت کا اعلیٰ نمونہ تھیں:

آج کل کی اصطلاح کے مطابق اسلام کا طرز حکومت نہ شخصی ہے، نہ مروجہ مذہبی (THEOCRATIC) نہ اس میں ڈکٹیٹر شپ ہے، نہ پاپائیت، نہ مغربی طرز کی جمہوریت، نہ روسی طرز کی آمریت، نہ فرانسیسی طرز کا معجون مرکب اور نہ ہی چینی طرز کی خود ساختہ اشتراکیت اسلام میں ایسے کسی تخیل کی کوئی گنجائش نہیں۔ جس کے مطابق مطلق العنان بادشاہت قائم ہو یا شخصیت پرستی کو رواج ملے۔ اسلام میں حکمران و خلیفہ تو ایک طرف خود پیغمبر ﷺ بھی حقوق العباد کی ادائیگی اور دنیوی معاملات میں انہی قوانین کے پابند ہوتے ہیں، جو عام لوگوں کے لئے ہوتے ہیں۔

خلافت راشدہ کا دور اسلام ہی کی علمی تصویر کا نام ہے۔ بلاشبہ یہ ایسی مذہبی حکومت ہے جس کا منشور اور دستور قانون الٰہی ہے۔ خدائی دستاویز (قرآن) اسکا اصل متن ہے۔ پیغمبر کی زندگی اور کردار اس کی تشریح و تفصیل ہے۔ خلافت راشدہ کی حکومت کو اصل روح کے اعتبار سے "جمہوری" کہا جاسکتا ہے۔ یعنی جس کی بنیاد صائب الرائے افراد کے مشورہ پر ہوتی تھی۔ مغربی جمہوریت میں افراد کی گنتی کا اعتبار ہے۔ مغربی طرز جمہوریت اور اسلامی جمہوریت میں فرق یہ ہے کہ اول الذکر میں عددی اکثریت پر ہی تمام فیصلوں کا دارومدار ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر کسی طرف اکاون (۵۱) ووٹ ہوں اور وہ سب کے سب جاہل، خود غرض، معاملہ نافہم لوگوں کے ہوں اور اس کے خلاف ایک کم یعنی انچاس (۴۹) ہوں لیکن یہ سب معاملہ فہم اور دانا لوگوں

اسلامی طرز حکومت میں غلط اور صحیح کو پارٹی کی بنیاد پر نہیں بلکہ عدل و انصاف کے ترازو میں تولا جاتا ہے

کے ہوں تو فیصلہ اکثریت کے حق میں ہوتا ہے۔ جب کہ اسلام میں اس عددی اکثریت کی کوئی اہمیت نہیں۔ اسی مغربی جمہوریت کے بارے میں شاعر مشرق علامہ اقبال نے کس قدر خوبصورت بات کہی ہے

جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

خلافت راشدہ کے دور میں نیک اور دانشور احباب کی مجلس شوریٰ قرآن مجید و حدیث شریف کی روشنی میں تمام ملکی قوانین مرتب کرتی تھی۔ آنحضرت ﷺ کے تربیت یافتہ افراد کے نظام حکومت میں نیک لوگوں کے باہمی مشورہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

خلافت راشدہ کے جمہوری اصول:

عصر حاضر کی مغربی جمہوریت سے کوسوں دور عوامی، شورائی اور اسلامی حکومت کے قواعد و ضوابط مندرجہ ذیل تھے۔

(۱):......خلیفہ کا انتخاب رائے عامہ سے ہوتا تھا۔ خلیفہ کی بیعت کی نوعیت آج کل کے ووٹ کی تھی، مگر ووٹروں کا صائب الرائے ہونا ضروری تھا۔

(۲):......ہر شخص کو پورا حق حاصل تھا کہ وہ خلیفہ کے کسی عمل یا فعل پر نکتہ چینی کرے۔

(۳):......خلیفہ اپنے آپ کو لوگوں سے ممتاز یا برتر نہیں جانتا تھا، بلکہ اپنے آپ کو عوام کا خادم سمجھتا تھا۔

(۴):......خلیفہ کے انتخاب کے لئے مجلس شوریٰ خفیہ رائے شماری بھی کرا سکتی تھی۔

(۵):......ارباب دانش کھلے عام (بالغ رائے دہی کی بنیاد پر) سربراہ کا انتخاب کر سکتے تھے۔

(۶):......خلیفہ ہر اہم کام کے لئے عوام کی رائے معلوم کرتا تھا۔ اپنی رائے کو لوگوں پر مسلط نہیں کرتا تھا۔

(۷):......اسلامی جمہوریت میں پارٹی کی عصبیت کا کوئی وجود نہیں ہوتا۔ خلفاء کے دور میں بھی صحابہ کرام کی پارٹیاں تھیں۔ لیکن ان کے ہاں غلط اور صحیح کو پارٹی کی بنیاد پر نہیں بلکہ عدل وانصاف کے ترازو میں تولا جاتا تھا۔ اسلامی طرز جمہوریت کی اصل یہی خلافت تھی۔

☆☆☆☆☆

کیا آپ چاہتے ہیں......؟

محترم مکرم جناب.......

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

سب سے پہلے ہم آپ کو پیغام شہداء ہر گھر تک پہنچانے کی مہم میں معاونت کرنے کا عہد کرنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جیسا کہ آپ نے جان لیا ہے کہ شہداء کا یہ پیغام سلسلہ وار نظام خلافت راشدہ کی شکل میں آپ کے پاس موجود ہے اس پیغام کو آپ اپنی طرف سے جس طبقے تک پہنچانا چاہتے ہیں وہاں یہ نشان لگائیں۔

☆اعلیٰ حکومتی عہدیداروں تک
☆قومی و صوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کے ممبران تک
☆ملک بھر کے پرائمری اور ہائی سکولوں کے اساتذہ تک
☆کالجوں اور یونیورسٹیوں کے لیکچرارز اور پروفیسروں تک
☆دینی مدارس کے مہتممین اور معلمین تک
☆ملک بھر کی سیاسی، مذہبی جماعتوں کے ذمہ داروں تک یا آپ خود پتہ جات فراہم کرکے وہاں یہ رسالہ پہنچانا چاہتے ہیں تو آپ اس فارم کی فوٹو سٹیٹ کروا کر ساتھ تمام ایڈریس بھی منسلک کر دیں۔

نظام خلافت راشدہ کا سالانہ ہدیہ فی کس -/560 روپے ہے آپ کتنے لوگوں تک پیغام شہداء پہنچانا چاہتے ہیں؟

1 | 5 | 10 | 50 | 100

آپ کا مثبت جواب آنے کے بعد ان تمام لوگوں کے ایڈریس بھی آپ کو بھیج دیئے جائیں گے جنہیں آپ کی طرف سے نظام خلافت راشدہ جاری کیا جائے گا۔

میں.......
پتہ.......
مبلغ.......روپے بذریعہ.......
دینا چاہتا ہوں رقم ملنے پر مجھے رسید بھیج دیں۔
تاریخ.......دستخط.......

رابطہ ایڈیٹر
نظام خلافت راشدہ
بخاری چوک قاسم بازار سمندری
صبح 8 سے شام 5 بجے
0306-7810468

موجودہ دور میں شریعت کا نفاذ کیوں اور کیسے؟

از: محمد سمیع اللہ، سابق سیکرٹری، اسلامی نظریاتی کونسل
E.Mail:m-samiullah37@Yahoo.com

سودی نظام اور غیر شرعی قوانین کے خاتمے کے بغیر اس ملک میں امن، خوشحالی اور ترقی ممکن نہیں

سابق صدر ایوب خان کے دور اقتدار میں نافذ کردہ عائلی قوانین جنکی کئی دفعات شریعت اسلامیہ سے متصادم ہیں انکو قرآن وسنت کے مطابق تشکیل دیتے ہوئے قانون سازی کا کام عرصہ دراز سے التواء میں پڑا ہے۔ واضح رہے کہ ایوب خان نے مغربی تہذیب کی دلدادہ خواتین کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ڈاکٹر فضل الرحمٰن، ڈائریکٹر، ادارہ تحقیقات اسلامی (وزارت مذہبی امور) کے ایماء پر خلاف شرع یہ عائلی قوانین بذریعہ آرڈیننس 1961ء میں قوم پر مسلط کئے جسکا خمیازہ ہم آج تک اللہ تعالیٰ کے غیض وغضب کی صورت میں بھگت رہے ہیں۔ اس کی ایک واضح مثال مروجہ سرکاری نکاح فارم جس کی شریعت سے متصادم کئی دفعات کو آج تک تبدیل نہیں کیا گیا۔

باوثوق ذرائع سے ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ ایک نجی محفل میں بحالت کشف شیخ التفسیر، مولانا احمد علی لاہوریؒ نے علی الاعلان ارشاد فرمایا تھا کہ ایوب خان آگ میں جل رہا ہے کہ وہ پاکستان کا پہلا حکمران تھا جس نے مداخلت فی الدین کی ابتداء کی اور شریعت کے احکامات میں تحریف کی بنیاد ڈالی جب کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن اسکے بہت قریب اور دینی معاملات میں اسکا مشیر خاص تھا۔

جب تک ہم اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے خلاف اعلان جنگ (یعنی سود کا خاتمہ) اور رسوائے زمانہ عائلی قوانین کی غیر شرعی دفعات کو کالعدم قرار نہیں دیتے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں کر سکتے۔ کچھ گمنام اولیاء کرام نے یہ عندیہ دیا ہے کہ پاکستان کی اس زمین کے نیچے تیل اور معدنیات کے ذخائر پوشیدہ ہیں جو یہاں اس وقت تک ظاہر نہیں ہونگے جب تک کہ یہاں طارق بن زیاد جیسا مرد مومن حکمران جو کشتیوں کو جلا کر شریعت اسلامیہ کو بذریعہ نظام خلافت نافذ کرنے کا عزم نہ لے کر آئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میاں محمد نواز شریف صاحب کو ہمت وحوصلہ دیں کہ وہ اپنے اس تیسرے دور حکومت میں ان دو بنیادی برائیوں (یعنی سود اور خلاف شرع عائلی قوانین) کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں پھر دیکھیں کہ اللہ پاک کی نصرت کس طرح آتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ (سورہ العنکبوت، آیت ۶۹)

ترجمہ:...... "اور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم ان کو ضرور اپنے رستے دکھا دیں گے اور اللہ تو نیکو کاروں کے ساتھ ہے۔"

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْن ط ○

(سورہ الروم، آیت ۴۷)

ترجمہ:...... "اور مومنوں کی مدد ہم پر لازم تھی"

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ ○ (سورہ محمد، آیت ۷)

ترجمہ:...... "اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کریگا۔"

اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد یہ ہے کہ اہل ایمان، اللہ کے حکموں پر عمل کریں کیونکہ اللہ کے وعدے اس کے احکام پر عمل کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔

خاتمہ سود کیلئے عملی اقدامات:

خاتمہ سود کے عملی اقدامات کیلئے دین دار ماہرین اقتصادیات بالخصوص درد دل رکھنے والے ممتاز سول سرونٹ اور یا مقبول جان اور نامور صحافی انصار عباسی جیسے بے لوث لوگوں کی خدمات سے استفادہ کیا جائے کہ سود کی اس لعنت نے ملک کو دیوالیہ بنا دیا ہے اور اسکی موجودگی میں کبھی ہم اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہو سکتے اور ہمیشہ غیروں کے محتاج اور قرض دار رہیں گے۔ اغیار کی معاشی یا اپنے وسائل پر خود انحصاری میں کسی ایک راستہ کا انتخاب کرنا ہوگا۔

اگر نیک نیتی سے ہمارا نصب العین سودی معیشت سے چھٹکارا ہو اور اس کے لئے ہم اخلاص سے اسلام کے معاشی اصولوں کے مطابق جدوجہد کریں تو لازمی طور پر اللہ پاک کی مدد شامل حال ہوگی اور اس صورت میں فتح وکامرانی یقینی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کو جب خانہ کعبہ کی تعمیر کا حکم ہوا تو انہوں نے اللہ پاک سے عرض کی کہ اس لق ودق صحرا میں عبادت کے لیے کون آئے گا تو غیب سے آواز آئی کہ تمہارا کام صدا لگانا ہے بندے بھیجنا ہمارا کام ہے۔ آج حرمین شریفین میں حج اور عمرہ کے موقعوں پر تل دھرنے کی جگہ نہیں ملتی۔

خوشحالی اللہ کی حدود کو توڑ کر نہیں بلکہ حدود اللہ کے نفاذ میں ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا......

"اللہ کی حدود میں سے ایک حد کو قائم کرنا اللہ کے ملکوں میں چالیس راتوں کی بارش سے زیادہ فائدہ مند ہے"۔ (سنن ابن ماجہ)

ہماری غربت وافلاس کی وجہ اللہ کی شریعت سے منہ موڑنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا......

"جو قوم اللہ پاک کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلے نہ کرے اللہ تعالیٰ ان کے درمیان غربت وافلاس عام کر دیتا ہے۔" (المعجم الکبیر)

اور فرمایا...... "جب کسی قوم کے حکمران اللہ کی کتاب اور نبی ﷺ کی سنت کو معطل کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انکے درمیان خانہ جنگی برپا کر دیتا ہے۔" (شعب الایمان)

آج کل ہم اس قسم کے حالات سے دوچار ہیں۔ سود کے فوری خاتمے سے ایک دفعہ ہماری معیشت کو دھچکا تو ضرور لگے گا بقول شاعر مشرق، علامہ اقبال

تندی باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کیلئے

سود کی لالی پاپ (سود کی رسیلی میٹھی گولی) کا ترک کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے صبر واستقامت کا امتحان ہوگا۔ اگر ہم ثابت قدم رہے تو خوشحالی اور اقوام عالم میں عزت وآبرو اور قدر ومنزلت ہمارا مقدر ہوگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:...... "ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (اللہ کی خوشنودی کی) کی بشارت سنا دو۔ (سورہ البقرہ، آیت، ۱۵۵)

قرآن مجید نے سود کو حرام قرار دیا ہے۔ اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے سودی لین دین کرنے والوں کے خلاف جنگ کا اعلان کیا ہے۔ اسی طرح حدیث شریف میں اللہ پاک نے اپنے ولی (یعنی احیائے اسلام کے سلسلہ میں جدوجہد کرنے والا بندہ) کو اذیت (ذہنی یا جسمانی) پہنچانے والوں کے خلاف بھی اعلان جنگ کیا ہے اگر حکومت وقت سود کے بارے میں اپنی موجودہ روش پر قائم رہی تو اسے پھر اپنے انجام کی فکر کرنی چاہئے۔ اللہ کے لئے کیا دیر ہے کہ زمین کو ہلکی سی جنبش دے یا دریاؤں اور سمندر سے پانی اچھال دے۔

مسلم خاندانی قوانین کے آرڈیننس ۱۹۶۱ء کے تحت وضع کردہ مروجہ نکاح فارم میں قرآن وسنت کے مطابق تصحیح، ترمیم اور اصلاح کی ضرورت:

علمائے حق کی رائے میں مروجہ نکاح فارم میں مندرجہ ذیل امور کی طرف حکام کی فوری توجہ درکار ہے:

(۱) شادی کی عمر کا تعین:

اخباری اطلاعات کے مطابق حکومت پاکستان، اسلامی نظریاتی کونسل کی تجویز کی روشنی میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے شادی کی کم از کم عمر بالترتیب ۱۸ اور ۱۶ سال مقرر کرنے پر غور کر رہی ہے۔ شادی کی عمر کا مجوزہ تعین شرعی لحاظ سے بلوغت کی عمر سے زائد ہے۔ قانون فطرت اور جدید طبی تحقیق کے مطابق ۱۵/۱۴ سال کی عمر میں بلوغت (Puberty) کا آغاز ہو جاتا ہے یعنی عورتوں میں ایام حیض کے شروع ہونے سے اور مردوں میں داڑھی مونچھ اگ آنے اور مادہ تولید کے پیدا ہونے سے اس فطری ترتیب کے باوجود ملک میں کمسنی کی شادی کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ ارباب اقتدار کو چاہیے کہ معاشرے میں شادی بیاہ کے معاملات میں خلاف شرع رسم ورواج کی روک تھام کے لیے قانون سازی کریں۔

قرآن مجید کے مطابق شادی (یعنی نکاح ورخصتی) صرف نساء (بالغ عورتوں) سے ہی جائز ہے۔ دین فطرت میں نکاح (کا بنیادی مقصد جائز (شرعی) طریقے سے جنسی تسکین اور افزائش نسل ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک نابالغہ لڑکی کی قانون فطرت کی وجہ سے ازدواجی زندگی کے جملہ تقاضے (مباشرت یعنی وظیفہ زوجیت ادا کرنے کی صلاحیت وشعور، امور خانہ داری یعنی کھانا پکانے کا طریقہ وتجربہ اور گھر کی نگہداشت وغیرہ) پورے کرنے کی اہل اور متحمل ہی نہیں ہو سکتی۔ مزید برآں وہ عدم بلوغت کی وجہ سے بچے بھی پیدا نہیں کر سکتی۔ لہٰذا نابالغہ لڑکی کو بیاہ کر لانے سے شادی کا سارا مقصد ہی سرے سے فوت ہو جاتا ہے۔ لہٰذا حکومت کم سنی کی شادی کو ممنوع قرار دے۔

(۲) طلاق کا حق:

شریعت اسلامیہ نے طلاق کا حق مرد کو دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مرد کو افضل بنایا ہے۔ یعنی اسکا حق عورت سے زائد ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

نوجوانوں کو تباہی سے بچانے کے لیے حکومت مردوزن کی مخلوط محفلیں بے پردگی و بے حیائی پھیلاتا میڈیا اور فیملی پلاننگ کی ادویات کے غلط استعمال کی روک تھام کیلئے عملی اقدامات کرے

ترجمہ:...... ''مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اسلئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں، تو یہ نیک صالح بیویاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور انکے کے پیٹھ پیچھے اللہ کی حفاظت میں (مال وآبرو کی) خبرداری کرتی ہیں۔''

(سورہ النساء کی آیت ۳۴)

قرآن کی رو سے عورت کو طلاق دینے کا حق صرف مرد کا ہے۔ عورت کو خاوند سے ناچاقی اور بدسلوکی، کی صورت میں خلع لینے کا اختیار ہے۔ اس صورت میں وہ حق مہر (اگر ادا نہ ہوا ہو) کا مطالبہ نہیں کر سکتی۔ مگر جب مرد طلاق دے تو بقیہ حق مہر کا وہ مطالبہ کر کے وصول کر سکتی ہے۔ اس ضمن میں نکاح نامہ کی شق نمبر ۱۸۔۱۹ کے تحت شوہر کا بیوی کو حق طلاق تفویض کرنا ایک غیر فطری عمل ہے اور شوہر کے جائز حق پر قدغن ہے۔ جسکا کوئی شرعی جواز نہیں۔ لہٰذا ان دو شقوں کو نکاح نامہ سے حذف کر دینا چاہئے۔ البتہ اگر مرد نان ونفقہ اور دیگر شرعی عائد کردہ ازدواجی ذمہ داریاں پورا نہ کرنے کی صورت میں عورت کے مطالبہ پر خلع سے انکار کرے تو اس صورت میں عورت کا عدالت سے رجوع کر کے فسخ نکاح کا دعویٰ دائر کرنا حق بجانب ہوگا۔

(۳) طلاق کا مسئلہ:

اہل سنت (احناف) کے نزدیک مرد اگر ایک ہی نشست میں تین بار طلاق دے تو وہ طلاق مغلظ یعنی مکمل ہو جاتی ہے۔ اور بیوی شرعی لحاظ سے اس سے جدا ہو جاتی ہے۔ اور اسی تاریخ سے اسکی عدت کا شمار شروع ہو جاتا ہے۔ مگر مسلم خاندانی قوانین کے آرڈی نینس مجریہ ۱۹۶۱ء کے تحت ایسا نہیں ہے۔ بلکہ اس کے تحت فریقین کا معاملہ عدالت (ثالثی کونسل) میں پیش ہوتا ہے۔ جہاں بحث ومباحثہ شروع ہوتا ہے اور عرصہ دراز تک تاریخیں پڑتی رہتی ہیں جو کہ شریعت کے قانون کی خلاف ورزی ہے۔ بیک وقت تین طلاق کے بعد بیوی شوہر سے جدا ہو جاتی ہے۔ اور اسکو سابقہ شوہر کے ساتھ رہنے کا کوئی شرعی جواز نہیں۔ اور نہ ہی اس مسئلہ میں چیئرمین ثالثی کونسل کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ جب میاں بیوی کا رشتہ ہی ختم ہو گیا تو پھر ثالثی یا صالح وصفائی کس بات کی؟ مرد سے اسکا جائز حق کسی غیر شرعی قانون سے نہیں چھینا جا سکتا۔

(۴) دوسری شادی کیلئے اجازت نامہ کا حصول:

عائلی قوانین مجریہ ۱۹۶۱ء کی یہ دفعہ بھی شریعت سے متصادم ہے۔ مرد کو جائز ضرورت کے تحت دوسری شادی کی اجازت ہے۔ شریعت نے اس پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔ البتہ اس ضمن میں قرآن مجید کا بیویوں کے درمیان عدل و انصاف کرنے کا قانون واضح ہے۔ ملاحظہ ہو سورہ انساء کی آیت نمبر ۳......

ترجمہ:...... ''اور اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں ان سے انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تم کو پسند ہوں دو دو یا تین تین یا چار چار ان سے نکاح کر لو۔ اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ (سب عورتوں سے) یکساں سلوک نہ کر سکو گے تو ایک عورت کافی ہے یا لونڈی جس کے تم مالک ہو۔ اس طرح سے تم بے انصافی سے بچ جاؤ گے''۔

لہٰذا چیئرمین ثالثی کونسل سے دولہا کا دوسری شادی کرنے کی اجازت لینا یا اس کے لیے کوئی پیچیدہ طریقہ کو وضع کرنا مداخلت فی الدین ہے۔ کیونکہ عائلی قوانین میں مروجہ نکاح فارم کی شق نمبر ۲۱ کے تحت دوسری شادی کے لیے اجازت نام کا حصول ضروری ہے جب کہ شریعت اسلامیہ میں یہ ضروری نہیں اور غیر ضروری کو ضروری قرار دینا ہی مداخلت فی الدین ہے۔ اور اس لیے اس شق کو کالعدم کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ قانونی چارہ جوئی کی وجہ سے فریقین عرصہ دراز تک عدالتی پیشیوں کے چکروں میں پھنسے رہتے ہیں جو ان کی بعد از خلع یا طلاق نئی ازدواجی زندگی کی راہ میں نہ صرف بیجا رکاوٹ اور اذیت کا باعث ہے بلکہ معاشرے میں جنسی بے راہ روی کی راہیں ہموار کر رہی ہے۔

Scanned with CamScanner

(۵) شادی کا نصب العین:

شریعت اسلامیہ میں شادی کا نصب العین (خوش اسلوبی) ہے۔ جو تب بھی ممکن ہے کہ جب میاں بیوی میں مہر و محبت ہو اور یہ اسلامی طرز زندگی ہی بسر کرنے سے ممکن ہے۔ اس کے لئے حکومت کو مغربی تہذیب کے طوفانی دروازے بند کرنے ہوں گے یعنی مرد و زن کی مخلوط محفلیں، بے پردگی، بے حیائی اور فیملی پلاننگ کے تحت مانع حمل ادویات کے بے دریغ اور غیر شرعی استعمال، علاوہ ازیں ان ادویات کی غیر شادی شدہ افراد کے لیے استعمال کی ممانعت کی قانون سازی کی جائے جو زنا کے فروغ کا موجب بن رہا۔ ہے۔ بناء بریں فیملی پلاننگ پروگرام کے غلط اطلاق کا تدارک کرنا اشد ضروری ہے۔

(۶) نفاذ شریعت کیلئے دینی بصیرت سے عاری حکمت عملی کی حوصلہ شکنی:

ہمارے معاشرے میں بگاڑ کا بنیادی سبب قول و فعل کا تضاد ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے اس لئے اس سے اجتناب اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی اولین شرط ہے۔ اسلام مغرب کے سودی (سرمایہ دارانہ) نظام، ملحدانہ جمہوریت اور حیاء سے عاری تہذیب۔ کے مقابلے میں ایک اعلیٰ و ارفع نظام حیات پیش کرتا ہے اور اپنے ماننے والوں سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ ملک میں موجودہ جاری و ساری باطل نظام کے تحت اسلام کا نفاذ ممکن نہیں۔ لہٰذا شریعت اسلامیہ کو بذریعہ نظام خلافت راشدہ نافذ کریں کیونکہ نظام خلافت راشدہ کا قیام ہی ملکی سالمیت کی ضمانت دے سکتا ہے مگر غیروں سے گلہ ہی کیا خود اپنوں نے اس دیرینہ ملی مطالبہ کو التواء میں ڈالنے کے لیے دینی بصیرت سے عاری ایسی حکمت عملی وضع کی ہے جس کے تحت ایک جانب ریڈیو، ٹی وی اور میڈیا پر مغرب کی یہود و نصاریٰ کے ہاں سے اسلامی علوم میں پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کرنے والے نام نہاد اسلامی سکالر دینی احکامات و تعلیمات کا حلیہ بگاڑ کر اپنے ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں اور اس طرح ملک میں انتشار پھیلا رہے ہیں اور دوسری طرف خود حکومت ورلڈ بنک، آئی ایم ایف اور دیگر غیر ملکی کمپنیوں اور ملکی بنکوں سے سودی قرضے لے کر اللہ اور اس کے رسولؐ کے خلاف جنگ کو طول دے رہی ہے۔ اس لحاظ سے ذلت و رسوائی دین سے روگردانی کرنے والے حکمرانوں کا مقدر بن چکا ہے۔ اور عوام مہنگائی، بدعنوانی، رشوت، قتل و غارت اور ظلم و ستم کی چکی میں پس رہے ہیں۔ جس کا مداوہ ضروری ہے تا کہ یہ ملک عزیز مزید ٹوٹ پھوٹ کی نذر نہ ہو جائے۔

ہمیں یہ نہ بھولنا چاہیے کہ شرعی احکامات کے خلاف یہ بغاوت اللہ تعالیٰ کے غیض و غضب کو دعوت دے رہی ہے اور کوئی بعید نہیں کہ اس مسلسل ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے ہم مزید آسمانی آفات بالخصوص سیلابوں اور زلزلوں کا شکار نہ ہو جائے۔

(۷) اسلامی نظریاتی کونسل کا دائرہ عمل و اختیارات:

اسلامی نظریاتی کونسل ایک آئینی ادارہ ہے جس کا کام دینی معاملات میں حکومت کی راہنمائی کرنا ہے۔ اور

> **اسلام دین فطرت ہونے کی وجہ سے ہر دور میں قابل عمل رہا ہے اور قیامت تک قابل عمل رہے گا**

اسے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کی ادائیگی کی طرف متوجہ اور قائل کرنا ہے۔ بقول شاعر مشرق علامہ اقبال

اگرچہ بت ہیں قوم کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم آذان لا الہ الا اللہ

سابق صدر ضیاء الحق دین کے داعی تھے اور ملک میں نفاذ اسلام چاہتے تھے انہوں نے سرکاری دفاتر میں نماز باجماعت کا اہتمام کروایا، نظام زکوٰۃ کا حکومتی سطح پر احیاء کیا، علماء کا وقار بلند کیا اور معاشرے میں انکو جائز مقام و مرتبہ دینے کی کوشش کی۔ وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ علماء میری Constituency ہیں یعنی وہ میرے حلقہ کے ووٹر ہیں۔ اس مقصد کے لیے عموماً وہ ہر سال علماء و مشائخ کی کانفرنس بلا کران کا اکرام کرتے تھے۔ ۱۹۸۵ء کے آخر میں نفاذ اسلام کی رفتار کا جائزہ لینے کے لیے انہوں نے ایسی ہی ایک علماء و مشائخ کی کانفرنس بلائی جس میں شرکاء نے اپنا اپنا نقطہ نظر پیش کیا۔ آخر میں جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن صاحب جو اس وقت اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین تھے (اور یہ گنہگار ان کا نائب یعنی اسلامی نظریاتی کونسل کا سیکرٹری تھا) کو اپنے خیال کے اظہار کا موقع دیا گیا۔ انہوں نے بڑی جرأت ایمانی سے کام لے کر صدر صاحب پر واضح کیا کہ اسلامی نظریاتی کونسل آپ کو اسلامی نظام کے رائج کرنے کے لیے سفارشات پیش کرتی ہے۔ مگر وہ کسی نہ کسی حیلے و بہانے سے سرد خانے میں ڈال دی جاتی ہیں جس سے نفاذ اسلام کا کام بڑی طرح متاثر ہو رہا ہے۔ لہٰذا بغیر عمل کے ایسی کانفرنسیں بلانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس پر ضیاء الحق صاحب جلال میں آگئے اور مائیک پر آ کر چیئرمین اسلامی کونسل کو کہا کہ میں آپ کو تین دن کے لیے بچہ سقہ کی حکومت دیتا ہوں آپ اسلام نافذ کر کے دکھائیں، اللہ تعالیٰ ان کی اس غیر شعوری جسارت کو معاف فرمائیں کیونکہ ان کی اسلام سے وابستگی اور دینی خدمات مسلمہ ہیں۔

اسلام دین فطرت ہونے کے ناطے سے ابدی ہے اور دور حاضر میں بھی ناقابل عمل نہیں اور نہ ہی اس کے نفاذ کے لیے تین دن کی مہلت درکار ہے۔ مجاز حاکم چاہئے وہ خلیفہ وقت ہو یا مملکت کا صدر یا ملک کا وزیراعظم، صرف تین منٹ کے لیے قوم کے سامنے خطاب اور تحریری حکم نامہ سے ملک میں اسلام کا نفاذ کر سکتے ہیں۔ اس طرح کہ وہ سرکاری طور پر اعلان کر دیں کہ آج مورخہ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ (یا جو بھی تاریخ مناسب سمجھیں) کو ملک میں جو بھی شریعت سے متصادم قانون رائج ہیں۔ (یعنی سودی لین دین اور کاروبار، خلاف شرعی عائلی قوانین، اخلاقی بندش سے عاری فیملی پلاننگ پروگرام وغیرہ) وہ کالعدم ہیں اور شریعت محمد ﷺ کو ملک کا واحد سپریم لاء قرار دینے سے اسلام نافذ ہو گیا۔

واضح رہے کہ دو سو سال قبل عالم اسلام کی جملہ معیشت سود سے پاک تھی اور اس وقت معاشرہ آج سے کہیں زیادہ خوشحال تھا۔ آج بھی خلافت راشدہ کا وہ پر شکوہ اور مثالی دور واپس آ سکتا ہے۔ صرف ضبط نفس اور اللہ پاک پر بھروسہ اور ہمت و حوصلہ سے کام کرنے کی ضرورت ہے یہ راہ کٹھن ضرور ہے مشکلات اور آزمائشیں آئیں گی مگر جو ثابت قدم رہے وہ کامیاب ہونگے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے......

ترجمہ:...... ''اور جو اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لیے (رنج و محن سے) مخلصی، اخلاصی کی صورت پیدا کر دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے وہم و گمان بھی نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ رکھے گا تو وہ اس کی کفالت کرے گا۔ (سورہ الطلاق آیات ۲،۳)

اسی طرح انگریزی زبان کا یہ مقولہ......

Where there is a will is a way سو فیصد درست ہے۔ یعنی اگر کوئی کام کرنے کا مصمم ارادہ کر لے تو اس کے لئے راہیں نکل آتی ہیں۔

خلاصہ بحث:

ناقدین کا یہ عذر بے معنی ہے کہ پاکستان میں کون سا اسلام رائج کیا جائے کہ یہاں تو کئی فرقے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ترجمہ:...... ''اور آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا

Scanned with CamScanner

دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔" (سورۃ المائدہ آیت ۳)

اور حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر واضح کر دیا کہ......

ترجمہ:......" میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، اور اگر تم نے ان کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک اللہ کا کلام یعنی قرآن پاک اور دوسرا میری سنت"۔

ایک اور موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا......

ترجمہ:......" یہود 72 فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت 73 فرقوں میں بٹ جائیگی وہ سب ناری (یعنی جہنمی ہونگے) سوائے ایک کے۔ عرض کیا گیا وہ خوش نصیب لوگ کون ہونگے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ یا گروہ جو میرے اور صحابہ کرامؓ کے راستے پر چلنے والا ہو"

اس سے روز روشن کی طرح میاں ہوتا ہے کہ اسلام نام ہے طریقہ محمدی ﷺ کا۔ لہذا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع ہم پر لازم ہے۔ حالات کا تقاضا ہے کہ ہم پہلے تو تائب ہو کر اپنے سابقہ گناہوں کا کفارہ ادا کریں جب ہی ہم بفضل تعالیٰ اسلام کا نفاذ کرنے کے اہل ہوسکیں گے۔

حرفِ آخر:

مقام افسوس ہے کہ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف صاحب کا دین کی طرف رجحان ہے مگر اس کے باوجود وہ کسی سیاسی مصلحت کی وجہ سے شریعت نافذ نہیں کر رہے۔ ان کو باری تعالیٰ کا یہ فرمان یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن مجید (سورہ المائدہ کی آیت ۴۴، ۴۵، ۴۷) میں اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق حکم نہ صادر کرنے والوں کو کافر، ظالم اور فاسق قرار دیا گیا ہے۔ اور تینوں گروہ جہنم میں جانے والے ہیں۔

جنوب مشرقی ایشیاء کے ایک چھوٹے سے مسلمان ملک برونائی کے حاکم، سلطان حسن البلقیہ نے ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ کا اعلان کر دیا ہے۔ برونائی اسلام کے نام پر معرض وجود میں نہیں آیا جب کہ پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا۔ پاکستان کے حکمران، برونائی کے سلطان ہی سے سبق سیکھ کر ملک میں اسلام نافذ کر دیں۔ قیام پاکستان سے اب تک نفاذ شریعت سے فرار ہی اصل خرابیوں کی جڑ ہے اور اسی دوغلی پالیسی نے ملکی سالمیت کے لئے خطرات بڑھا دئے ہیں۔ نفاذ شریعت کے لیے اسلام نے خلافت کا نظام وضع کیا ہے۔ جس کے احیاء کی بھر شدت سے ضرورت ہے کیونکہ اس کے بغیر اسلام کا کھویا ہوا وقار اور عظمت بحال نہیں ہو سکتی۔ لہذا خلافت کے دوبارہ قیام کے لیے کوشش کرنا فرض ہے اور اس سے غفلت برتنا اللہ کی ناراضگی کو مول لینا ہے۔

73 فرقوں میں سے کامیاب وہی ہوگا جو محمد رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے پر ہوگا

سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز کے اپنے خطبہ حج (1434ھ) میں کہا ہے کہ" شریعت کو نافذ کرنے سے کامیابی ہمارے قدم چومے گی" یہی اصل کی طرف لوٹنے کا وہ کامیاب نسخہ ہے جس کے بغیر ہم شفایاب نہیں ہو سکتے۔

شریعت اسلامیہ کے نفاذ کے لئے کسی لمبی چوڑی مشق کی ضرورت نہیں (حرمت شراب کے سلسلہ میں مدینہ النبی کی مثال ہمارے سامنے ہے) صرف پختہ عزم، ہمت و حوصلہ اور اللہ پر بھروسہ کرنے کی ضرورت ہے۔

(القرآن، سورہ آل عمران آیت ۱۲۰، ۱۵۹)

لہذا میاں محمد نواز شریف صاحب اس جیسی مثالی جرأت کا مظاہرہ کریں جوانہوں نے مورخہ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو ایٹم بم کا دھماکہ کرنے کے یادگار موقعہ پر کی تھی۔ اس طرح ان کا نام تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ اور جنت الفردوس میں ان کا داخلہ یقینی ہو جائے گا۔ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ میاں محمد نواز شریف صاحب کی حکومت کو یہ اہم دینی فریضہ ادا کرنے کی توفیق اور سعادت نصیب فرمائے۔ آمین، والسلام

خوشخبری

اصحاب رسول ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کا علمبردار

نظام خلافت راشدہ

اب انٹرنیٹ پر بھی

نظام خلافت راشدہ ہر ماہ انٹرنیٹ پر باقاعدگی سے اپ لوڈ کیا جائے گا

نیا شمارہ پڑھنے یا DOWNLOAD کرنے کے لئے VIST کریں

FACEBOOK

Khelafaterashida

اپنی تجاویز اور آراء کے لئے ای میل کریں۔

khelafaterashida@yahoo.com

بقیہ صفحہ نمبر ۱۸

وعظمت اور انکی تکریم کو قانون کا درجہ دیا جانا چاہیے، توہین، تشنیع اور تکفیر کرنے والوں کیلئے سخت ترین سزا متعین کی جانی چاہیے۔

1991 میں وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی سربراہی میں قائم کی گئی علماء کمیٹی، ملی یکجہتی کونسل، متحدہ علماء بورڈ اور اس عنوان پر تشکیل دیے جانے والے دیگر اداروں میں شریک تمام مکاتب فکر کے نمائندگان وسربراہان اس بات پر اتفاق کر چکے ہیں کہ" نبی کریم ﷺ کی عظمت وحرمت ہمارے ایمان کی بنیاد ہے، عظمت اہل بیت اطہارؓ وعظمت ازواج مطہراتؓ، اور عظمت صحابہ کرامؓ وخلفائے راشدینؓ ایمان کا جز ہے، انکی تکفیر کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے اور انکی توہین وتنقیص حرام اور قابل مذمت وتعزیر جرم ہے۔" آخر کیا وجہ ہے کہ ان سفارشات پر عمل نہیں کیا جاتا اور سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں قانونی شکل نہیں دی جاتی۔ گذشتہ روز ایک نجی ٹی وی پر تحریک طالبان پاکستان کے ترجمان کی طرف سے یہ خبر چل رہی تھی کہ سانحہ راولپنڈی میں قرآن کریم اور مسجد کی توہین کی گئی ہے جس کا بدلہ ہم لیں گے، صحابہ کرامؓ کے گستاخوں کو انکے انجام تک پہنچائیں گے۔ جب حکومت اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کرے گی، ان فسادات کے اصل عوامل کا گہرائی سے جائزہ لیکر مفید اقدامات نہیں اٹھائے گی تو پھر لوگ قانون کو ہاتھ میں لیکر خود انتقام لینا شروع کر دیتے ہیں اور یہی وہ وجہ جو لشکر جھنگوی جیسی تنظیموں کے بننے کا سبب بنتی ہے۔

فرقہ وارانہ فسادات کے بنیادی اسباب پر کنٹرول کرنے کیلئے اور مذہبی دہشت گردی کے خاتمہ کیلئے ضروری ہے کہ اپنے ملک میں غیر ملکی مداخلت کی حوصلہ شکنی کی جائے، اسلحہ کے پھیلاؤ پر سختی سے پابندی عائد کی جائے۔

تمام مذاہب ومسالک کے مقدسات کی توہین وتکفیر کرنے والوں کیلئے قانون سازی کی جائے اور تمام مذاہب ومسالک کو اپنی عبادات کی ادائیگی کیلئے عبادت خانوں تک محدود کیا جائے۔ اگر یہ کر لیے جائیں تو وطن عزیز امن کا گہوارہ بن سکتا ہے، مذہب کے نام پر جاری دہشت گردی سے جان چھوٹ سکتی ہے۔ پھر موبائل سروس بند کرنے اور کرفیو لگانے کی بھی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

☆☆☆☆☆

ترجمانِ دارالعلوم دیوبند "ماہنامہ دارالعلوم" کا ایک اہم اداریہ:

بات پہنچی ہے کہاں تک یہ تجھے کیا معلوم؟

از: مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی ..... پیشکش: محمد یونس قاسمی

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند و جانشین حضرت مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی مدظلہ کی معروف کتاب "واقعۂ کربلا اور اُس کا پس منظر" ۱۹۹۲ء میں لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ جس پر ندوۃ العلماء لکھنؤ کے معتمد تعلیم ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی کا تبصرہ ترجمانِ ندوہ پندرہ روزہ "تعمیر حیات" لکھنؤ (۱۰ مارچ ۱۹۹۲ء) میں شائع ہوا۔ اس کے جواب میں دارالعلوم دیوبند کے ترجمان ماہنامہ "دارالعلوم" دیوبند کے مدیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی نے ایک ایمان افروز طویل اداریہ "دارالعلوم" کے ستمبر ۱۹۹۲ء کے شمارہ میں تحریر فرمایا۔ شیعی افکار سے مزین جو تحریر اس اداریہ کے لکھنے کا سبب بنی، گذشتہ دنوں معروف جریدہ "ماہنامہ لولاک" نے اس تحریر کو ریکارڈ محفوظ کرنے کے نام پر شائع کیا تھا، ہم نے اپنے گذشتہ شمارے کے اداریہ میں اس تحریر کی اشاعت پر احتجاج بھی کیا اور حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کے متعلق ادارہ لولاک کے عقیدہ کی وضاحت بھی طلب کی جو کہ ابھی تک سامنے نہیں آئی۔ اس مضمون کی اشاعت سے حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اس گروہ کے متعلق پھیلنے والے تاثرات کو زائل کرنے اور محاورتاً نہیں واقعتاً ریکارڈ کے صرف محفوظ کرنے کیلئے نہیں بلکہ درست کرنے کیلئے اس تحریر کو شائع کر رہے ہیں۔ ماہنامہ لولاک کے مدیر محترم نے ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی کے مضمون کے متعلق لکھا کہ......

"ادارہ کا اس مضمون سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے" تاہم "ادارہ نظام خلافت راشدہ" "ماہنامہ دارالعلوم دیوبند، انڈیا" کی اس تحریر سے حرف بحرف متفق ہے اور اسے اپنا جزوِ ایمان سمجھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے "ادارہ لولاک" نے تشیع زدہ یہ مضمون شائع کر کے بانیانِ اسلام حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شخصیات کو نہ صرف مجروح کرنے بلکہ انہیں تنقید، تشنیع وتکفیر کا نشانہ بنانے کیلئے راستہ ہموار کیا ہے اور یہ اتنا سنگین جرم ہے کہ جس کی تلافی محض "ضروری وضاحت" سے ممکن نہیں۔ اللہ رب العزت ہمیں دین حق اسلام کی مکمل پیروی کرنے، بانیانِ اسلام حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت و ناموس کی حفاظت کرنے کی توفیق بخشے۔ دعا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے اس اداریے اور "رسالہ نظام خلافت راشدہ" کے ساتھ بدگمانی کا معاملہ نہ ہو اور اظہارِ حق اور تردیدِ باطل کی یہ کوشش بدگمانیوں میں کھوئے ہوئے ہمارے بھائیوں کے لیے حق کو حق اور باطل کو باطل مان لینے کا ذریعہ بن جائے۔ آمین۔ (مدیر: سلسلہ وار نظام خلافت راشدہ)

کس قدر حیرت انگیز ہے یہ واقعہ کہ ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی جو صرف مشہور صاحب فہم عالم ہی نہیں بلکہ ہماری معروف دینی درسگاہ ندوہ کے معتمدِ تعلیمات بھی ہیں، ظاہر ہے کہ ان کے پیشِ نظر اصحابِ رسول ﷺ سے متعلق کتاب وسنت کے نصوص اور علمائے اُمت کی تصریحات ضرور ہوں گی، بایں ہمہ موصوف نے ایک جدید کتاب "واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر" پر تبصرہ کرتے ہوئے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک طبقہ کو اپنے قلم کے تیر ونشتر کا اس بے باکی سے ہدف بنایا ہے کہ اسے پڑھ کر یقین نہیں آتا کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ خیالات جماعت اہل سنت سے وابستہ کسی صاحب علم و دانش کے ہیں۔ آں موصوف کی تحریر کا وہ حصہ جس میں اُنھوں نے حضرت ابوسفیان اور دیگر اُموی صحابہ رضی اللہ عنہم کو اپنے طعن وتشنیع کا نشانہ ٹھہرایا خود انہیں کے الفاظ میں ملاحظہ کیجیے۔ لکھتے ہیں:

"کربلا کا واقعہ بنو اُمیہ اور بنو ہاشم کی دیرینہ عداوتوں کا ایک منطقی نتیجہ (Consequence) تھا وہ عداوتیں جو ظہورِ اسلام کے بعد بہت طاقت ور شکل میں اُبھر کر سامنے آگئیں اور رسول اللہ ﷺ کے ۲۳ رسالہ عرصۂ نبوت میں ۲۱ سال تک بلکہ ساڑھے اکیس سال تک شد و مد سے قائم رہیں، غزوۂ بدر میں مسلمان فوج کی کامرانی نے جس طبقہ کو سب سے زیادہ برافروختہ کیا اس کے سربراہ ابوسفیان تھے، اسی طرح غزوۂ احد میں ان کا اور ان کی اہلیہ جگر خوار حمزہ ہندکا کردار یہ سب وہ باتیں ہیں جن میں مؤرخین کا کوئی اختلاف نہیں ہے، فتح مکہ کے بعد یہ گروہ اسلام لایا (یا بقول سید قطب شہید کے استسلام کیا) مگر اس استسلام کے بعد اچانک ایک پل میں ایسی تبدیلی ہوگئی کہ وہ بدر کا غم بھول گئے، اپنی انانیت کو بھول گئے عقلاً محال بات ہے اور صحاح ستہ کی مستند روایات سے ثابت ہے کہ ہند نے بیعت کے الفاظ دہراتے ہوئے بھی اپنے اندرونی کرب وغم اور غیظ و غضب کا اظہار کیا تھا، حضرت سفیان نے احتجاج کیا تھا کہ اب وہ دن آگیا ہے کہ یہ پسماندہ ہم اشراف پر فوقیت دیے جاتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خلاف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اٹھانے کی کوشش بھی ان سے ثابت ہے۔

اسلام کے پورے طور پر فاتح ہو جانے کے بعد جب مقاومت کی تمام راہیں مسدود ہوگئیں تھیں اس عرصۂ مختصر میں اس گروہ کی طرف سے کسی واضح دشمنی کا ثبوت تاریخ میں نہیں ملتا مگر جس طرح انگریزوں کے دل میں صلیبی جنگوں میں شکست کا غم وغصہ آج تک موجود ہے اسی طرح اس گروہ میں بدر کے انتقام کا جذبہ سینہ کے اندر بھڑکتی آگ کی طرح جوش مارتا رہا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت نے البتہ اسلام کی طرف سے ان کے عناد کو ختم کیا مگر رسول اللہ کی ذات سے ان کا دل صاف نہیں ہوا، احمد امین نے فجر الاسلام اور اس کے مقدمہ میں طٰہٰ حسین نے اس کی نشاندہی کی ہے۔" (تعمیر حیات، لکھنؤ۔ اشاعت ۱۰ر مارچ ۱۹۹۲ء)

ان کا دل نبی کریم ﷺ کی طرف سے صاف نہ ہوا (نعوذ باللہ)

ڈاکٹر صاحب کی اس طویل عبارت کا حاصل یہ ہے کہ:

(۱) حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور خاندان بنی اُمیہ کے دیگر صحابۂ کرام حقیقتاً مسلمان نہیں تھے بلکہ ظاہری طور پر اطاعت قبول کر لی تھی، بالفاظ دگر یہ حضرات آیت پاک

Scanned with CamScanner

"قَالَتِ الْاَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا" کے مصداق تھے۔

(۲) اس استسلام (ظاہری تسلیم واطاعت) کے بعد اچانک زمانہ کفر وشرک کی عداوتوں کو وہ بھول گئے یہ عقلاً محال ہے۔

(۳) ہند، زوجہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ (جنہیں موصوف نے جگر خوار حمزہ کا طعنہ دیا ہے) نے بیعتِ اسلام کے وقت اپنے کرب وغم کا اظہار کیا تھا (غالباً ڈاکٹر صاحب اُمت کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ عین اسلام قبول کرتے وقت بھی اللہ کے دین اور اللہ کے رسول ﷺ سے ان کا دل صاف نہیں تھا بدرجۂ مجبوری استسلام کر رہی تھیں۔

(۴) حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلاف (خلافت کے لیے) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اکسایا تھا۔

(۵) غلبۂ اسلام کے بعد یہ گروہ مقابلہ کی طاقت نہ پاکر ایک محدود عرصہ کے لیے خاموش ہوگیا تھا، مگر جس طرح انگریزوں کے دل میں صلیبی جنگوں کا غم آج تک موجود ہے اسی طرح اس گروہ کے سینہ میں بدر کے انتقام کا جذبہ بھڑکتی ہوئی آگ کی طرح جوش مار رہا تھا۔

(۶) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت نے اسلام سے ان کے عناد کو ختم کر دیا مگر رسول اللہ ﷺ سے ان کا دل صاف نہیں ہوا۔

یہ ہے ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی کی صحابہ کی اس جماعت کے بارہ میں رائے جن میں حضرت ابوسفیان (عامل نجران) اور ان کی زوجہ کے علاوہ خال المؤمنین کاتبِ وحی حضرت معاویہ، عتاب ابن اسید (گورنر مکہ معظمہ) یزید بن سفیان (عامل تما) عبداللہ بن سعید (عامل فدک وکاتب وحی) عمرو بن سعید (عامل خیبر وکاتب وحی) عثمان بن سعید (عامل عرینہ) خالد بن سعید (کاتب وحی وعامل یمن) ابان بن سعید (عامل بحرین) سعید بن سعید (بازار مکہ کے نگران اعلیٰ) رضی اللہ عنہم اجمعین جیسی اسلام کی پاکباز شخصیتیں شامل ہیں۔

جن پر خود صاحب وحی، رسالت مآب محمد رسول اللہ ﷺ نے اعتماد کر کے اپنے عہد رسالت میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت پر مامور فرمایا تھا اور اپنے اس انتخاب کے ذریعہ اس جماعت کے ایمان واخلاق پر ہمیشہ کے لیے مہر تصدیق ثبت فرما دی ہے۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں اسلامی لشکر کی قیادت اور صوبوں کی سربراہی جیسے اہم ونازک ترین عہدوں سے انہیں سرفراز کر کے ہمیشہ کے واسطے اسلامی تاریخ میں ان کے ناموں اور کارناموں کو روشن وتابناک بنا دیا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ مستسلمین جن کے سینوں میں غزوۂ بدر کے انتقام کا جذبہ بھڑکتی ہوئی آگ کی طرح جوش مار رہا تھا اور قلوب، اسلام اور داعیِ اسلام سے صاف

فرق مراتب کے باوجود تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بارگاہ الٰہی سے جنتی ہونے کی سند مل چکی ہے اس لئے (ماہنامہ لولاک میں) ڈاکٹر صاحب کی تحقیق اہل سنت کے نزدیک قطعاً مردود ونا معقول ہے

نہیں تھے (جیسا کہ ڈاکٹر صاحب کی تحقیق ہے) کیا اس اعتماد واعزاز کے مستحق تھے کہ کتابتِ وحی جیسی نازک ترین خدمت اور اسلامی ریاست کے اہم مناصب ان کے سپرد کر دیے جائیں؟ کیا ندوی صاحب کی اس تحقیق کو تسلیم کر لینے کے بعد سید المرسلین ﷺ کی ردائے عصمت کو (نعوذ باللہ) جرح وقدح کے دھبوں سے پاک وصاف رکھا جا سکتا ہے؟

بات پہنچی ہے کہاں تک یہ تجھے کیا معلوم

اس لیے یہ ہمارے ایمان بالرسول کا تقاضا ہے کہ بغیر کسی بحث وتحقیق اور ریب وشک کے کہہ دیں کہ......

"وَاللہ ھذا بھتان عظیم"۔

ڈاکٹر صاحب ماشاءاللہ ندوہ جیسی مشہور علمی درسگاہ کے ہونہار فاضل ہیں، ان کی نظر قدیم وجدید دونوں ماخذوں پر ہے، وہ اچھی طرح واقف ہیں کہ حضرات صحابہ کے متعلق فیصلہ محض تاریخی روایتوں کی بنیاد پر نہیں بلکہ کتاب وسنت کی روشنی میں کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ امام ابن جریر طبری، حافظ ابن کثیر، ابن اثیر اور ابن عساکر جیسے مستند علماء جو فنِ تاریخ کے علاوہ حدیث، تفسیر وغیرہ اسلامی علوم میں بھی عبقریت کی شان رکھتے ہیں کی بیان کردہ وہ روایتیں جو کتاب وسنت کی تصریحات سے میل نہ کھائیں قابلِ قبول نہیں۔

اس کے باوجود ڈاکٹر صاحب نے سید قطب، احمد امین اور ڈاکٹر طٰہٰ حسین جیسے مستشرقین کے کارندوں اور اسلامی روایات واقدار سے بیزار عصرِ جدید کے متجددوں کے خود ساختہ مفروضوں کو سامنے رکھ کر صحابہ کی ایک بڑی جماعت پر ایسی سخت ترین جرح کر ڈالی جس کے نتیجہ میں آں حضرت ﷺ کے ساتھ ان کی وفاداری ہی نہیں بلکہ اسلام بھی مشکوک ہو جاتا ہے۔ کیا صحابہ کے اخلاق وکردار کی یہ صحیح منظر کشی ہے؟ کیا صحابہ کی یہ تصویر دیکھ کر اُمت کا وہ اجماعی اعتقاد جو ان کے بارے میں ہے باقی رہ سکتا ہے؟ ڈاکٹر صاحب کو خالی الذہن ہو کر غور کرنا چاہیے۔

اس اجمالی نظر کے بعد ڈاکٹر صاحب کی تحریر کے اجزاء پر تفصیلی گفتگو ملاحظہ فرمائیں:

الف: کیا یہ مستسلمین جو حقیقی اسلام کی دولت سے محروم تھے جن کے سینوں میں اسلام سے انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی، جن کے قلوب نبی کریم ﷺ کی طرف سے صاف نہیں تھے کسی درجہ میں مستحق جنت ہیں؟ حالانکہ خدائے علیم وخبیر کا اعلان ہے......

لَا يَسْتَوِىْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قَاتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَ قَاتَلُوْا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ○

ترجمہ:...... "برابر نہیں تم میں جس نے کہ خرچ کیا فتح مکہ سے پہلے اور لڑائی کی، اُن لوگوں کا درجہ بڑا ہے اُن سے جو خرچ کریں اُس کے بعد اور لڑائی کریں۔ اور سب سے وعدہ کیا ہے اللہ نے خوبی کا۔"

(سورۂ حدید آیت: ۱۰، ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

فرق مراتب کے باوجود تمام صحابہ کو بارگاہ الٰہی سے جنتی ہونے کی سند مل چکی ہے، اس لیے ڈاکٹر صاحب کی یہ تحقیق کسی اور حلقہ میں قابلِ قبول ہو تو ہو گروہ اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک قطعاً مردود ونا مقبول ہے۔

ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں: ...... "مگر اس استسلام کے بعد اچانک ایک پل میں ایسی تبدیلی ہوگئی کہ وہ بدر کا غم بھول گئے، اپنی انانیت کو بھول گئے عقلاً محال ہے۔"

ب: ڈاکٹر صاحب کا یہ خیال صحیح نہیں ہے کیونکہ جس بات کو یہ محال عقلی ٹھہرا رہے ہیں اسی کے بارے میں کتاب الٰہی کی شہادت یہ ہے کہ چشمِ گیتی اس حیات بخش منظر کو عہدِ رسالت میں دیکھ چکی ہے"

اُذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا"

"یعنی اللہ کے فضل وعنایت سے قدیم دشمنی بغیر کسی تاخیر کے دوستی میں بدل گئی اور کل کے دشمن آج کے بھائی بن گئے"۔

اس آیت پاک میں......

اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً پر اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ

Scanned with CamScanner

کا عطف کیا گیا ہے اور اس کے لیے حروف عاطفہ میں سے ''فا'' کا انتخاب ہوا ہے جو تعقیب بلا تراخی کے معنی کے واسطے استعمال ہوتا ہے، جس کا حاصل یہی ہے کہ دشمنی و عداوت کے بعد اچانک ایک پل میں الفت پیدا ہوگئی اور پرانی ساری رنجشیں یک بیک کافور ہوگئیں۔

کسی بڑے سے بڑے عالم یا مورخ کی بیان کردہ وہ روایتیں جو کتاب وسنت کی تصریحات سے میل نہ کھائیں وہ قطعاً قابل قبول نہیں ہیں

ج: ڈاکٹر صاحب یہ بھی لکھتے ہیں کہ ''ہند (زوجۂ ابوسفیان) نے بیعت کے الفاظ دہراتے ہوئے بھی اپنے اندرونی کرب وغم اور غیظ وغضب کا اظہار کیا تھا۔''

اس بیان میں ڈاکٹر صاحب صحیح علم وتحقیق کے حق کو فراموش کر گئے ہیں کیونکہ اس واقعہ میں جو بات انہیں اپنے مقصد کے مطابق نظر آئی اسے اٹھا لیا اور جو خلاف مقصد تھی اسے قلم انداز کر دیا۔ آج کل کے تاریخی تجزیے اور ریسرچ وتحقیق کی یہی تکنیک ہے، بیعت اسلام کے اس واقعہ میں ہند رضی اللہ عنہا کی آخری گفتگو جو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کی یہ ہے:

''یا رسول اللہ! اسلام سے پہلے آپ کے چہرہ سے زیادہ کوئی چہرہ مجھ کو مبغوض نہ تھا اور آپ سے زیادہ کسی کو دشمن نہ رکھتی تھی، اور اب آپ سے زیادہ کوئی چہرہ مجھے محبوب نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا ابھی محبت میں اور زیادتی ہوگی۔''

(سیرت المصطفیٰ، جلد: ۳، ص: ۳۶)

کیا اس کے بعد بھی کہا جائے گا کہ وہ نبی کریم ﷺ سے بغض وعداوت رکھتی تھیں؟ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ ان کے دل کی صفائی اور انتہائی اخلاص کی بات ہے کہ اسلام لانے سے پہلے کی اپنی قلبی کیفیات کو بلا تکلف بیان کر دیا۔ چونکہ ہمارے محقق ومبصر طہٰ حسین اور احمد امین جیسے استشراق پسند مصنفین کی عینک لگا کر اس واقعہ کو دیکھ رہے ہیں اس لیے جو چیز قابل تعریف تھی وہی انہیں لائق مذمت نظر آ رہی ہے۔

اس موقع پر موصوف نے حضرت ہند رضی اللہ عنہا کو ''جگر خوارۂ حمزہ رضی اللہ عنہ'' کا طعنہ بھی دیا ہے جو کسی طرح بھی ان کی علمی شان کے مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث پاک میں سے کون بچے گا جو اس قسم کے طعنہ کا مورد نہ ہو سکے، جانتے بوجھتے ڈاکٹر صاحب موصوف کا یہ رویہ خواہ مخواہ اس شبہ کو دعوت دیتا ہے کہ ان کا قلب خاندان بنی امیہ سے متعلق صحابۂ کرام سے صاف نہیں ہے، اللھم احفظنا منه.

و:...... موصوف حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے جرموں کو شمار کراتے ہوئے لکھتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلاف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اکسانے کی کوشش بھی ان سے ثابت ہے۔''

ڈاکٹر صاحب جس بات کو ایک ثابت شدہ حقیقت کے انداز میں پیش کر رہے ہیں اس کی حیثیت بس اتنی ہے کہ ایک روایت میں کہا گیا ہے کہ ابوسفیان، حضرت علی اور حضرت عباس کی خدمت میں آئے اور کہا کہ اے علی و عباس! کیا بات ہے کہ خلافت قریش کے اس قبیلہ میں گئی (مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قبیلہ ہے) جو مرتبہ کے اعتبار سے پست اور تعداد کے لحاظ سے قلیل ہے، بخدا اگر تم دونوں آمادہ ہو جاؤ تو ہم مدینہ کو اپنے حامیوں اور طرف داروں کے لشکر سے بھر دیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، بخدا میں ہرگز اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ الخ

اس روایت کو مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ (تب حضرت مولانا حیات تھے) نے اپنی مشہور کتاب ''المرتضیٰ'' صفحہ ۱۵۱ پر بحوالہ کنز العمال جلد: ۳ ص: ۱۴۱ نقل کیا ہے، اسی روایت کی بنیاد پر کہا جا رہا ہے کہ اسلام قبول کر لینے کے بعد بھی ابوسفیان کے دل سے جاہلی عصبیت کا جرثومہ ختم نہیں ہوا تھا اسی لیے تو وہ خلافت صدیقی کے خلاف حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو اکسا رہے تھے۔

اس سلسلے میں عرض ہے کہ اولاً تو خود اس روایت کی صحت ہی مشکوک ہے اس لیے ایسی روایت کی بنیاد پر کسی

کیونکہ اگر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی اس رائے کا یہی معنی درست مانا جائے تو پھر اس اعتراض سے عم رسول حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی بری نہ ہو سکیں گے کیونکہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے پہلے خود حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی رائے بھی یہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد خلافت آل ہاشم کو ملنی چاہیے۔ چنانچہ بخاری کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے مرض وفات میں ایک دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا:

''انی اری الموت فی وجوہ بنی عبدالمطلب فتعال حتی نسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان کان ھذا الامر فینا علمناہ''

جس کے جواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:

''انا واللہ لئن سالناھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمنعناھا لا یعطیناھا الناس بعدہ و انی واللہ لا اسالھا رسول اللہ.

(رواہ البخاری فی کتاب المغازی)

پھر یہی اعتراض حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور ان کے حامی حضرات انصار پر بھی عائد ہوگا جو سقیفۂ بنی ساعدہ میں انتخاب خلیفہ کے لیے اکٹھے ہوئے تھے۔

درحقیقت اس موقع پر نہ کسی کے اندر خاندانی عصبیت کارفرما ہے اور نہ کوئی کسی کو کسی کے خلاف اکسا رہا ہے بلکہ بات صرف اتنی ہے کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد ایک ایسا مسئلہ کھڑا ہو گیا جس پر انہوں نے پہلے سے پورے طور پر غور وفکر نہیں کیا تھا اس لیے اوّل وہلہ میں استحقاق خلافت کے سلسلہ میں ان کی رائیں مختلف ہو گئیں، قریش کی وہ شاخ جو عبد مناف سے تعلق رکھتی تھی اس کے دونوں بزرگ یعنی حضرت عباس اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہما کی رائے یہ تھی کہ چونکہ آنحضرت ﷺ کا نسبی تعلق بنو ہاشم سے ہے اور اس وقت

اصحاب محمد ﷺ کے بارہ میں قرآن مجید وحدیث شریف کے واضح احکامات کو چھوڑ کر تاریخی کتب پر اعتماد کرنا کہاں کی عقلمندی ہے؟

الاسلام یہدم ما کان قبلہ (اسلام نے اپنے سے پہلے سارے گناہوں کو ختم کر دیا) اور التائب من الذنب کمن لا ذنب له (گناہوں سے توبہ کرنے والا گناہ نہ کرنے والے کے مثل ہو جاتا ہے) اس لیے اسلام لانے کے بعد زمانہ شرک کے معاصی پر طعن وتشنیع کسی طرح بھی روا نہیں اور اگر بالفرض اس دروازے کو کھول دیا جائے تو مہاجرین وانصار صحابۂ رسول کے بارے میں اتنی بڑی بات کہہ دینا کسی طرح مناسب نہیں کیونکہ جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا۔

علاوہ ازیں اگر کسی درجہ میں اس روایت کو مان لیا جائے تو حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی اس رائے کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خلاف اکسانے کا معنی پہنانا کسی طرح صحیح نہیں ہے

بنو ہاشم میں اپنے فضائل ومحاسن کے لحاظ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سب پر فوقیت رکھتے ہیں اس لیے وہی خلافت کے سب سے زیادہ مستحق ہیں جس کا اظہار ان دونوں حضرات نے حسب موقع حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کر دیا، اس کے برخلاف حضرات انصار کا ایک طبقہ اپنی نصرت وتائید کے پیش نظر یہ سمجھ رہا تھا کہ مہاجرین کے مقابلہ میں خلافت کے زیادہ حق

ڈاکٹر موصوف کی طرف سے حضرت ابوسفیانؓ، حضرت معاویہؓ، حضرت یزید بن ابوسفیانؓ، حضرت عتاب بن اسیدؓ، حضرت خالد بن سعیدؓ جیسے آنحضرتؐ کے معتمد صحابہ کو انگریزوں کی صف میں کھڑا کر دینا حد درجہ کی جسارت ہے جو اہل سنت والجماعت کے صحابہ سے متعلق اجماعی عقیدہ سے یکسر منافی ہے

دار بھی ہیں، اپنی اس رائے کے تحت وہ سقیفۂ بنی ساعدہ میں اکٹھا ہوئے تھے لیکن بعد میں حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے بیانات سے دلائل منقح ہو کر سب کے سامنے آ گئے تو بغیر کسی تردد کے سب نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو خلیفۂ رسول تسلیم کر لیا اور مکمل بشاشت قلبی کے ساتھ خلیفۂ وقت کی واطاعت قبول کر لی۔

ہ:...... موصوف آگے چل کر لکھتے ہیں کہ: ''مگر جس طرح انگریزوں کے دل میں صلیبی جنگوں میں شکست کا غم وغصہ آج تک موجود ہے اسی طرح اس گروہ میں بدر کے انتقام کا جذبہ سینہ کے اندر بھڑکتی ہوئی آگ کی طرح جوش مارتا رہا۔''

ڈاکٹر صاحب نے اپنی بات میں زور پیدا کرنے اور اپنے کمال ادب و بلاغت کے اظہار کے لیے حضرات صحابہ کی مقدس جماعت کے ساتھ جس بے ادبی کا مظاہرہ کیا ہے وہ صاف طور پر غماز ہے کہ ''فی قلبہ شیٔ'' حضرت ابوسفیان، حضرت معاویہ، حضرت یزید بن ابوسفیان، حضرت عتاب بن اسید، حضرت خالد بن سعید وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معتمد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو انگریزوں کی صف میں کھڑا کر دینا حد درجہ کی جسارت ہے جو اہل سنت والجماعت کے صحابہ سے متعلق اجماعی عقیدہ کے یکسر منافی ہے۔

الحاصل ڈاکٹر عبداللہ عباس صاحب کی مندرجہ بالا تحریر کا ایک ایک جز کتاب وسنت سے معارض، عقیدۂ اہل سنت کے خلاف ہے اور حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے بیان کے مطابق (شائع تعمیر حیات، ۲۵/اپریل ۱۹۹۲ء) خود ندوہ کے مسلک کے بھی خلاف ہے جس کے معتمد تعلیمات کی مسند پر بیٹھ کر اسے لکھا گیا ہے اور ندوہ کے ترجمان ''تعمیر حیات'' کے ذریعہ جس کی اشاعت ہوئی ہے، مگر حیرت ہے کہ ترجمان ندوہ ''تعمیر حیات'' نے آج تک اس کی واضح طور پر تردید اور اس سے براءت کے سلسلہ میں کچھ نہیں لکھا، بعض علما کی جانب سے حضرت مولانا علی میاں صاحب کو اس نامناسب تحریر کی طرف توجہ دلائی گئی بلکہ احتجاج کیا گیا تو موصوف نے ''ندوۃ العلماء کے ذمہ داروں اور کارکنوں کا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں مسلک و عقیدہ'' کے عنوان سے ایک مختصر مضمون شائع فرما دیا جس میں ڈاکٹر عبداللہ عباس صاحب کی تردید میں ایک لفظ بھی نہیں ہے۔ البتہ ان کے بے بنیاد مفروضوں اور صحابہ بیزار خیالات کو ''تاریخی تجزیہ وتبصرہ'' کا نام دے کر یک گونہ علمی حیثیت دی گئی ہے۔ حضرت مولانا نے اپنے اس مقالہ میں صحابۂ کرام بالخصوص حضرت علی، حضرت معاویہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے بارے میں اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کی جو تشریح وترجمانی فرمائی ہے وہ قابلِ تحسین ہے۔ پھر حضرات صحابہ کے کارناموں اور عظمت کے اظہار میں ندوہ کی جن بے مثال خدمات کا ذکر فرمایا ہے اور اس کے ثبوت میں مولانا شبلی نعمانی، مولانا حبیب الرحمٰن خاں شیروانی کی تصنیفات اور دارالمصنفین اعظم گڑھ کی صحابہ سے متعلق مطبوعات کا تذکرہ کیا ہے اس سے کسی کو انکار نہیں مگر سوال یہ ہے کہ حضرت مولانا سے تو درخواست کی گئی تھی ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی کے غلط مضمون کی تردید کریں تاکہ ایک طاقت ور تردید سے ڈاکٹر عبداللہ صاحب کی تحریر کے وہ مسموم اثرات جو تعمیر حیات کے ذریعہ پورے ملک میں پھیل گئے ہیں ختم ہو جائیں۔ اس کے جواب میں ندوہ کے بانیوں اور کارکنوں کے مسلک اور صحابہ سے متعلق ندوہ کی خدمات کی وضاحت فرمائی جا رہی ہے، آخر اس درخواست اور اس کے جواب میں ربط کیا ہے؟ حضرت مولانا سے نیاز مندانہ گزارش ہے کہ وہ اس پر غور فرمائیں۔ ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

ندوہ کے ایک پرجوش صاحب قلم استاذ کو یہ بات انتہائی گراں لگی کہ ڈاکٹر صاحب کی اس قابلِ اعتراض تحریر پر لوگ اعتراض کیوں کرتے ہیں، چنانچہ موصوف اپنی لسانی ہوش مندی اور جوش حمیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''مولانا کے مضمون میں اس عبارت کا آنا تھا کہ کچھ مدعیوں نے چیخ و پکار شروع کر دی وہ اخرس و گونگے جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف بے جا باتوں کی نسبت اور یزید کی وکالت پر نہیں بولتے...... وہ یہاں گویا ہو گئے۔''

ادبی اعتبار سے اس تحریر کے عیب وسقم کو تو اہلِ ادب جانیں، میری تو آں محترم سے بس اتنی گزارش ہے کہ جذبات کی رو میں اتنا آگے نکل جانا کسی طرح مناسب نہیں کہ پیچھے مڑ کر دیکھیں تو صرف آپ اکیلے رہ جائیں، پورے ملک کے علماء کو ''اخرس اور گونگا'' کہنے سے آپ کی گویائی میں کچھ اضافہ ہونے سے رہا البتہ اس کا انجام یہ ضرور ہو سکتا ہے کہ آپ کی بات سننے سے لوگ اپنے کان بالقصد بند کر لیں...... آگے چل کر لکھتے ہیں:

''ایک ایسے صاحب کا مضمون داد وتحسین کے خانہ میں شائع کیا گیا جو نہ قرآن پاک سے واقف، نہ حدیث نبوی سے، نہ اقوال صحابہ سے، نہ علماء ومصلحین کی آراء سے، گستاخ وبے ادب محمود عباسی کی دو چار کتابیں جن کا سرمایہ حیات ہیں۔''

یہ ایک فاضل ندوہ کے بارے میں موصوف کی شہادت ہے۔ صاحب البیت أدریٰ بما فیہ ہم اس سلسلے میں کیا کہہ سکتے ہیں، البتہ آگے چل کر موصوف نے بلاوجہ اور بغیر کسی معقول ربط کے دارالعلوم دیوبند اور جمعیت علماء کو بھی نشانہ بنایا ہے، اس بارہ میں موصوف سے صرف یہ گزارش ہے کہ جب طبیعت جوش میں آئے اور قلم خردہ گیریوں کے لیے بے چین ہو جائے تو اپنے گرد وپیش نظر اٹھا کر دیکھ لیا کریں تسکین کے سامان خود ندوہ اور لکھنؤ میں بہت مل جائیں گے اور آپ دہلی و دیوبند کے طویل سفر کی زحمت سے بھی بچ جائیں گے کیونکہ ''ایں گناہیست کہ در شہرِ شما نیز کنند''

ڈاکٹر عبداللہ عباس صاحب کی تحریر کے درجۂ حرارت کو کم کرنے کی غرض سے موصوف رقم طراز ہیں:

''مولانا عبداللہ عباس ندوی جن کا قلم ردعمل کے جوش میں بغیر مقصد ونیت کے غلط رخ پر چل گیا۔''

یہ اصل حقیقت پر پردہ ڈالنے کی ایک ناکام کوشش ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی تحریر کا سیاق وسباق زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ جو کچھ لکھا جا رہا ہے وہ پورے غور وفکر اور قصد وارادہ سے اور اپنے خیال میں استدلال کی قوت سے طاقتور اور مدلل کر کے لکھا جا رہا ہے، کیا بے قصد ونیت کی تحریریں اسی طرح کی ہوا کرتی ہیں؟ بلکہ اس کے پیچھے کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

ملک میں پھیلے ہوئے مدارس، علماء اور حساس

باقی صفحہ نمبر 46

عقیدہ تحریف قرآن کی حقیقت قرآن وحدیث کی روشنی میں

از قلم محمد عبدالغفار فاروقی

قرآن حکیم ہر قسم کی تحریف وتبدیل سے پاک خدائی دستاویز: غیر مسلموں کی آرا:

ضرورت قرآن اور حفاظت قرآن:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بغیر باپ کے پیدا ہونے کا واقعہ جو خلاف عادت اور تخلیق انسانی ہونے کے باعث کسی کی سمجھ میں نہ آ سکتا تھا۔ اور انجیل میں جو بیان کیا گیا تھا ایسا غیر مکتفی اور ناکارہ تھا کہ اس سے کسی انسان کی تشفی نہیں ہو سکتی تھی بلکہ حضرت مریمؑ کی یوسف نجار کے ساتھ شادی کا تذکرہ جو اناجیل اربعہ میں درج ہے۔ اس نے حضرت عیسیٰؑ کے بغیر باپ پیدا ہونے کو شک وشبہ میں ڈال دیا تھا۔ یہود کو حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ پر طرح طرح کی بدگمانیاں کرنے اور کفر بکنے کا موقع مل گیا تھا قرآن مقدس نے نازل ہو کر جس صفائی، عمدگی کے ساتھ مسیح کی بغیر باپ کے ولادت کو ثابت کیا کہ مخالفین کے تمام توہمات باطل ہو گئے۔

زھدۃ الاقاویل فی ترجیح القرآن علی الاناجیل"

انبیائے سابق حضرت نوحؑ، داؤدؑ، لوطؑ، ہارونؑ، سلیمانؑ، ہودؑ، یسع وغیرہ ہم کی نسبت ریاکاری بے حیائی بت پرستی اور کل انبیاءؑ کو چور ڈاکو ثابت کرنے کے مضامین جو تورات اور انجیل میں درج تھے ان کی پاکیزگی اور عصمت قائم رکھنے کے لیے قرآن کے آنے کی از بس ضرورت تھی۔

سر ولیم میور نے لائف آف محمد میں لکھا ہے کہ:

جہاں تک ہماری معلومات ہیں دنیا بھر میں ایک کتاب بھی ایسی نہیں جو اس قرآن مجید کی طرح بارہ صدیوں تک ہر قسم کی تحریف سے پاک ہو۔

مسٹر جان ڈیون پورٹ اپنی کتاب اپالوجی فار محمد اینڈ دی قرآن میں لکھتا ہے۔

قرآن فی الحقیقت عیوب سے ایسا مبرا ہے کہ اس میں خفیف ترمیم کی بھی ضرورت نہیں۔ اول سے آخر تک پڑھا جائے تو اس میں کوئی بھی لفظ نہ ملے گا جو پڑھنے والے چہرہ پر شرم وحیا پیدا نہ کرے۔

> پوری دنیا میں ایک بھی کتاب ایسی نہیں جو قرآن مجید کی طرح محفوظ ہو

مشہور اسلام دشمن پادری عمادالدین یوں لکھتا ہے۔

قرآن آج تک وہی ہے جو محمدؐ کے عہد میں تھا۔

یہ تھی آراء ان غیر مسلموں کی جنہوں نے ساری زندگی اسلام دشمنی میں بسر کی بالآ خر انکو بھی یہ اقرار کرنا پڑا کہ قرآن پاک ہر قسم کی تحریف سے پاک کتاب ہے۔

اب ہم آئندہ سطور میں شیعہ عقیدہ تحریف قرآن پر بات کرتے ہیں اور فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں کہ وہ خود اپنے ضمیر کی عدالت سے فیصلہ لیں کہ آیا اب بھی رافضیوں کو مسلمان سمجھا جائے؟

تحریف سے مراد وحی الٰہی کو اپنی اصلی حالت سے قصداً بدل ڈالنا چاہے الفاظ کو بدلا جائے یا اس میں کمی بیشی کی جائے یا جان بوجھ کر اس میں غلط تاویل کی جائے ارشاد خداوندی......

فویل للذین یکتبون الکتاب بایدھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ یشتروابہ ثمنا قلیلا فویل لھم مما کتب ایدیھم وویل لھم ممایکسبون. (البقرہ ۷۹)

"تو بڑی خرابی انکی ہوگی جو لکھتے ہیں (بدل بدل کر) کتاب تورات کو اپنے ہاتھوں سے پھر کہہ دیتے ہیں کہ یہ حکم خدا کی طرف سے غرض اس سے یہ ہوتی ہے کہ اس کے ذریعہ کچھ نقد قدرے قلیل وصول کرلیں سو بڑی خرابی پیش آئیگی انکو اسکی بدولت بھی جس کو انکے ہاتھوں نے لکھا تھا اور بڑی خرابی ہوگی ان کو اسکی بدولت بھی جسکو وہ وصول کرلیا کرتے تھے۔"

یحرفون لکم عن مواضعہ ونسو خظا مماذکر وبہ الخ (المائدہ ۳)

یسمعون کلام اللہ ثم یحرفونہ (البقرہ ۷۵)

رسول پاک نے سات قسم کے انسانوں پر لعنت فرمائی ہے ان میں سے پہلا وہ شخص جو اللہ کی کتاب میں اضافہ اور تبدیل کرتا ہے۔

الخصیال ابن بابویہ قمی ج۲ص۳۴۹)

اور محرفین کے بارے میں شہید کربلا حضرت سیدنا حسینؓ بن علیؓ کا ارشاد ہے کہ یہ علیحدگی پسند جماعت ہے قرآن کو چھوڑ دینے والے شیطان کے ہمنوا قرآن میں تحریف کرنے والے اور سنتوں کو مٹانے والے۔ (تحفہ العقول ص۲۴۳)

جو شخص قرآن کریم کی ایسی تفسیر بیان کرتا ہے جو حقیقت کے خلاف ہو اور اس کے ایسے معنی بیان کرتا ہے جو آخر تک کسی نے نہیں کیے تو وہ شخص تحریف کا مرتکب قرار پاتا ہے۔ تحریف سے پہلے ہم کچھ مثالیں غلط تاویل کی پیش کرتے ہیں کہ روافض نے کس طرح قرآن میں اپنی مرضی ومنشا کے مطابق ردوبدل کیا۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی

"حضرت ابوالحسن سے روی ہے کہ انہوں نے کہا دین کا کمال اور نعمت کے اتمام سے مراد حضرت علی کی ولایت ہے۔

نزل بہ روح الروح الامین. الخ

حضرت ابوجعفرؒ سے روایت ہے کہ اس سے مراد امیر المومنین کی ولایت ہے۔

ان الذین ارتدو علی ادبار ھم . الخ

اس سے مراد ابوبکر عمر وعثمان ہیں (العیاذ باللہ)

یوتکم کفلین من رحمتہ.

ان سے مراد حسن اور حسین ہیں۔

حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر. الخ

ایمان سے مراد علی کفر سے مراد ابوبکر اور فسوق سے مراد عمر اور عصیان سے عثمان مراد ہیں۔ (العیاذ باللہ)

ھذان خصمان اختصو فی ربھم

حضرت حسینؓ بن علیؓ سے روایت ہے کہ خصمان سے مراد ہم اور بنوامیہ ہیں۔

انما الخمرو المیسر والانصاب. الخ

الخمر والمسنیر سے مراد ابوبکر وعمرؓ ہیں۔ (العیاذ باللہ)

ایک بات جو انتہائی قابل غور ہے کہ قرآنی آیات کی اتنی غلط تاویلات کی ہیں۔ جن میں اکثریت ایک دوسرے سے متناقض ہے صرف دو روایات ملاحظہ ہوں۔

الذین اتینا ھم الکتاب یتلونہ حق تلاوتہ اولئک یؤ منون .الخ

کلینی نے اپنی کتاب الاصول میں اس کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس سے مراد ائمہ ہیں اور طوسی نے بیتان میں اس کی تفسیر صحابہ کرامؓ سے کی ہے۔

ان ھذا لقرآن یھدی للتی ھی اقوم:

کلینی کے بقول اس سے الی الامام مراد ہے اور طوسی کے بقول اس سے لا الہ الا اللہ ہے۔ روافض کی آیت قرآنیہ کی پر مسخ شدہ تاویلات جو بطور نمونہ کے ہم نے اپنے قارئین کی نظر کی ہیں جن سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ......

محفوظ نہ رکھا جاسکا بعد میں آنے والوں نے اپنی مرضی ومنشا کے مطابق ان میں تبدیلی کر دی۔ جب کہ قرآن کی نسبت ارشاد ربانی ہے......

"انا نحن نزلنا الذکر وانا لھو لحافظون"

اشتروا بہ انفسھم ان یکفروا بما انزل اللہ فی علی بغیا۔

موجودہ قرآن میں لفظ فی علی کا موجود نہیں۔

ایک اور روایت پڑھیے۔

اہل تشیع کے نزدیک قرآن پاک میں جتنے بھی برائی والے نام ہیں ان کا مصداق ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور انکے پیروکار ہیں۔ نعوذ باللہ

قرآن کریم کی زیادہ تر آیات آل بیتؓ کے حق میں نازل ہوئی ہیں چنانچہ کتاب الاجتی کے جز داول میں تہتر سے زائد ایسی آیات ذکر کی گئی ہیں جنکے بارے میں یہ تاویل کی گئی ہے کہ حضرت علیؓ اور انکے صاحبزادوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔

انکے کے نزدیک قرآن حکیم اس لیے نازل ہوا کہ مستقبل کے حالات کی خبر دے اور اسکے نزول کے وقت جو انسانوں کی اجتماعی زندگی تھی اسے اس سے کوئی غرض نہیں اسکی آیات تو صحابہ کرامؓ واہل بیت اور اختلافات سے متعلق ہے انکے نزدیک قرآن مجید کی جن آیات میں مرتدین منافقین، فاسقین، ظلم وکفر، طاغوت، جبر اور ان جیسے جتنے بھی برائی والے الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان سے مراد ابوبکر، عمر، عثمانؓ اور انکے پیروکار ہے۔ (العیاذ باللہ)

اور انکے بالمقابل قرآن مجید میں جہاں بھی نور نہار مصباح، شمس، قمر جیسے الفاظ جو اچھائی پر دلالت کرتے ہیں ان سے مراد علی اور اولاد علی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یعقوب کلینی نے اپنی کتاب الاصول ج ۲ ص ۶۲۷ پر ہے۔ میں حضرت علی المرتضیٰؓ کی طرف منسوب ایک روایت لکھی ہے کہ......

قرآن کریم تین چیزوں کو لے کر نازل ہوا ایک تہائی ہمارے اور ہمارے دشمنوں کے بارے میں ایک تہائی سنن اور مثالیں اور ایک تہائی فرائض اور احکام ہیں۔

ان تمام غلط تاویلات کا مقصد یہ ہے کہ قرآن حکیم کو اسکے دینی اور اجتماعی تشریحات سے خالی قرار دے کر اسکی قدر وقیمت کو ختم کر دیا جائے جو اسے ایک اہم آسمانی کتب ہونے کی حیثیت سے حاصل ہے۔

تحریف قرآن:

اہل سنت اور اہل تشیع کے درمیان بنیادی اختلاف یہ ہے کہ اہل سنت کے نزدیک قرآن مجید مکمل کتاب ہے اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی نہ اس میں کسی آیت کا اضافہ کیا گیا ہے نہ کمی کی گئی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ قیامت تک قرآن مجید کے کسی ایک حرف کو تبدیل نہیں کیا جا سکے گا۔ بخلاف دوسری کتب سماویہ کے انہیں تبدیلی سے

نیز

لایاتیہ الباطل من بین ھدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید

سو اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید میں نہ تغیر و تبدل کیا گیا ہے اور نہ قیامت تک ہو سکتا ہے۔ یہ ہر لحاظ سے کامل واکمل ہے۔ اس میں کمی یا زیادتی کا کوئی احتمال نہیں برخلاف اہل تشیع کے ان کے نزدیک قرآن مجید مصلی شکل میں موجود نہیں اسکی بہت سی آیات میں تبدیلی کر دی گئی ہے اور قرآن مجید کا ایک بہت بڑا حصہ حذف کر دیا گیا ہے۔ بلکہ شیعوں کی معتبر ترین کتابوں میں دو ہزار سے زائد روایات ائمہ سے منقول ہیں کہ قرآن مجید میں پانچ قسم کی تحریف موجود ہے۔ (۱) کمی (۲) بیشی (۳) تبدل الفاظ (۴) تبدل حروف (۵) خرابی ترتیب آیات وسورت وکلمات۔

اصول کافی میں ایک باب بعنوان باب فیہ نکت و نتف من السنزیں فی الولایۃ میں ایک روایت ہے امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ

اللہ عزوجل کا قول ومن یطع اللہ ورسولہ فی ولایت علی و الائمہ من بعدہ فقد فاز فوزاً عظیما۔

اب موجودہ قرآن میں فی ولایت علی والائمہ من بعدہ کا لفظ موجود نہیں۔

اس کتاب کے مذکورہ باب کے اندر ایک اور روایت موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ولقد عھدنا الی آدم من قبل کلمات فی محمد و علی وفاطمہ والحسن والحسین والائمہ من ذریتھم فنسی اللہ

اہل تشیع کے نزدیک قرآن پاک میں پانچ قسم کی تبدیلیاں موجود ہیں

کی قسم محمدؐ پر یہ اسی طرح نازل کی گئی اب موجودہ قرآن میں کلمات فی محمد و علی و فاطمہ والحسن والحسین من ذریتھم مین ہے۔

اسی باب میں ایک روایت جابر سے منقول ہے کہ: امام محمد باقر سے روایت ہے کہ جبرائیل اس آیت کو محمدؐ پر اس طرح لے کر آئے تھے۔

امام محمد باقر کہتے ہیں جبرائیل اس آیت کو محمدؐ پر یوں لے کر آئے تھے ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبد نافی علی فاتو بسورۃ من مثل۔

اس آیت میں فی علی کا لفظ موجود نہیں۔

اصول کافی باب ۶ النوادر ص ۶۷۱ میں امام جعفر صادق سے منقول ہے۔

بہ تحقیق جو قرآن پاک جبرائیل محمد پر لے کر آئے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں۔

کتاب احتجاج طبرسی معتبر کتب روافض میں سے ہے اسکے مصنف شیخ احمد بن ابی طالب نے کتاب کے دیباچہ میں لکھ دیا ہے اس کتاب میں امام حسن عسکری کے علاوہ جس قدر اقوال دیگر ائمہ کے ہیں ان پر اجماع ہے یا وہ عقل کے مواقف ہیں یا اس قدر کتب سیر میں انکی شہرت ہے کہ مخالف وموافق سب کا ان پر اتفاق ہے اسی کتاب میں ایک روایت جو ۴۲ صفحات پر مشتمل ہے موجود ہے جس میں اس روایت میں پانچوں قسم کی تحریف ثابت ہوتی ہے۔

کمی کے متعلق جو مضامین ہیں وہ یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔

قرآن پاک کی ایک آیت......

فان خفتم الا تقسطو فی الیتامیٰ فانکحو لکم من النساء۔

میں ایک زندیق حضرت علی سے سوال کرتا ہے کہ یہاں شرط اور جزاء میں کوئی ربط معلوم نہیں ہوتا۔ یہ ایک بے جوڑ سی بات لگی ہے تو اس کے جواب میں حضرت علی المرتضیٰؓ کیا فرماتے ہیں۔ شیخ احمد بن ابی طالب کے الفاظ میں پڑھیے

تو تجھ کو جو اللہ کا قول فان خفتم الخ کے ناپسند ہونے پر اطلاع ہوئی اور تو کہتا ہے کہ یتیموں کے حق میں انصاف کرنا عورتوں سے نکاح کرنے کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں رکھتا اور نہ ہی کل عورتیں یتیم ہوتی ہیں پس اسکی وجہ یہی ہے جو میں تجھ سے بیان کر چکا ہوں کہ منافقوں نے قرآن سے بہت کچھ نکال ڈالا۔ فی الیتامی اور فانکحو کے درمیان میں بہت

Scanned with CamScanner

سے احکام اور قصے تھے۔ تہائی سے زیادہ وہ سب نکال ڈالے گئے اس وجہ سے بے ربطی ہوگئی اس قسم کی منافقوں کی تحریفات کی وجہ سے جو اہل نظر وتامل کو ظاہر ہو جاتی ہے۔

بے دینوں اور اسلام کے مخالفوں کو قرآن پر اعتراض کرنے کا موقع مل گیا۔

تفسیر صافی کے مقدمہ میں تفسیر عیاشی کے حوالہ سے امام محمد باقرؒ کا قول موجود ہے کہ بہ تحقیق قرآن سے بہت آیتیں نکال ڈالی گئیں اور اگر قرآن اسی طرح پڑھا جائے جیسا کہ نازل کیا گیا تھا تو یقیناً تم قرآن میں ہمارے نام پاؤگے۔

تفسیر قمی جس کے مصنف گیارہویں امام کے شاگرد اور محمد بن یعقوب کلینی کے استاد ہیں بڑی معتبر کتاب ہے اور روایات تحریف سے لبریز ہے۔

منجملہ ان کے ایک یہ روایت بھی ہے۔

وہ آیتیں جو قرآن سے نکال ڈالی گئیں انکی ایک مثال یہ ہے" لکن اللہ یشهد بما انزل الیک فی علی " یہ آیت اس طرح نازل ہوئی پھر چند مثالیں اور لکھنے کے بعد لکھا ہے اسکی مثل بہت زیادہ ہیں۔

قرآن میں بڑھائی جانے والی روایات احتجاج طبرسی میں ہے حضرت علیؓ نے فرمایا......"ان منافقوں نے قرآن میں وہ باتیں درج کردیں جو اللہ نے نہیں فرمائی تھی۔

نیز اسی روایت میں ہے جب ان منافقوں سے وہ وہ مسائل پوچھے جانے لگے جن کو وہ نہ جانتے تھے تو مجبور ہوئے قرآن کو جمع کریں اسکی تفسیر کریں اور قرآن میں وہ چیزیں بڑھائیں جن سے وہ اپنے کفر کے ستون قائم کریں لہٰذا انکے منادی نے اعلان کردیا جس کے پاس قرآن کا کوئی حصہ ہو وہ ہمارے پاس لے آئے۔ منافقوں نے قرآن کی جمع وترتیب کا کام اس شخص کے سپرد کیا جو خدا کی دشمنی میں ان کا ہم خیال تھا۔ اور اس نے ان کی پسند کے مواقف قرآن کو جمع کیا۔

قرآن کے حروف والفاظ کے بدلے جانے کی روایتیں

تفسیر قمی میں ہے:......

اور وہ چیزیں جو قرآن میں موجود ہیں خلاف ماانزل اللہ وہ یہ آیت ہے۔ کنتم خیر امة ہے۔ امام جعفر صادق نے اس کے پڑھنے والے سے کہا کہ واہ کیا اچھی امت ہے جس نے امیر المومنین کو اور حسینؓ بن علیؓ کو قتل کر دیا پوچھا گیا کہ پھر یہ آیت کس طرح اتری تھی اے فرزند رسول تو فرمایا کہ یہ آیت اس طرح اتری تھی کہ...... کنتم خیر ائمة

نیز اسی تفسیر کے اندر یہ روایت بھی موجود ہے۔

حضرت امام جعفر صادق کے سامنے یہ آیت پڑھی الذین یقولون ربنا هب لنا من ازواجنا وذریتنا۔الخ

تو امام جعفر نے فرمایا انہوں نے بڑی چیز مانگی کہ انکو

قرآن پاک کے بارہ میں غلط فہمیاں پیدا کر کے شیعہ تمام مسلمانوں کا اعتماد ختم کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں

متقیوں کا امام بنادے پوچھا گیا اے فرزند رسول یہ آیت کس طرح اتری تو فرمایا واجعل لنا من المتقین اماما۔

(اصول کافی ص ۲۶۸)

ایک شخص نے امام جعفر صادق کے سامنے یہ آیت پڑھی...... قل اعملو فسیری اللہ عملکم و رسوله ۔الخ

امام نے فرمایا یہ آیت یوں نہیں بلکہ یوں نازل ہوئی تھی والمامون ۔اصول کافی ص ۲۳۱ میں یہ روایت درج ہے۔

احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت ہے کہ ابوالحسن نے مجھے ایک مصحف دیا اور کہا اسے پڑھنا میں نے اسے کھولا اور میں نے اس میں "طم لیکن الذین کفرو" کو پڑھا تو اس میں قریش کے مردوں کے نام بمعہ والد کے موجود تھے۔

احتجاج طبرسی ص ۲۲۲ اور اسرار امامت ۱۴۳ میں یہ روایت ہے کہ سورہ احزاب سورہ بقرہ کے برابر تھی۔

اور سورہ نور کی ایک سو ساٹھ آیات تھیں اور سورہ حجر کی ایک سو نوے آیتیں تھیں۔

احتجاج طبرسی کی ایک اور روایت میں پڑھتے چلیں۔

ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے قرآن جمع کیا اور اسے لے کر مہاجرین وانصار کے پاس گئے۔ پھر جب حضرت ابوبکر نے پہلا صفحہ کھولا تو اس میں اپنی قوم کے رسوا کن اعمال کو دیکھا تو عمر چھلانگ کر کو سامنے آ گئے اور کہنے لگے اے علی! اسے واپس لے جاؤ ہمیں اس کی ضرورت نہیں پھر انہوں نے حضرت زید بن ثابت کو بلایا اور کہا علی ایک ایسا قرآن لے کر آئے ہیں جس میں مہاجرین و انصار کی برائیاں بیان کی گئی۔ لہٰذا ہماری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن تالیف کریں اور ایسے آیات کو نکال دیں جن میں مہاجرین و انصار کی برائی اور انکی بے عزتی کا بیان ہے۔ چنانچہ زید نے انکی بات مان لی۔ نمونہ کے طور پر تحریف کی روایات نقل کر دی اگر کوئی شخص کتب روافض کا مطالبہ کرے ایک انبار ان روایات کا ملے گا۔ جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ قرآن مجید میں تحریف ہو چکی ہے۔

اب مناسب معلوم ہوتا ہے اتمام حجت کے طور پر شیعہ علماء کے اقرار بیان کیے جائیں کہ یہ روایات کثیر و متواتر ہیں ان پر ہمارے مذہب کی بنیاد ہے اور ان روایات ہی پر ہمارا اعتماد ہے۔ مختلف زمانے اور واقعات میں شیعہ کے اکابر علماء مجتہدین نے اس مسئلہ پر قلم اٹھایا اور خوب سے خوب تر لکھا لیکن یہ سلسلہ میں سب اہم کتاب جو مذہب شیعہ کے ایک بڑے مجتہد خاتم المحدثین علامہ حسین محمد تقی نوری طبرسی کی کتاب ہے جس کا نام ہے "فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب اب الارباب ہے" اس کتاب میں مصنف نے دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں کہ قرآن مجید میں ہر طرح کی تحریف ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں ان کتابوں کی ایک طویل فہرست بھی دی جو مختلف زمانوں کے علما شیعہ نے قرآن مجید تحریف شدہ کتاب ثابت کرنے کے لیے لکھی ہیں یہ کتاب مصنف نے تیرھویں صدی کے آخر میں اس وقت لکھی تھی جب روافض کے بہت سے علماء نے از راہ مصلحت تحریف قرآن جیسے بنیادی عقیدے سے رو گردانی شروع کر دی تھی۔ علامہ حسین نوری طبرسی نے اسے مذہب امامیہ سے انحراف سمجھا اور اس کی تردید ضروری سمجھی اور یہ کتاب مصنف کی زندگی میں ایران میں چھپی اور 80 کے عشرے میں یہ کتاب پاکستان میں بھی شائع ہو کر مفت تقسیم ہوئی۔

حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب نے کسی شیعہ کو تحریف قرآن کے عقیدہ سے انکار کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہنے دی مناسب معلوم ہوتی ہے چند اہم اقتباسات اس کتاب سے پیش کیے جائیں۔

علامہ حسین نوری طبرسی کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں۔

یہ بہت عمدہ کتاب ہے جسے میں نے قرآن میں تحریف کرنے کے اثبات اور ظالموں کے رسوا کن اعمال کے بیان کرنے کے لیے لکھا ہے۔ اس کتاب کے دوسرے مقدمے میں وہ لکھتا ہے۔

اختلاف کے اقسام اور ایسی تبدیلی کے بیان میں جس کا واقع ہونا قرآن پاک میں ممکن ہے قرآن میں زیادتی اور کمی کی بہت سی صورتیں ہیں کمی پوری کرنے کو بھی شامل ہے۔ جسے سورہ حقد، سورہ خلفہ، جو حذف کردی گئیں اور نقصان اور تبدیلی ایک کلمہ ایک حرف اور کلمات پر اعراب کو بھی شامل ہے۔

اسی کتاب کا تیسرا مقدمہ بڑا اہم ہے اس لئے

شیعہ کے نزدیک سورۃ نقد اور خلفہ کو قرآن پاک سے نکال دیا گیا ہے۔ نعوذ باللہ

اگر شیعیت کا عقیدہ تحریف مان لیا جائے تو اسلام کی پوری عمارت ہی منہدم ہو جائے گی

ضروری ہے کہ اس کو پورا کا پورا نقل کر دیا جائے۔

قرآن کریم کی تحریف اور عدم تحریف کے بارے میں علماء شیعہ کے اقوال بیان کرتے ہوئے علامہ حسن نوری طبرسی کہتے ہیں

تبدیلی اور کمی کا عقیدہ علی بن ابراہیم کا ہے انہوں نے اسکو اپنی کتاب میں صاف اور واضح لکھا ہے اور اس سلسلہ کی روایت کو اپنی کتاب میں بھر دیا ہے یہی مذہب انکے شاگرد کلینی کا ہے انہوں نے بہت سی صریح روایات اپنی کتاب الروضہ الجنۃ میں بیان کی ہیں اور یہی محسن کاظمی صاحب شرح الوافیہ کا بھی ہے اور یہی مذہب ملا باقر مجلسی کا ہے جو اس نے مراۃ العقول میں صاف بیان کیا ہے اور محمد بن حسین صفار کا ہے جو اس نے البصار میں لکھا ہے۔ اور یہی مسلک محمد بن ابراہیم نعمانی نے اپنی تفسیر الصغیر میں لکھا ہے اور محمد بن مسعود عیاسی فرات بن ابراہیم سب نے اپنی اپنی تفسیر ان روایات بھر دی ہیں اور یہی مفید نے ارشاد میں لکھا ہے اور یہی مذہب بنو نو بختا اور خاص کر اسماعیل بن اسحاق ابو محمد حسن بن موسیٰ ابراہیم بن نو بخت اور ابو القاسم حسین بن روح رش الطائفہ کے نام سے مشہور ہے کا ہے۔

نیز جن علما نے تحریف کا قول صراحتاً اپنی کتابوں میں لکھا ہے ان میں حاجت بن لیث سراج ریاض العلماء میں ابن شاذان نے الایضاح میں احمد بن محمد بن خالد برقی نے التحریف میں اور اسکے والد محمد بن خالد التنزیل والتغیر میں علی بن حسین بن فضال کے التنزیل والتحریف میں محمد بن حسن صیدفی نے التحریف والتبدیل ابو طاہر بن عمرقی اور علیؒ ابن طاؤس نے سعد السعود میں جزائری نے الانوار میں داعاد نے خلطۃ القبسات کے حاشیہ میں تحریر کیا ہے۔

دلائل اور روایات اس سلسلہ میں بھی بہت زیادہ ہیں جو بتا رہی ہیں کہ قرآن میں تحریف ہوئی ہے اور صدوق، مرتضٰی اور طوسی کے بارے میں اشارہ کیا ہے وہ تحریف کے قائل تھے اس لئے کہ طوسی اور مرتضٰی نے عثمان کے مطاعن کا ذکر کیا ہے اور انہی مطاعن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انہوں نے قرآن حکیم کو جمع کیا اور باقی کو جلانے کا حکم دیا۔

مزید یہ کہ طوسی نے اپنی کتاب التبیان میں تقیہ پر عمل کرتے ہوئے مخالفین کیساتھ مدارات سے کام لیا ہے۔

اسی طرح صدوق پر رد کرتے ہوئے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ صدوق نے اپنی کتاب کمال الدین میں جہاں قائم سے بحث کی ہے وہاں یہ بات بھی تاکید سے لکھی ہے کہ جو حالات امم سابقہ میں پیدا ہوئے وہ اس امت میں پیدا ہو کر رہیں گے سابقہ امتوں کے حالات میں سرفہرست تورات اور انجیل کی تحریف ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ قرآن میں بھی تحریف ہوتی ہے۔

علامہ نوری طبرسی کی اس بات کی تائید ان حضرات نے اس عقیدہ سے انحراف بطور تقیہ کیا تھا الانوار سے ہوتی ہے (سید نعمت اللہ الجزائی) اور یہ بات ظاہر ہے کہ ہمارے ان حضرات (شریف المرتضٰی، صدوق، طوسی) نے یہ بات بہت سی مصلحتوں کی وجہ سے کہی ہے یہ ان کا عقیدہ کیسے ہو سکتا ہے جب کہ خود انہوں نے اپنی کتابوں میں بڑی تعداد میں وہ حدیثیں روایت کی ہیں جو بتلاتی ہیں کہ قرآن میں مذکورہ بالا ہر طرح کی تحریف ہوئی ہے اور یہ کہ فلاں آیت اس طرح نازل ہوئی تھی پھر اس میں یہ تبدیلی کر دی گئی پھر علامہ نوری طبرسی نے کتاب کے آخری میں یہ بات لکھی ہے کہ جن حضرات نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ عقیدہ تحریف قرآن پر روایات متواتر کے درجہ کی ہیں انہوں نے بالکل صحیح کہا اور اس سلسلہ میں رقم طراز ہیں۔

علامہ مجلسی کا یہ کہنا ہے کہ میرے نزدیک اس باب میں حدیثیں معنی کے لحاظ سے متواتر ہیں اور ان سب کو نظر انداز کرنے اور قابل اعتماد قرار دینے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ احادیث و روایات پر سے اعتماد بالکل اٹھ جائے گا بلکہ یہ گمان ہے کہ اس باب کی (تحریف قرآن) حدیثیں مسئلہ امامت کی حدیثوں سے کم نہیں ہیں۔ پھر (جب ان حدیثوں کو نظر انداز کیا جائے تو) مسئلہ امامت کو احادیث و روایات سے کیونکر ثابت کیا جا سکے گا۔

نوری طبرسی کے تعارف کے لیے اتنا کافی ہے کہ ۱۳۲۰ھ میں جب اس کا انتقال ہوا تو انکو نجف اشرف میں مشہور مرتضوی کی عمارت میں دفن کیا گیا جو شیعہ حضرات کے نزدیک اقدس البقاع یعنی زمین کا مقدس ترین مقام ہے جہاں صرف ایسے ہی شیعہ اکابر و مشائخ مدفون ہیں جن کو شیعی دنیا میں عظمت و تقدس کا اعلیٰ ترین مقام حاصل ہو۔

اپنی بحث کے آخر میں ضروری سمجھتے ہوئے دور حاضر میں شیعہ مفسرین کی کتابوں سے چند حوالے پیش کر دیئے جائیں تا کہ عام مسلمانوں کو معلوم ہو سکے کہ باوجود تقیہ کی چادر کے شیعہ اس مسئلہ پر خواہ وہ متقدمین میں سے ہوں یا متاخرین سب متحد و متفق ہیں۔

ترجمہ:...... ''مقبول حسین دہلوی جس پر بارہ شیعہ علماء کے تائیدی دستخط موجود ہیں بضمن منجملہ آیت اللہ سیدا حمد علی ملقی لکھنو سید محمد مجتہد، سید کلب حسین، سید نجم الحسن، سید ظہور حسین کے علاوہ دیگر نامی گرامی علماء کی تقریظ موجود ہیں اور اسکے بارے لکھا ہے کہ یہ ترجمہ تفسیر مذہب اہل بیت کے بالکل مطابق ہے اور مومنین کا کوئی گھر اس سے خالی نہ ہونا چاہیے۔

سورہ آل عمران کی آیت

ان الله اصطفى آدم و نوحا و آل ابراهيم''

تفسیر قمی میں وارد ہے کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی ''ان الله اصطفى آدم و نوحا و آل ابراهيم و آل عمران و آل محمد على العالمين''۔ تو لوگوں نے اصل کتاب سے لفظ آل محمد کو گرا دیا۔ تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے۔ لفظ آل محمد اسی آیت میں موجود تھا لوگوں نے مٹا دیا۔

ترجمہ:...... ''مولوی فرمان علی

ترجمہ:...... مقبول حسین کی طرف یہ ترجمہ بھی پاک و ہند کے روافض میں بڑا مقبول ہے اور متعدد بار شائع ہو چکا ہے بلکہ اب بھی ہو رہا ہے۔

اس پر بھی اکابر شیعہ علماء کے تائیدی دستخط موجود ہیں۔ منجلہ تائیدی السید نجم الحسن کراروی محمد باقر مجتہد سید ظہور حسین اور انکے علاوہ دیگر کے بھی دستخط اقرار تحریف کے نمونہ ملاحظہ فرمائیے۔

سورہ احزاب آیت ۳۳

انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس. الخ

کے ذیل میں لکھا ہے اس آیت کو درمیان سے نکال لو اور ما قبل و ما بعد کو ملا کر پڑھو تو کوئی خرابی نہیں ہوتی بلکہ رابطہ اور بڑھ جاتا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آیت اس مقام کی نہیں بلکہ خوامخواہ کسی خاص غرض سے داخل کر دی گئی۔

باقی صفحہ نمبر 46

گستاخِ صحابہؓ کا عبرتناک انجام

حافظ اکرام الحق چوہدری ikramch4@yahoo.com

آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ "میرے صحابہؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے بعد ان کو حدفِ تنقید نہ بنانا۔" ایک دوسری حدیث میں ہے کہ: "بے شک اللہ نے مجھے چن لیا ہے اور میرے لیے میرے صحابہؓ کو چن لیا اور ان میں میرے وزیر، انصار اور سسرال بنائے پس جو انہیں گالی دے (کسی قسم کی بد گوئی کرے) اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو، اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی جانب سے کسی قسم کا معاوضہ قبول نہ کریگا۔" (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) یہ ساری باتیں تو اگلے جہان کی ہیں، مگر اللہ تعالیٰ کبھی کبھی اس دنیا میں بھی اپنی قدرت کی نشانیاں دکھا دیتا ہے۔ ذیل میں ہم صحابہ کرامؓ کے گستاخوں کو جو سزائیں اس دنیا ہی میں ملیں ہیں۔ ہم ثقہ راویوں اور معتبر کتب میں پھیلے ہوئے ایسے سینکڑوں واقعات میں سے چند ایک کا ذکر اس نیت سے کر رہے ہیں، کہ شاید کسی بدبخت کو ان سے عبرت حاصل ہو اور وہ اس فعلِ شنیع سے توبہ تائب ہو کر اپنی دنیا اور آخرت سنوار لے۔

رافضیوں کی سازش اور گستاخوں کا انجام:

خلاصۃ الوفاء میں علامہ طبری کے حوالہ سے منقول ہے۔ صاحب خلاصۃ الوفاء نے بیان کیا ہے کہ مجھے ہارون بن عمر بن رغب (جو ایک ثقہ عالم دین ہیں) نے بیان کیا ہے وہ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے شمس الدین صواب اللمطی جو کہ خدام مسجد نبوی کے سردار تھے نے بیان کیا ہے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ آج میں تمہیں ایک عجیب واقعہ بیان کرتا ہوں۔ میرا ایک ساتھی تھا جو بادشاہ کی مجلس میں جایا کرتا تھا اور میرے لئے اہم خبریں لے کر آتا تھا۔ ایک دن میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ "آج ایک عظیم واقعہ رونما ہوا ہے۔ حلب سے کچھ لوگ آئے انہوں نے امیر کو بہت سا مال دیا۔ تاکہ وہ ان کے لئے حجرۂ مبارکہ کا دروازہ کھول دے، اور وہ وہاں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ و حضرت عمر فاروقؓ کے مبارک جسموں کو نکال کر لے جائیں۔ (العیاذ باللہ) امیر بھی ان کا ہم مذہب ہے۔"

کچھ دیر بعد میرے پاس امیر کا قاصد آیا اور مجھے بلا کر لے گیا امیر نے مجھ سے کہا: "اے صواب! آج رات کچھ لوگ مسجد نبوی کے دروازے پر دستک دیں گے۔ تم ان کے لئے دروازہ کھول دینا اور ان کے ارادہ کی تکمیل کے لئے ہر ممکن تعاون کرنا۔" میں نے کہا آپ کی ہر بات پر عمل کیا جائے گا۔ یہ سننے کے بعد میں روضۂ رسول ﷺ کے پیچھے چلا گیا اور جی بھر کر رویا۔ پھر میں نے عشاء کی نماز ادا کی اور تمام دروازوں کو بند کر دیا، تھوڑی ہی دیر بعد باب السلام پر دستک ہوئی۔ میں نے دروازہ کھول دیا۔ ایک ایک کر کے چالیس افراد اندر آئے ان کے پاس اسلحہ، کدالیں، شمعیں اور کھودنے کے آلات تھے۔ وہ سیدھے حجرۂ مبارکہ کی سمت بڑھنے لگے۔ اللہ کی قسم! وہ لوگ جونہی منبر رسول ﷺ تک پہنچے تو زمین نے ان کو نگل لیا ان کے ساتھ ان کا سازوسامان بھی زمین میں دھنس گیا۔ امیر ان لوگوں کا بے تابی سے انتظار کرتا رہا، بالآخر اس نے مجھے بلایا اور کہا "اے صواب! کیا تیرے پاس وہ لوگ نہیں آئے تھے؟" میں نے کہا وہ لوگ آئے تھے لیکن تمام کے تمام زمین میں دھنس گئے۔ امیر نے مجھ سے کہا غور کرو تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے کہا ان کی تباہی ایک حقیقت ہے۔ اس نے کہا "اٹھو اور مجھے وہ جگہ دکھاؤ جہاں ان کو زمین نے نگل لیا۔ اگر یہ واقعہ جھوٹا ہوا تو میں تمہیں قتل کر دوں گا۔" میں نے امیر کو دعوت دی کہ وہ اپنی آنکھوں سے موقع دیکھے۔ امیر نے اس جگہ کو دھنسا ہوا پایا، تو مجھ سے کہنے لگا تم اس معاملے کے بارے میں زبان نہ کھولنا، ورنہ میں تمہارا سر اڑا دوں گا۔"

شیخینؓ کے گستاخ منبر رسولؐ کے قریب زندہ زمین میں دھنس گئے

مطری کہتے ہیں میں نے یہ واقعہ ثقہ کے سامنے بیان کیا اس نے کہا ایک دن میں شیخ ابوعبداللہ القرطبی کے پاس تھا۔ شیخ شمس الدین صواب نے وہاں یہ واقعہ بیان کیا۔ ابوعبداللہ بن ابی عبداللہ نے "تاریخ مدینہ" میں اس واقعہ کو اختصار کے ساتھ لکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے اس واقعہ کو اپنے والد محترم سے سنا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے یہ واقعہ حجرۂ مبارکہ کے خادم سے سنا ہے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین، جلد دوم، صفحہ نمبر: ۴۹۱)

اے فاسق! تو اس منزل میں مسخ ہو جائے گا:

امام مستغفریؒ نے کتاب "دلائل النبوۃ" میں بیان کیا ہے کہ تین آدمی یمن کو جاتے تھے۔ ایک شخص کوفہ کا تھا وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو برا بھلا کہا کرتا تھا، ہر چند اسے منع کرنے پر باز نہ آتا تھا۔ جب یمن کے نزدیک پہنچے تو ایک جگہ اتر کر سو رہے، جب کوچ کا وقت آیا تو سب نے اٹھ کر وضو کیا اور اس (گستاخ) شخص کو بھی جگایا وہ اٹھ کر کہنے لگا، "افسوس! میں تم سے جدا ہو کر اسی منزل میں رہ جاؤں گا، ابھی میں نے سید الصادقینؐ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ میرے سر پہ کھڑے فرماتے ہیں کہ اے فاسق! تو اسی منزل میں مسخ ہو جائے گا!" ہم نے کہا وضو کر، اس نے پاؤں سمیٹے، ہم نے دیکھا کہ وہ انگلیوں سے مسخ ہونا شروع ہوا، اس کے دونوں پاؤں بندر کے ہو گئے، پھر گھٹنوں تک، پھر کمر تک، پھر سینہ، سر اور منہ تک پہنچا، پھر وہ (گستاخ شخص) بالکل بندر بن گیا۔ ہم نے اس کو پکڑ کر اونٹ پر باندھ دیا اور وہاں سے روانہ ہوئے۔ غروب آفتاب کے وقت ایک جنگل میں پہنچے وہاں چند بندر جمع تھے انہیں دیکھ کر وہ رسی تڑوا کر ان بندروں میں جا ملا۔

(دلائل النبوۃ مستغفریؒ۔ مجموعہ سعادت، ص: 222۔ شواہد النبوت، ص: 268۔ شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک، از مولانا عبید اللہ سندھی، ص: 190۔)

اس گستاخ کی گردن اڑا دو:

ایک نیک شخص حج کے لئے روانہ ہوا۔ زائد سامان بغداد کے ایک زاہد کے پاس رکھ گیا۔ رخصت کے وقت زاہد نے اس سے کہا کہ جب مدینہ منورہ پہنچو تو شفیع امتؐ سے میرا سلام عرض کرنا اور یہ بھی کہنا کہ اگر آپ ﷺ کے دونوں ہم پہلو نہ ہوتے تو میں ہر سال آپ ﷺ کی زیارت کو آتا۔ مدینہ طیبہ پہنچ کر اسے رسالت مآب کی

Scanned with CamScanner

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا...... بے شک اللہ نے مجھے چن لیا اور میرے لیے صحابہ کرامؓ کو چن لیا

زیارت نصیب ہوئی، تو کیا دیکھتا ہے کہ آپ ﷺ کی مجلس میں حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت فاروق اعظمؓ بھی موجود تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو جو وہاں موجود تھے فرمایا: ''فلاں شخص کو حاضر کرو۔'' وہ شخص فوراً رحمت کائنات ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا۔ ارشاد فرمایا: ''اس گردن اڑا دو!'' حضرت علیؓ نے فوراً اس کا سر قلم کر دیا اس کے خون کے تین قطرے میرے کپڑوں پر آ گئے۔ جب میری آنکھ کھلی تو خون کے وہ قطرے میرے کپڑوں پر موجود تھے۔ جب میں واپس بغداد پہنچا تو اس کا ہمشکل بیٹا مجھے ملا میں نے اس سے زاہد کی بابت دریافت کیا۔ اسکے بیٹے نے کہا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ گھر میں سویا ہوا تھا کہ اچانک کوئی شخص اسے اٹھا کر لے گیا اس کے بعد اس کا کہیں پتہ نہ چلا۔ میں نے خواب کی کیفیت اور اس کے قتل کا واقعہ اس کے بیٹے کو سنایا، وہ یہ سن کر رونے لگا اور حضرات شیخینؓ کی دشمنی سے توبہ کی۔ میرا سامان مجھ کو واپس کر دیا۔

(خیر المونس، جلد: دوم، ص: 367)

میرا جہنم میں داخل ہونا باقی رہ گیا ہے:

حضرت ابوقلابہؓ کا بیان ہے کہ میں ملک شام کی سر زمین میں تھا تو میں نے ایک شخص کو بار بار یہ صدا لگاتے ہوئے سنا کہ ''ہائے......افسوس میرے لئے جہنم ہے'' میں اٹھ کر اس کے پاس گیا، تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس شخص کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوئے ہیں اور وہ دونوں آنکھوں سے اندھا ہے، اور چہرے کے بل زمین پر اوندھا پڑا ہوا بار بار لگاتار یہی کہہ رہا ہے کہ ''ہائے......افسوس میرے لئے جہنم ہے'' یہ منظر دیکھ کر مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے اس سے پوچھا کہ اے شخص! تیرا کیا حال ہے؟ کیوں اور کس بناء پر تجھے اپنے جہنمی ہونے کا یقین ہے؟ یہ سن کر اس نے کہا۔'' اے شخص میرا حال نہ پوچھ، میں ان بدبخت لوگوں میں سے ہوں جو امیر المومنین حضرت عثمان غنیؓ کو قتل کرنے کے لئے ان کے مکان میں گھس پڑے تھے۔ میں جب تلوار لے کر ان کے قریب پہنچا تو ان کی بیوی نے مجھے ڈانٹ کر شور مچانا شروع کر دیا۔ میں نے ان کی بیوی کو ایک تھپڑ مار دیا۔'' یہ دیکھ امیر المومنین حضرت عثمان غنیؓ نے یہ دعا مانگی کہ ''اللہ! تیرے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کو کاٹ ڈالے، اور تیری دونوں آنکھوں کو اندھی کر دے اور تجھ کو جہنم میں جھونک دے'' اے شخص!'' میں امیر المومنینؓ کے پرجلال چہرے کو دیکھ کر اور ان کی اس قاہرانہ بددعا کو سن کر کانپ اٹھا اور میرے بدن کا ایک ایک رونگٹا کھڑا ہو گیا اور میں خوف ودہشت سے کانپتے ہوئے وہاں سے بھاگ نکلا۔ امیر المومنینؓ کی چار بددعاؤں میں سے تین کی زد میں آ چکا ہوں۔ تم دیکھ رہے ہو کہ میرے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹ چکے اور دونوں آنکھیں اندھی ہو چکی ہیں۔ اب صرف چوتھی بددعا یعنی میرا جہنم میں داخل ہونا باقی رہ گیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ بھی یقینا ہو کر رہے گا۔ چنانچہ اب میں اسی کا انتظار کر رہا ہوں اور اپنے جرم کو بار بار یاد کر کے نادم وشرمسار ہو رہا ہوں اور اپنے جہنمی ہونے کا اقرار کر رہا ہوں۔''

(ازالۃ الخلفاء، جلد: دوم۔ ص: ۲۲۷)

نوٹ: یہ سزا صرف دنیا میں حضرت عثمان غنیؓ کی بیوی کی گستاخی کی ہے۔ تو ان بدبختوں کی دنیا اور آخرت میں سزا کا خود اندازہ لگا لیں۔ جنہوں نے حضرت عثمان غنیؓ کو قتل کیا اور قتل میں شریک ہوئے۔

اس گستاخ کو ذبح کردو:

مولانا عبدالرحمٰن جامی اپنی کتاب ''شواہد النبوۃ'' میں تحریر فرماتے کہ امام مستغفری نے اپنی کتاب ''دلائل النبوت'' میں بیان کیا ہے کہ ایک نیک وپرہیز گار بزرگ نے خواب میں دیکھا قیامت قائم ہے۔ تمام لوگ حساب کتاب کے لئے بلائے جا رہے ہیں۔ میں پل صراط سے گزر گیا اور دیکھا کہ سید الانبیاء ﷺ حوض کوثر پر کھڑے ہیں۔ حسنین کریمینؓ لوگوں کو آب کوثر پلا رہے ہیں۔ لیکن مجھے پانی پلانے سے انکار کر دیا، میں سید کونینؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گستاخ کا انجام دنیا والوں نے دیکھا اور بہت سے گستاخوں نے توبہ کی

کہ حسنینؓ نے مجھے پانی پلانے سے انکار کر دیا ہے۔ اس پر آپ رحمت العالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا! ''تیرا ایک ہمسایہ ہے، جو علی کو برا بھلا کہتا ہے اور تو اس کو منع نہیں کرتا۔'' میں نے عرض کی وہ قوی ہے مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ اسے روک سکوں وہ مجھ کو مار ڈالے گا۔ حضور پرنور ﷺ نے مجھ کو چھری عنایت فرمائی اور فرمایا ''جا کر اس کو اس سے ذبح کر دے!'' میں نے خواب ہی میں اس کو ذبح کر ڈالا اور نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے اس کو قتل کر ڈالا ہے۔ تب آپ ﷺ نے حضرت حسنؓ سے فرمایا ''اس کو آب کوثر پلا دو۔'' جس پر انہوں نے مجھے پانی کا پیالہ عنایت فرمایا لیکن یاد نہیں پانی پیا کہ نہیں اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ نہایت خوف زدہ تھا جلدی سے وضو کر کے نماز میں مشغول ہو گیا۔ دن نکل آیا کہ لوگوں کا شور وغل سنا کہ فلاں آدمی کو اس کے بستر پر کوئی قتل کر دیا گیا۔ حاکم کے پیادے ہمسائیوں کو پکڑ کر لے گئے۔ میں نے دل میں سوچا اللہ پاک ہے تو وہ ہی خواب جو میں نے دیکھا ہے، جلدی سے جا کر حاکم کو سارا ماجرا کہہ سنایا۔ حاکم نے سن کر کہا ''اللہ تعالیٰ تمہیں کی جزا دے، خیر اب اٹھو اور اپنا راستہ لو کہ تم واقعی بے گناہ ہو یہ سب لوگ جنہیں میرے سپاہی گرفتار کر کے لائے ہیں بے قصور ہیں۔''

(شواہد النبوۃ، از مولانا عبدالرحمٰن جامی ص ۲۴۴ دلائل النبوت، از امام مستغفری)

اس شخص کا منہ سؤر کا ہو گیا:

شام کے ایک شخص کا منہ سؤر کا ہو گیا لوگوں نے اس کا سبب پوچھا۔ اس نے بتایا کہ میں امیر المومنین علی المرتضیٰؓ پر ہر روز ہزار ہزار مرتبہ اور جمعہ کے روز چار ہزار مرتبہ لعنت کرتا تھا۔ (نعوذ باللہ) اور ان کی اولاد کو بھی شریک کر لیتا تھا۔ ایک رات سید کائنات ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ کہ حضرت حسینؓ آپ ﷺ سے میری شکایت کر رہے ہیں۔ رسول مقبول ﷺ نے مجھ پر لعنت کر کے میرے منہ پر تھوک دیا۔ جس جگہ پر آپ ﷺ کا تھوک پڑا اتنا جسم سؤر کا سا ہو گیا۔

(الصواعق المحرقہ، از: علامہ ابن حجر مکی)

ایک خارجی کی ہلاکت:

ایک گستاخ نے حضرت علیؓ کو گالی دی (نعوذ باللہ) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ یہ سن کر رنج وغم میں ڈوب گئے اور جوش میں آ کر یہ دعا کی ''یا اللہ! اگر یہ تیرے اولیاء میں سے ایک ولی کو گالیاں دے رہا ہے، تو اس مجلس کے

باقی صفحہ نمبر 46

اہلسنت والجماعت کے قائدین کے قاتل گرفتار

سنسنی خیز انکشافات

کراچی پولیس اور رینجر نے حالیہ آپریشن کے دوران سینکڑوں ٹارگٹ کلرز، بھتہ خوروں اور دہشت گردوں کو گرفتار کیا ہے۔ جنہوں نے دوران تفتیش سینکڑوں وارداتوں کا نہ صرف اعتراف کیا بلکہ قتل کا حکم دینے والی متحدہ قومی موومنٹ کے قائدین اور اہل تشیع کے ذمہ داروں کے نام بھی بتا دیئے ہیں۔ ان دہشت گردوں کے انکشافات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کراچی میں انسان کی جان کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے اور ذاتی، انا کی تسکین کیلئے انسانی خون پانی کی طرح بہایا گیا ہے۔ کئی سالوں سے عام مزدور سے لے کر علماء کرام تک غریب طبقہ کی نمائندگی کا دعویٰ کرنے والی ایک جماعت متحدہ قومی موومنٹ کے نام نہاد سیکٹر انچارجوں نے جس طرح قانون، انصاف اور انسانیت کی توہین کی ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ آج تک عدلیہ کے اعلیٰ ججوں، انتظامیہ کے اعلیٰ افسروں اور سیاسی عمائدین کی طرف سے اس جماعت پر پابندی کیوں نہیں لگائی گئی؟ چیف جسٹس آف پاکستان افتخار محمد چوہدری کے لیے یہ انکشافات بہت بڑا سوالیہ نشان ہیں۔ کیا ووٹ کی پرچی قتل و غارت گری کا لائسنس ہے؟ متحدہ قومی موومنٹ اور شیعہ کی دہشت گرد تنظیم سپاہ محمد کے ہاتھوں قتل ہونے والے ہزاروں بے گناہ، معصوم لوگ انصاف مل سکے گا؟ سلسلہ وار نظام خلافت راشدہ کے رپورٹر نے مختلف ایجنسیوں کی زیر حراست دہشت گردوں کی طرف سے بیان کردہ سنسنی خیز انکشافات کی رپورٹ تیار کی ہے جو قارئین کی آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہے۔

رپورٹ: عبدالستار قاسمی، کراچی

1 پولیس کے ہاتھوں گرفتار بدنام ٹارگٹ کلر سلمان علی عرف جعفری نے انکشاف کیا ہے کہ ”کراچی میں جاری آپریشن سے بچنے کیلئے میں خود ہی غیر قانونی اسلحہ رکھنے کے الزام میں گرفتار ہو کر جیل چلا گیا تھا، لیکن میرے اپنے ہی ساتھیوں نے میری مخبری کر کے مجھے پھنسا دیا۔ جب مجھے جیل سے دوبارہ گرفتار کیا گیا تو میں نے ٹارگٹ کلنگ کی ان تمام وارداتوں کا اعتراف کر لیا۔ جو میں نے بد نام شیعہ ٹارگٹ کلر شجاعت علی ہاشمی کی ٹیم میں رہتے ہوئے کی تھیں۔ میں نے زیادہ تر پشتو بولنے والوں کو قتل کیا، کیونکہ شجاعت علی ہاشمی نے پشتونوں کے سر کی قیمت 10 لاکھ روپے مقرر کر رکھی تھی۔ اس نے گلستان جوہر سیکٹر کی ٹارگٹ کلر ٹیم کو باقاعدہ ٹاسک دے رکھا تھا کہ روز ایک پشتو بولنے والے کو قتل کرنا ہے۔ اس کا حکم تھا کہ پٹھانوں کو کسی صورت نہیں چھوڑنا، ایک پشتون کے قتل پر اس نے 10 ہزار روپے انعام رکھا ہوا تھا۔ ٹارگٹ کلنگ ٹیم کے ممبران متحدہ قومی موومنٹ گلستان جوہر سیکٹر کی سفارش پر سرکاری ملازمتیں دلوائی گئیں۔ مجھے بھی کے پی ٹی میں ملازمت دی گئی۔ شجاعت علی ہاشمی سے غداری کی سزا موت تھی۔ اس نے مخبری کے شعبے میں اپنی ہی ٹارگٹ کلنگ ٹیم کے ممبران کو قتل کرایا۔“

کراچی میں جاری آپریشن سے بچنے کیلئے میں خود ہی غیر قانونی اسلحہ رکھنے کے الزام میں گرفتار ہو کر جیل چلا گیا

ضلع شرقی پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہونے والے متحدہ قومی موومنٹ کے بدنام شیعہ ٹارگٹ کلر سلمان علی عرف جعفری نے 12 سے زائد قتل کی وارداتوں کا اعتراف کیا ہے۔ وہ گلستان جوہر سیکٹر کا انتہائی فعال ٹارگٹ کلر ہے۔

سید سلمان علی عرف جعفری نے بتایا کہ...... ”1985ء میں کورنگی میں پیدا ہوا۔ میرے والد نے مجھے حسن نظامی پرائیوٹ اسکول میں داخل کرایا، جہاں سے 2002ء میں، میں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور 2003ء میں گورنمنٹ ڈگری کالج لیاقت آباد میں داخلہ لے لیا۔ اس دوران میں نے کمپیوٹر گرافکس کے کورس کئے اور 2004ء میں صدر میں ایک گرافکس شاپ پر ملازمت بھی کی۔ 2005ء میں ایک انگریزی اخبار کے دفتر میں بطور کمپیوٹر گرافکس کام کرنا شروع کیا۔ اسی دوران میری گلستان جوہر میں سیکٹر کے یونٹ A کے آفس سیکریٹری عباس عرف مائیکل سے دوستی ہوگئی اور عباس عرف مائیکل کے کہنے پر میں سیکٹر کے شیعہ یونٹ A میں بطور کارکن شامل ہوگیا۔ ابتدا میں میرا کام جھنڈے لگانا اور جلسے جلوسوں میں جانا تھا۔

جب مجھے متحدہ کا کارکن بنایا جا رہا تھا تو مجھ سے پوچھا گیا تھا کہ میں تنظیم کو کتنا وقت دے سکتا ہوں۔ اس پر میں نے تنظیم کو 3 گھنٹے دینے کی یقین دہانی کرائی تھی۔ میں روزانہ 9 بجے یونٹ آفس جاتا تھا اور رات 12 بجے تک یونٹ آفس میں رہتا تھا۔ اس دوران میری دوستی عمیر جیلر، شجاعت علی ہاشمی، فرحان انٹینا، ندیم بہاری اور دیگر سے بھی ہوگئی۔ 2008ء کے آخر میں جب گلستان جوہر سیکٹر میں متحدہ قومی موومنٹ اور اے این پی کے درمیان اختلافات شدت اختیار کرنے لگے اور اے این پی کی جانب سے تیزی سے متحدہ کے زیر اثر علاقوں پر قبضہ کیا جانے لگا، تو گلستان جوہر سیکٹر کے بدنام ٹارگٹ کلر شجاعت علی ہاشمی نے ایک ٹارگٹ کلر ٹیم بنائی، جس میں مجھے بھی شامل کیا گیا۔ اس ٹارگٹ کلر ٹیم کو شجاعت علی ہاشمی لیڈ کر رہا تھا، جب کہ اس ٹیم میں عمیر جیلر، خالد یونٹ 146 والا، ندیم بہاری، کامران گاما، آغا فیصل، علی محمود، نومی، رانا فرحان عرف انٹینا، عسام عرف فنز، فراز صدیقی اور شہزاد عرف موٹا اورنگی ٹاؤن والا شامل تھے۔

17 اکتوبر 2009ء کو تقریباً 9 بجے شجاعت علی ہاشمی، میں (سلمان ربی عرف جعفری)، کامران گاما، فرحان انٹینا (بلاک)، عمیر جیلر اور ندیم بہاری تین موٹر سائیکلوں پر سوار نائن ایم ایم پسٹل سے مسلح ہو کر مین گیٹ وائٹ گرامر اسکول گلستان جوہر بلاک 13 اور بلاک 12 کے درمیان مین روڈ پر گئے۔ وہاں شجاعت ہاشمی اور کامران گاما نے فائرنگ کر کے چوکیدار شیر افضل کو قتل کر دیا۔ اس کاروائی کے دوران میں دیگر ساتھیوں کے ہمراہ بیک اپ پر تھا۔ قتل کی ایف آئی آر شاہراہ فیصل تھانے میں 09/705 زیر دفعہ 34/302 نامعلوم ملزمان کے خلاف درج ہے۔ اس قتل کا حکم شجاعت ہاشمی نے دیا تھا اور اسی نے پلاننگ کی تھی۔

21 جون 2010ء کو رات آٹھ بجے شجاعت ہاشمی کے حکم پر عمیر جیلر، خالد، شہزاد موٹا، ندیم بہاری، عرفان محمود، کامران گاما، علی محمود اور میں ایک کورے کار اور دو موٹر سائیکلوں پر کلاشنکوفوں اور 9mm پسٹل سے مسلح ہو کر قاسم پیراڈائز بلاک 18 گلستان جوہر گئے۔ شجاعت ہاشمی خود بھی ہمارے

Scanned with CamScanner

کراچی میں سپاہ محمد دہشت گرد تنظیم کے 4 نیٹ ورک موجود ہیں۔ ہر ایک کے پاس علیحدہ ٹارگٹ ہیں اور اہداف پورے ہونے کے بعد دہشت گرد پارہ چنار یا ایران بھاگ جاتے ہیں

ساتھ تھا۔ وہاں عرفان محمود اور خالد نے ہارڈویئر کی دکان میں موجود اہلسنت والجماعت کے دو پٹھان بھائیوں عبد الواحد اور عبد الخالق پر کلاشنکوف سے فائرنگ کی جس سے دونوں موقع پر ہلاک ہو گئے۔ جب کہ ان کا تیسرا بھائی عبد الہادی زخمی ہو گیا۔

اس کاروائی کے دوران میں شجاعت ہاشمی، ندیم بہاری، کامران گاما اور علی محمود 9mm پسٹل سے مسلح بیک اپ پر تھے۔ اس دہرے قتل کی ایف آئی آر شاہراہ فیصل تھانے میں 2010/607 زیر دفعہ 2 324/34/30 عمران عرف لمبا، شاہ رخ، عاطف رشید

(جیل میں ہے) کے خلاف درج ہے۔

2 اگست 2010ء کو رات پونے گیارہ بجے کے قریب شجاعت ہاشمی، عمیر جیلر، علی محمود، فراز صدیقی، میں اور کامران گاما تین موٹر سائیکلوں پر 9mm پسٹل سے مسلح ہو کر جوہر چورنگی گئے۔ جہاں سے اہلسنت والجماعت کے کارکن قومی رضا کار کے اہلکار باچا خان کو گن پوائنٹ پر اغوا کر کے آخر الزمان امام باڑہ جوہر موڑ لے کر آئے۔ یہاں میں، فرحان انٹینا، عمیر جیلر اور علی محمود موجود تھے۔ ہم لوگوں نے پی کیو آر کے باچا خان سے سپاہ صحابہ کارکن ہونے کے سلسلے میں پوچھ گچھ کی اور سخت تشدد کا نشانہ بنایا۔ بعد میں جوہر موڑ کے قریب مل شاپ شادی ہال کے قریب گولیاں مار کر قتل کر دیا۔ جس کی ایف آئی آر نمبر 12/211 زیر دفعہ 34/302 سرکاری مدعیت میں نامعلوم ملزمان کے خلاف شاہراہ فیصل تھانے میں درج ہے۔

ملزم نے بتایا کہ مجھے ٹھیک سے یاد نہیں 2012ء کا مارچ تھا، اپریل، رات دس بجے شجاعت ہاشمی کے حکم پر عمیر جیلر، اور شیری بابو موٹر سائیکل پر 9mm پسٹل سے مسلح ہو کر جوہر چورنگی گئے، جہاں انہوں نے جوہر اسکوائر کے سامنے فٹ پاتھ پر کھڑے سپاہ صحابہ کے کارکن کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔ ملزم سلمان عرف جعفری نے بتایا کہ......

13 جون 2012ء کو رات سوا دس بجے کے قریب شجاعت ہاشمی کے حکم پر میں، عمیر جیلر، خالد، ندیم بہاری، علی محمود اور فراز صدیقی تین موٹر سائیکلوں پر 9mm پسٹل سے مسلح ہو کر بلاک 16 صغیر سینٹر بی ایریا گئے۔ وہاں انڈرورلڈ سے تعلق ہونے کے شبعے میں شجاعت ہاشمی اور ندیم بہاری نے ایک کار سوار گلاب نامی شخص کو قتل کیا۔ دوران کاروائی میں عمیر، جیلر، خالد، علی محمود، فراز صدیقی اور دو نامعلوم ساتھی 9mm کے ساتھ بیک اپ پر تھے۔ اس قتل کی آیف آئی آر 12/75 زیر دفعہ 34/302 تھانہ یوسف پلازہ میں درج ہے۔ 24 فروری 2012ء کو رات دس بجے شجاعت ہاشمی کے حکم پر میں، اسامہ، کامران گاما، علی محمود، عمیر جیلر اور آغا فیصل ایک کار اور دو موٹر سائیکلوں پر 9mm پسٹل سے مسلح ہو کر بلاک مسجد بلاک 18، رابعہ سٹی گلستان جوہر گئے، جہاں علی محمود، کامران گاما اور عمیر جیلر نے فائرنگ کر کے بلال نامی سپاہ صحابہ کے نوجوان کو قتل کیا۔ بیک اپ میں اسامہ اور آغا فیصل تھے۔ اس قتل کی ایف آئی آر نمبر 12/173 زیر دفعہ 34/302، غلام رسول کی مدعیت میں شاہراہ فیصل تھانے میں نامعلوم ملزمان کے خلاف درج ہے۔

شیعہ دہشت گرد سلمان علی عرف جعفری نے بتایا کہ 2013ء کے شروع میں فرحان انٹینا نے اپنے ساتھی آصف بابا کے ہمراہ مخبری کر کے اپنے ساتھی ٹارگٹ کلر کامران عرف گاما اور ندیم بہاری کو گرفتار کرایا۔ بعد ازاں انہوں نے جیل میں شجاعت ہاشمی سے فرحان انٹینا کی شکایت کی کہ اس نے مخبری کر کے انہیں قانون نافذ کرنے والے ادارے کے ہاتھوں گرفتار کرایا ہے۔ جس پر 26 جولائی 2013ء کو دن کے ایک بجے شجاعت ہاشمی نے کامران گاما اور ندیم بہاری کو گرفتار کرانے پر فرحان انٹینا کی ٹارگٹ کلنگ کا حکم دیا۔ جس پر علی محمود، کاشف اور میں نے فرحان انٹینا کو قتل کرنے کے لیے سپر ئیر مارکیٹ گلستان جوہر میں ایک میٹنگ کی، جس میں فیصلہ کیا گیا کہ کسی دوسرے علاقے کے ٹارگٹ کلرز کے ذریعے فرحان انٹینا کو قتل کرایا جائے۔ بعد ازاں فرحان انٹینا کو یونٹ A پر بلوایا گیا اور واپسی پر کاشف نے دوسرے علاقے کے دو ٹارگٹ کلرز کے ذریعے فرحان انٹینا کو ٹھکانے لگا دیا۔ 8 مارچ 2009ء کو شجاعت ہاشمی کے حکم پر عمیر، جیلر، شہزاد موٹا، ندیم بہاری، عرفان محمود، کامران گاما، علی محمود اور میں ایک کورے کار اور دو موٹر سائیکلوں میں کلاشنکوف اور 9mm پسٹل سے مسلح ہو کر اے این پی کے یونٹ آفس بلاک نمبر 18 گلستان جوہر گئے۔ شجاعت ہاشمی ہمارے ساتھ تھا۔ عرفان محمود نے اے این پی آفس پر فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں اے این پی کارکن خادم حسین زخمی ہو گیا، جس کی ایف آئی آر 2009/170 زیر دفعہ 34/324 شاہراہ فیصل تھانے میں درج ہے۔ مارچ ہی میں ایک دن شام ساڑھے سات بجے شجاعت ہاشمی کے حکم پر کامران گاما، ندیم بہاری، فراز، علی محمود اور میں موٹر سائیکلوں پر 9mm پسٹلز سے مسلح ہو کر بیت الحنا اپارٹمنٹ بلاک 18 گلستان جوہر گئے۔ جہاں فائرنگ کر کے محمد اسماعیل کو زخمی کر دیا۔ 2012ء کو عمیر جیلر کے حکم پر علی محمود، ندیم بہاری اور کامران گاما نے کنگ ریزیڈ جنسی بلاک 16 گلستان جوہر میں کھڑے سپاہ صحابہ کے اکرام اور اس کے بیٹے اجمل پر نائن ایم ایم پسٹلز سے فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں باپ بیٹا زخمی ہو گئے۔ 2005ء میں علی محمود، آغا فیصل، کامران گاما اور فراز صدیقی نے گلستان جوہر کے علاقے میں پارٹی ہڑتالوں کے دوران آٹھ سے دس گاڑیاں جلائیں، جب کہ دکانیں اور مارکیٹیں زبردستی بند کرا کر مہاجر صوبہ تحریک کی وال چاکنگ کی۔"

متحدہ کے شیعہ ٹارگٹ کلر سلمان جعفری نے بتایا کہ......

جب کراچی آپریشن کا آغاز ہوا تو میں نے اپنے کئے ہوئے جرائم سے بچنے کیلئے خود ہی گلستان جوہر پولیس کو اپنی مخبری کر دی اور گلستان جوہر تھانے میں غیر قانونی اسلحہ رکھنے کے الزام میں گرفتار ہو کر جیل چلا گیا۔ میرا خیال تھا کہ اس طرح میں نے جو ٹارگٹ کلنگ کی وارداتیں کی ہیں، اس میں گرفتار ہونے سے بچ جاؤں گا، لیکن میرے اپنے ہی ساتھیوں نے میری مخبری کر کے مجھے پھنسا دیا۔ پولیس جیل سے مجھے لے آئی اور مجھے پولیس کو تمام حقیقت سے آگاہ کرنا پڑا۔

☆☆☆☆☆

2 پولیس کے ہاتھوں گرفتار شیعہ دہشت گرد تنظیم سپاہ محمد کے بدنام شیعہ ٹارگٹ کلر فرحت عباس زیدی نے انکشاف کیا ہے کہ "کالعدم سپاہ محمد" کے ٹارگٹ کلرز کا مرکز عباس ٹاؤن میں ہے۔ جہاں ملک بھر سے آنے والے

بدنامِ زمانہ شیعہ دہشت گرد توقیر رضا کو دیوبند علما اور سپاہ صحابہ کے ذمہ داروں کو قتل کرنے کا ٹاسک دیا گیا

لڑکوں کو ٹھہرایا جاتا ہے۔ عباس ٹاؤن میں جس وقت خودکش دھماکہ ہوا تھا، اس وقت وہاں کالعدم سپاہ محمد کے ایک درجن سے زائد دہشت گرد موجود تھے۔ اس خودکش دھماکے کا جواب کالعدم سپاہ محمد کی جانب سے اسی روز دینے کا منصوبہ

Scanned with CamScanner

بنایا گیا تھا، لیکن سیکورٹی سخت ہونے کی وجہ سے ارادہ ملتوی کرنا پڑا۔ کالعدم سپاہ محمد کی سب سے مضبوط ٹارگٹ کلر ٹیم کو شیعہ دہشت گرد توقیر رضا لیڈ کر رہا ہے۔ جس کے پاس 30 سے زائد تربیت یافتہ دہشت گرد ہیں، جو اس کی ہدایات پر ٹارگٹ کلنگ کی وارداتیں کرتے ہیں۔ توقیر رضا کو دیوبند علما اور سپاہ صحابہ کے ذمہ داروں کو قتل کرنے کا ٹاسک دیا گیا ہے۔ شہر میں کالعدم سپاہ محمد کے 4 علاقوں میں نیٹ ورک موجود ہے اور ہر ٹیم کو الگ اہداف دیئے گئے ہیں۔ ایران میں روپوش رضا امام دہشت گردوں کو ہدایات جاری کرتا ہے۔ دہشت گردی کی بڑی واردات کے بعد کالعدم سپاہ محمد کے دہشت گرد پارہ چنار یا پھر ایران فرار ہو جاتے ہیں۔ توقیر رضا چار ماہ قبل ایران سے ہدایات لے کر آیا ہے، جس کے بعد مخالفین کی ٹارگٹ کلنگ میں اضافہ ہوا۔ متحدہ قومی موومنٹ میں شامل بعض ٹارگٹ کلرز کو شیعہ دہشت گرد کاظم رضا ڈیل کرتا ہے اور انہیں اہداف دے کر کارروائیاں کراتا ہے، ایسٹ پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہونے والا کالعدم سپاہ محمد کا بدنام ٹارگٹ کلر فرحت عباس زیدی 5 علما سمیت 14 افراد کی ٹارگٹ کلنگ میں ملوث ہے۔ فرحت عباس زیدی پولیس اور تحقیقاتی اداروں کے لیے ایک بڑا چیلنج بنا ہوا تھا۔ ماضی میں پکڑے جانے والے کالعدم سپاہ محمد کے ٹارگٹ کلرز نے اس کے حوالے سے بعض اہم انکشافات کیے تھے۔ تاہم بار بار حلیہ تبدیل کرنے اور کارروائی کے بعد پارہ چنار فرار ہونے کی وجہ سے اس کی گرفتاری عمل میں نہیں آ رہی تھی۔

کالعدم سپاہ محمد کے بدنام ٹارگٹ کلر فرحت عباس زیدی ولد ناصر عباس زیدی نے بتایا کہ...... میں گلبہار میں پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم گلبہار سے حاصل کی اور میٹرک بھی گلبہار گورنمنٹ اسکول نزد پٹیل گلی سے کیا۔ انٹر کا امتحان پرائیوٹ دیا۔ گھر کے مالی حالات اچھے نہ ہونے کی وجہ سے میٹرک کے بعد سے ہی مزدوری کا کام شروع کر دیا تھا۔ اسی دوران میری دوستی دہشت گرد شمر عالم سے ہوئی۔ ہماری ملاقات اکثر امام باڑہ میں ہوتی تھی۔ شمر عالم کے بعض انجمنوں اور ذاکرین سے اچھے تعلقات تھے۔ وہ اکثر مجھے اپنے ساتھ انچولی لے جاتا تھا، جہاں پر میری ملاقات زین اور رضا بھائی سے ہوئی۔ یہ لوگ زیادہ تر باتیں کراچی میں اہل تشیع افراد کی ٹارگٹ کلنگ کے حوالے سے کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ اہل تشیع افراد کی ٹارگٹ کلنگ کا بدلہ لیا جائے۔ باتوں باتوں میں وہ مجھ سے بھی میری رائے طلب کرتے تھے اور میں کہتا تھا کہ ہمیں بدلہ ضرور لینا چاہیے۔ شمر عالم اور اس کے ساتھ تقریباً ایک سال تک صرف میری رائے کا

میں نے (فرحت عباس زیدی) اور میرے دو ساتھیوں نے فائرنگ کر کے مولانا اکبر سعید فاروقی کو ہلاک کر دیا اور سیدھا نیو رضویہ سوسائٹی فرار ہو گئے جہاں توقیر ضیا موجود تھا

جائزہ لیتے رہے۔ ایک روز شمر عالم نے کہا کہ وہ اور زین پارہ چنار جا رہے ہیں، اگر وہ چاہے تو ان کے ساتھ چل سکتا ہے، اسے وہاں چل کر ذہنی سکون بھی ملے گا اور اس کے تعلقات بھی بڑھیں گے۔ اس پر میں نے کہا کہ میری نوکری چھٹیاں کرنے پر ختم ہو جائے گی۔ ان دنوں میں ایک دکان پر سیلز مین کی نوکری کر رہا تھا۔ اس پر شمر عالم نے کہا کہ اس طرح کی نوکریاں تو ہم تمہاری جب چاہے لگا دیں گے۔ اور اس یقین دہانی پر کہ پارہ چنار سے واپسی پر وہ میری کسی اچھی جگہ نوکری لگا دیں گے، میں انکے ساتھ پارہ چنار چلنے پر راضی ہو گیا۔ پارہ چنار میں ہمیں دو لڑکے مہدی رضا اور ندیم رضوی لینے آئے اور اپنے ہمراہ ایک مکان میں لے گئے یہ دو کمروں کا مکان تھا، جہاں ضروریات زندگی کی تمام چیزیں موجود تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ لوگ فریش ہو جائیں ہم مغربین کے بعد ملتے ہیں۔ ہم لوگ نہا دھو کر فریش ہوئے اور دو گھنٹے آرام کیا۔ جس مکان میں ہمیں ٹھہرایا گیا تھا اس گلی کے کونے پر ہی امام باڑہ تھا۔ ہم وہاں جا کر اس کے صحن میں بیٹھ گئے۔

بعد ازاں میں اور زین زیارت کرنے چلے گئے، جب ہم دونوں آدھے گھنٹے بعد واپس آئے تو شمر عالم اور مہدی رضا کے ساتھ ایک آدمی بھی موجود تھا حلیے اور گفتگو کرنے کے انداز سے کراچی کا لگ رہا تھا۔ شمر عالم نے اس کا تعارف توقیر رضا کے نام سے کرایا اور توقیر رضا کو بتایا کہ یہ ہمارا نیا ساتھی ہے۔ اس کے نظریات بھی وہی ہیں جو ہمارے ہیں۔ جس پر توقیر رضا نے کہا کہ اس کو اپنے ساتھ شامل کر لو۔ اس لڑکے کی آنکھوں میں کام کرنے کی چمک اور جذبہ ہے۔ توقیر رضا اس کے بعد ایک گھنٹہ وہاں رہا۔ اس

شیعہ دہشت گرد فرحت عباس زیدی نے بتایا کہ ہم نے 2012 میں مسجد صدیق اکبر اسکاوٹ کالونی میں چار علماء کو قتل کیا اس واردات کی منصوبہ بندی توقیر رضا نے کی

کے جانے کے بعد ہم دوبارہ اسی مکان میں آ گئے۔ جہاں شمر عالم نے کہا کہ تم نے سپاہ محمد کا نام سنا ہے جو ہمارے اہل تشیع بھائیوں کے قتل کا بدلہ لیتی ہے۔ میں نے اثبات میں سر ہلایا تو شمر عالم نے کہا کہ کالعدم سپاہ محمد کا نیٹ ورک ہم لوگ چلاتے ہیں اور ہماری کمان توقیر رضا بھائی کرتے ہیں۔ یہ میرے لیے انکشاف تھا۔ اس کے بعد شمر عالم نے کہا کہ اب تم بھی ہمارے سیٹ اپ کا حصہ ہو، جس پر میں نے کہا کہ ٹھیک ہے، اب ہم مل کر کام کریں گے۔ دو ہفتے پارہ چنار میں رہنے کے بعد ہم واپس آ گئے، کراچی آنے کے بعد شمر عالم نے میری ذمہ داری لگائی کہ میں گلبہار میں سپاہ صحابہ کے لوگوں کی نشاندہی کروں، جس پر میں نے سپاہ صحابہ کے لوگوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں۔ اس دوران مجھے معلوم ہوا کہ گلبہار اور پٹیل گلی میں سہیل بیگ کشمیری اور رضویہ میں فیض شیریں والے کے سپاہ صحابہ والوں سے رابطے ہیں۔ اس کی اطلاع میں نے شمر عالم کو دی اور پھر شمر عالم نے ان دونوں افراد کی ریکی کا حکم دیا۔ میں اور حماد ان کی ریکی کرنے لگے۔ بعد ازاں ہم نے پٹیل گلی گلبہار میں سہیل بیگ کشمیری کو گولیاں مار کر قتل کر دیا۔ اس واردات میں شمر عالم، میں اور گڈا شامل تھے۔ اس واردات کے بعد میں نے شمر عالم کے ساتھ مل کر فیض شیریں والے کو گولی مار کر قتل کر دیا۔ اس کارروائی میں میرے اور شمر عالم کے پاس نائن ایم ایم پستول تھے۔ میری ذمہ داری موٹر سائیکل چلانا تھی، جب کہ گولی شمر عالم نے ماری تھی۔

ملزم فرحت عباس زیدی نے مزید بتایا کہ...... میں نے 2012ء میں صدیق اکبر مسجد، اسکاوٹ کالونی میں 4 علما کو قتل کیا۔ اس واردات کی منصوبہ بندی توقیر رضا نے عباس ٹاؤن میں کی تھی۔ جب کہ حسین اور زیب کی جانب سے ان علما کی ریکی کی گئی تھی۔ واردات والے روز زیب ایک نیلے رنگ کی کلٹس کار لے آیا تھا، جسے چلانا میری ذمہ داری تھی۔ اس کار میں حماد، زیب، حسین اور ایک گنجا لڑکا جس کا نام میں نہیں جانتا بیٹھے تھے۔ ہمارے پاس ایک کلاشنکوف اور نائن ایم ایم پستول تھے۔ ہم لوگ مینہ ٹاؤن تھانے کے سامنے ہوٹل پر بیٹھ کر علما کا انتظار کرنے لگے۔ جیسے ہی ان کی گاڑی آئی میں نے اس گاڑی کو سیدھے ہاتھ کی طرف دبا دیا جس کے بعد میرے ساتھیوں نے فائرنگ کر دی، اور نتیجے میں چاروں مولوی موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ اس واردات کے بعد ہم لوگ فرار ہو گئے۔ پچل کے علاقے میں گاڑی چھوڑ دی اور وہاں سے رکشہ اور ٹیکسی کے ذریعے نیو رضویہ سوسائٹی پہنچے، جہاں ہم سے پہلے ہی توقیر رضا موجود تھا۔ اس نے کارروائی پر ہمیں مبارکباد دی اور ہر لڑکے کو

Scanned with CamScanner

متحدہ کے رکن صوبائی اسمبلی ساجد قریشی کو انکے بیٹے سمیت اعلیٰ قیادت کے حکم پر قتل کیا۔ انکے ساتھ زمینوں کے معاملات پر شدید اختلاف چل رہا تھا

25 ہزار روپے دیے۔ حماد نے چپلز چورنگی پر سپاہ صحابہ کے ایک لڑکے صلاح الدین کی نشان دہی کی اور توقیر رضا کو بتایا کہ اس لڑکے کے لشکر جھنگوی والوں سے رابطے ہیں۔ جس پر توقیر رضا نے اسے ٹارگٹ کرنے کے لیے میری اور ثمر عالم کی ذمہ داری لگائی۔ ہم نے اسے فائرنگ کرکے قتل کر دیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں گڈا، حسین اور کمیلی کے ساتھ مل کر عباسی شہید اسپتال کے ڈاکٹر جس کا تعلق سپاہ صحابہ سے تھا کو گولیاں مار کر قتل کیا اور اس کے اگلے روز گلبرگ طاہر ولاز چورنگی کے پاس دکان پر بیٹھے شخص کو جس کی مخبری حسین نے کی تھی، میں نے اور ثمر عباس نے گولیاں ماردیں۔ میں نے ثمر عالم کے ساتھ مل کر عائشہ منزل پر امسٹر کو گولیاں ماریں، جس میں اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی ہلاک ہوگئی تھی۔ ثمر عالم اور گڈا کے ساتھ مل کر میں نے قائم آباد میں ایک مولوی کو کار پر فائرنگ کرکے قتل کیا۔ جس کی مخبری گڈا نے کی تھی۔

ملزم فرحت عباس زیدی نے مزید بتایا کہ......توقیر رضا کی جانب سے ہمیں اہلسنت والجماعت کے ترجمان مولانا اکبر سعید فاروقی کو قتل کرنے کا ٹاسک دیا گیا، جس پر میں نے، کمیلی اور گڈا نے مولانا اکبر سعید کو فائرنگ کرکے ہلاک کردیا۔ اس واردات کے بعد ہم سفاری پارک سے سید حانفور رضویہ سوسائٹی فرار ہوگئے تھے، جہاں توقیر رضا کو ہم نے اپنا اسلحہ واپس کیا تھا۔

کالعدم سپاہ محمد کے دہشت گرد فرحت عباس زیدی نے بتایا کی اس وقت عباس ٹاؤن کالعدم سپاہ محمد کا مرکز ہے جہاں ملک بھر سے آئے ہوئے دہشت گردوں کو ٹھہرایا جاتا ہے۔ ملزم نے بتایا کہ کراچی میں توقیر رضا کالعدم سپاہ محمد کے سب سے مضبوط گروپ کو لیڈ کررہا ہے، جس کے ایران میں رضا امام سے رابطے ہیں۔ ملزم کے مطابق محرم الحرام سے قبل توقیر رضا نے شہر میں بڑے پیمانے پر فرقہ وارانہ ٹارگٹ کلنگ کی منصوبہ بندی کررکھی تھی۔

آباد اور اورنگی ٹاؤن سیکٹر کو دیا گیا تھا۔ متحدہ کے رکن صوبائی اسمبلی کی ٹارگٹ کلنگ کے احکامات دبئی سے آئے تھے۔ سیکٹروں اور یونٹوں کو اسلحہ کی سپلائی کے لیے کے کے ایف (خدمت خلق فاؤنڈیشن) کی ایمبولینسوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض وارداتوں میں ہدف کی ریکی کے لے بھی ایمبولینس استعمال کی جاتی ہے۔

سپاہ صحابہ کے کارکنوں کے لیے خصوصی ہدایت ہے کہ جہاں نظر آئیں، گولی ماردو، نارتھ ناظم آباد سیکٹر کو بلڈرز، شاپنگ پلازہ کے تاجروں اور ٹھیکیداروں سے ماہانہ 35 لاکھ بھتہ آتا ہے۔ بھتہ وصولی کے لیے سیکٹر نے 15 رکنی ٹیم مقرر کر رکھی ہے۔ جسے کمیشن میں بھتے کا 6 فیصد حصہ دیا جاتا ہے۔ آل پاکستان مہاجر اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن، متحدہ کا خطرناک ہتھیار ہے۔ اے پی ایم ایس او کے سرگرم کارکنوں کی فہرستیں لندن جاتی ہیں اور پھر ان کارکنوں کو سوسائٹی سیکٹر بلا کر ٹیم اے کے لیے سلیکٹ کیا جاتا ہے۔ 2012ء میں اے پی ایم ایس او سے 37 لڑکوں کو منتخب کرکے سابق کے ٹی سی ممبر حماد صدیقی کے حوالے کیا گیا تھا۔ جنہیں دہشت گردی کی تربیت کے لیے بلوچستان بھجوایا گیا تھا۔ متحدہ قومی موومنٹ نارتھ ناظم آباد سیکٹر کے بدنام ٹارگٹ کلر سید اسد عباس کی گرفتاری نارتھ ناظم آباد سیکٹر کے ایک اہم دہشت گرد کی نشاندہی پر عمل میں آئی ہے۔ اسد عباس نارتھ ناظم آباد سیکٹر کی ٹارگٹ کلنگ ٹیم کا اہم رکن ہے اور "ہیڈ شاٹ" کا ماہر سمجھا جاتا ہے۔

متحدہ کے شیعہ ٹارگٹ کلر اسد عباس زیدی نے دوران تفتیش بتایا...... میں 1986ء میں نارتھ ناظم آباد میں پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم ٹیکنو گرام اسکول بلاک این سے حاصل کی اور 2001ء میں میٹرک کیا۔ 2004ء میں گورنمنٹ ٹریڈرز کی میٹرو کیپ پر بطور منشی کام کیا۔ 2008ء سے 2010ء تک صدر میں سائبر انٹرنیٹ سروسز میں بطور سیلز مین کام کیا۔ متحدہ کی جانب سے نارتھ ناظم آباد ٹاؤن میں بطور کلرک نوکری دلائی گئی، بعد میں 2012ء میں پورٹ قاسم میں بطور سیکورٹی گارڈ بھرتی کرایا گیا، جہاں میں اب بھی ملازم ہوں۔ یونٹ 172 میں شمولیت کے بعد میری ذمہ داری جھنڈے لگانا اور چاکنگ کرنا تھا۔ پھر میری سرگرمی اور خلوص کو دیکھتے ہوئے پہلے مجھے یونٹ 172 کا یونٹ کمیٹی ممبر بنایا گیا، اس کے بعد یونٹ 172 کا فنانس سیکرٹری، بعدازاں جوائنٹ یونٹ انچارج بنا دیا گیا تھا۔

متحدہ قومی موومنٹ کے گرفتار شیعہ ٹارگٹ کلر سید عباس زیدی نے مزید بتایا کہ...... متحدہ قومی موومنٹ کی حکمت عملی ہے کہ وہ اپنی اے کیٹگری کی ٹارگٹ کلر ٹیم کے لیے اے پی ایم ایس او سے سرگرم لڑکوں کا انتخاب کرتی ہے۔ اے پی ایم ایس او کے سیکٹر ڈی کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ فعال لڑکوں کا انتخاب کرکے ان کی فہرست لندن ارسال کرے، جس کے بعد ان لڑکوں کو سوسائٹی سیکٹر بلا کر ان کے انٹرویو کیے جاتے ہیں، اس کے لیے ہر سال لندن قیادت کی جانب سے دو نمائندے لندن سے کراچی بھیجے جاتے ہیں۔ ٹیم کو لندن قیادت اہم کارروائیوں کے لیے استعمال کرتی ہے۔

مذکورہ ٹیم کا سیکٹر اور یونٹ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، بلکہ انہیں مختلف ذمہ داریاں دی جاتی ہیں۔ ان لڑکوں کو ایم پی اے اور ایم این ایز کے ساتھ سیکورٹی پر بھی لگایا جاتا ہے۔ جب کہ متحدہ کے وزرا کے ساتھ بھی ان کی ذمہ داریاں لگتی ہیں۔ بعض لڑکوں کو آئی ٹی اور کے کے الف میں ذمہ داری دی جاتی ہے اور انہیں ماہانہ تنخواہ اور مراعات بھی دی جاتی ہیں اس وقت متحدہ قومی موومنٹ میں بھتہ وصولی اور زمینوں پر قبضوں کی جنگ نے گمبھیر صورتحال اختیار کر لی ہے۔ متحدہ کے بیشتر سینئر ذمہ دار یا تو بلڈر بن گئے ہیں، یا پھر سرکاری

دہشت گرد اسد عباس نے بتایا کہ ہمیں لندن سے حکم ملا ہے کہ سپاہ صحابہ کے کارکنوں کو جہاں دیکھو گولی ماردو

☆☆☆☆☆

③ پولیس کے ہاتھوں گرفتار متحدہ قومی موومنٹ کے شیعہ دہشت گرد اسد عباس زیدی نے 31 افراد کے قتل کا اعتراف کرلیا ہے۔ دوران تفتیش بدنام ٹارگٹ کلر اسد عباس نے بتایا کہ...... "متحدہ قومی موومنٹ کے رکن صوبائی اسمبلی ساجد قریشی اور ان کے بیٹے کو قتل کرنے کا ٹاسک نارتھ ناظم

پریمیئر کالج سے انٹر کالج کا امتحان پاس کیا۔ کالج میں داخلے کے بعد 2002ء میں ہی لیاقت آباد سیکٹر کے کارکن اور کالج کے دوست دانش کے کہنے پر اے پی ایم ایس او جوائن کی۔ جب 2004ء میں کالج چھوڑا تو نارتھ ناظم آباد سیکٹر کے یونٹ 172 کے انچارج سعید حمیدی کے کہنے پر یونٹ 172 میں شامل ہوا۔ 2004ء سے 2005ء تک بخاری

ٹھیکے حاصل کرنے میں سرگرم ہیں۔ اسی وجہ سے ان کی دشمنیاں بڑھ رہی ہیں۔ لندن قیادت اس صورتحال سے خاصی پریشان ہے۔ متحدہ کی اندرونی جنگ اتنی خطرناک صورتحال اختیار کر چکی ہے کہ متحدہ کے ذمہ داران اپنے ہی رہنماؤں کو قتل کرا رہے ہیں۔ متحدہ کے رکن صوبائی اسمبلی ساجد قریشی اور ان کے بیٹے وقاص قریشی کو متحدہ کی اعلیٰ

Scanned with CamScanner

5 مئی 2011ء کو مفتی مسعود الرحمٰن کو قتل کیا۔ 10 فروری 2012ء کو سپاہ صحابہ کے کارکن جلال اور عمران کو قتل کیا۔ 25 جون 2012ء کو اقبال اور 2 جولائی 2012ء کو صدیق اکبر مسجد کے قریب فیصل اور عدیل کو قتل کیا

قیادت کے حکم پر قتل کیا گیا اور کارروائی کے لیے متحدہ کی 2 ٹارگٹ کلر ٹیموں نے حصہ لیا۔ نارتھ ناظم آباد سیکٹر کے بدنام ٹارگٹ کلر محبوب الہدیٰ کی ٹیم کی ذمہ داری ساجد قریشی کی ریکی کرنا اور ٹارگٹ کلر ٹیم کو بیک اپ فراہم کرنا تھی، جب کہ ٹارگٹ کرنے کی ذمہ داری اورنگی ٹاؤن سیکٹر کے کاشف ڈیوڈ کی ٹیم کے پاس تھی۔ جس روز وادات ہوئی، کاشف ڈیوڈ نارتھ ناظم آباد سیکٹر کے یونٹ 172 میں موجود تھا اور اپنی ٹارگٹ کلنگ ٹیم کو مانیٹر کر رہا تھا۔ اصل ہدف ساجد قریشی تھے، ان کا بیٹا بھی فائرنگ کی زد میں آ گیا۔ ساجد قریشی کو قتل کرنے کا حکم دبئی سے ملا تھا۔ ساجد قریشی کے زمینوں کے معاملات پر اختلافات چل رہے تھے، اس لئے انہیں راستے سے ہٹایا گیا۔

دہشت گرد اسد عباس نے بتایا، نارتھ ناظم آباد سیکٹر کا ماہانہ بھتہ 35 لاکھ روپے ہے، جو بلڈر، مافیا، مارکیٹوں اور پتھاروں سے وصول کیا جاتا ہے۔ بھتہ وصولی کے لیے سیکٹر نے 15 رکنی ٹیم بنا رکھی ہے۔ جسے ملنے والے بھتے میں سے 6 فیصد دیا جاتا ہے۔ لندن سے حکم ملا ہے کہ سپاہ صحابہ کے کارکنوں کو جہاں دیکھو گولی مار دو۔ اس حوالے سے سابق کے ٹی سی ممبر طرابش کافی فعال ہے۔ شیعہ ملزم اسد عباس نے بتایا کہ ...... 9 مارچ 2008ء کو نارتھ ناظم آباد سیکٹر انچارج ریحان اکرم کے حکم پر میں نے اپنے ساتھیوں دمیز، افتخار اور زبیر عباس کے ساتھ مل کر کوثر نیازی کالونی بلاک H نارتھ ناظم آباد میں منشیات فروش اسماعیل سمیا کو بھتہ نہ بڑھانے پر فائرنگ کر کے قتل کیا۔ جس کی ایف آئی آر نمبر 127/08 زیر دفعہ 302/34 تھانہ نارتھ ناظم آباد میں درج ہے۔ اسماعیل عرف سیما 10 ہزار بھتہ دیتا تھا۔ جب اس سے بھتہ 25 ہزار کرنے کا کہا تو اس نے انکار کر دیا اور گالیاں دیں، جس پر اسے قتل کر دیا گیا۔ 31 مئی 2008ء کو میں اپنے ساتھیوں شکیل بابا، رمیز، مسعود کالا اور مدثر بوبی کے ہمراہ پہاڑ گنج چورنگی گیا اور وہاں سلنڈر شاپ پر بیٹھے گل فیروز ولد محمد علی پر نائن ایم ایم سے فائرنگ کر دی۔ گولیاں میں نے اور زمیز نے چلائی تھیں۔ اس کارروائی میں گل فیروز ہلاک جب کہ محمد بلال زخمی ہو گیا۔ اس کارروائی کا حکم اس وقت کے سیکٹر انچارج ناظم آباد ریحان اکرم نے دیا تھا۔ واقعے کی ایف آئی آر نمبر 453/08 زیر دفعہ 302/34 تھانہ شارع نور جہاں میں درج ہے۔ 28 ستمبر 2008ء کو میں رمیز، مدثر بوبی اور افتخار کے ہمراہ صدیق اکبر بلاک آئی نارتھ ناظم آباد گیا اور وہاں ہوٹل پر فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں سپاہ صحابہ کا کارکن بلال پٹھان ہلاک ہوا۔ اس کارروائی کا حکم ریحان اکرم نے دیا تھا۔ اس واقعے کی ایف آئی آر نمبر 447/08 زیر دفعہ 302/34 تھانہ شارع نور جہاں میں درج ہے۔

19 دسمبر 2008 کو ریحان اکرم کے حکم پر ہیں، رمیز، افتخار اور مدثر بوبی کے ہمراہ خلافت چوک پاپوش نگر گیا اور وہاں جا کر بلڈر گلاب جان کے آفس میں فائرنگ کی جس سے گلاب جان اور اس کے بیٹے داؤد ہلاک ہو گئے۔ دوران واردات میں اور افتخار بیک اپ پر تھے۔ بلڈر گلاب جان کو بھتہ دینے سے انکار پر نشانہ بنایا گیا تھا۔ واقعے کی ایف آئی آر نمبر 730/ 08 زیر دفعہ 302/34 تھانہ نارتھ ناظم آباد میں درج ہے۔ 13 اپریل 2009 کو سیکٹر انچارج نارتھ ناظم آباد طاہر کے حکم پر میں، شکیل بابا، حارث، رمیز اور مسعود کالا مسلح ہو کر لنڈی کوتل چورنگی بلاک H گئے اور وہاں اے این پی کے کارکن بہرام کو قتل کیا۔ گولیاں میں نے اور شکیل بابا نے چلائیں، واقعے کی ایف آئی آر نمبر 176/09 زیر دفعہ 302/34 تھانہ نارتھ ناظم آباد میں درج ہے۔

28 ستمبر 2009ء کو میں رمیز، جنید اور فہیم 2 موٹر سائیکلوں پر مسلح ہو کر بلاک H نارتھ ناظم آباد گئے اور وہاں فائرنگ کر کے عدنان بلوچ کو قتل کیا۔ اس کارروائی کا حکم سیکٹر انچارج طاہر نے دیا تھا۔ عدنان بلوچ علاقے میں ہمارے لئے مسئلہ بنا ہوا تھا۔ اس واقعے کی ایف آئی آر نمبر 186/09 زیر دفعہ 302/34 تھانہ شارع نور جہاں میں درج ہے۔ یکم فروری 2010ء کو طاہر کے حکم پر میں، مدثر بوبی، افتخار، فرحان، رمیز، دانش رحمانی اور شکیل بابا ایک کرولا کار اور 2 موٹر سائیکلوں پر کلاشنکوفوں اور 9mm پسٹلز سے مسلح ہو کر بورڈ آفس نارتھ ناظم آباد گئے اور وہاں پل کے نیچے ریلوے پھاٹک کے ساتھ سوئے ہوئے پٹھان مزدوروں پر فائرنگ کر دی۔ جس سے 6 پٹھان مزدور ہلاک اور 2 زخمی ہو گئے۔ اس کارروائی کا مقصد پشتو بولنے والوں کے دلوں میں خوف ڈالنا تھا۔ اس وقت ہر سیکٹر کو اپنے علاقے میں پشتو بولنے والوں کو مارنے کا حکم تھا۔ اس واقعے کی ایف آئی آر نمبر 134/2010 زیر دفعہ 302/34 تھانہ ناظم آباد میں درج ہے۔

19 مئی 2010 کو سابقہ کے ٹی سی ممبر محمد وسیم کے گھر، نصرت بھٹو کالونی پر فائرنگ کے ردعمل میں رمیز، متین، فیضان، خلیل، فیصل، مدثر بوبی اور میں ایک کار اور 2 موٹر سائیکلوں پر کلاشنکوف اور نائن ایم ایم پسٹلز سے مسلح ہو کر نصرت بھٹو کالونی گئے اور وہاں بولان ہوٹل پر بیٹھے پٹھانوں پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں عجب خان ہلاک ہوا۔ جس کی آیف آئی آر نمبر 308/10 زیر دفعہ 302/34 تھانہ شارع نور جہاں تھانے میں درج ہے۔ 14 جنوری 2011ء کو کامران حفیظ سیکٹر ممبر نارتھ ناظم آباد اور پی پی کارکن نوید نوری کے ذاتی تنازعے پر کامران حفیظ نے مجھے اور میرے ساتھیوں مدثر، بوبی اور کاشف کالی کو فون کر کے نوید نوری کی بلاک K نارتھ ناظم آباد میں نیو آئیڈیل ہیئر سیلون میں موجودگی کی اطلاع دی اور اسے قتل کرنے کا حکم دیا۔ جس پر ہم مسلح ہو کر نیو آئیڈیل ہیئر سیلون بلاک K نارتھ ناظم آباد گئے اور نوید نوری کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا، جس کی ایف آئی آر نمبر 20/2011 زیر دفعہ 302/34 شارع نور جہاں تھانے میں درج ہے۔

5 مئی 2011ء کو گلبہار سیکٹر کے کمیٹی ممبر دانش رحمانی نے رمیز کو حکم دیا کہ مفتی سعود الرحمان کا جو سپاہ صحابہ کے ہیں، انہیں قتل کرنا ہے۔ جس پر افتخار، میں اور مدثر بوبی 2 موٹر سائیکلوں پر نائن ایم ایم پسٹلز سے مسلح ہو کر نزد الہدیٰ اسکول ضیاالدین اسپتال گئے، جہاں فائرنگ کر کے مفتی مسعود الرحمان کو ہلاک اور حبیب اللہ کو زخمی کیا۔ مفتی مسعود الرحمان کی ریکی اور نشاندہی دانش رحمانی نے کی تھی۔ واقعے کی ایف آئی آر نمبر 227/11 زیر دفعہ 302/34 تھانہ نارتھ ناظم آباد میں درج ہے۔

10 فروری 2012ء کو شکیل بابا کے حکم پر میں، رمیز، فرحان اور افتخار ناگن چورنگی گئے، جہاں ہم نے فائرنگ کر کے سپاہ صحابہ کے کارکنوں جلال اور عرفان کو قتل کیا۔ جس کی ایف آئی آر نمبر 62/12 زیر دفعہ 302/34 تھانہ تیموریہ میں درج ہے۔ 17 اپریل 2012ء کو نارتھ ناظم آباد سیکٹر انچارج طاہر کے حکم پر میں، رمیز، دانش انچولی والا، فیضان اور ذیشان 2 موٹر سائیکلوں پر نائن ایم ایم پسٹلز سے مسلح ہو کر سیفی کالج کے قریب واقع کوئٹہ سادات ہوٹل گئے اور ہوٹل میں بیٹھے ایس ایس پی کارکن شاہد آرائیں پر فائرنگ کر کے

اسے قتل کردیا، جس کی ایف آئی آر نمبر 211/12 زیر دفعہ 302/324/34 تھانہ نارتھ ناظم آباد میں درج ہے۔

25 جون 2012ء کو سیکٹر انچارج طاہر کے حکم پر میں اور رمیز موٹر سائیکل پر نائن ایم ایم پسٹلز سے مسلح ہو کر گودھرا چوک نیو کراچی گئے اور وہاں گودھرا جانے والی سڑک پر واقع دکان کے باہر کھڑے سپاہ صحابہ کے کارکن اقبال کو فائرنگ کر کے ہلاک کیا، جس کی ایف آئی آر نمبر 146/12 زیر دفعہ 302/34 تھانہ نیو کراچی صنعتی ایریا میں درج ہے۔

29 جون 2012ء کو بلوچ مہاجر تصادم کی وجہ سے میرے ساتھ جنید اور فہیم کلٹس کار میں KBR سے عبداللہ بلوچ کو گن پوائنٹ پر اغوا کر کے پریمیئر کالج لائے تھے، جہاں ہم نے عبداللہ بلوچ سے پوچھ گچھ کی اور بعد ازاں سیکٹر انچارج طاہر کے آرڈر پر اسے قتل کر کے لاش بلاک M نارتھ ناظم آباد میں کچرا کنڈی کے قریب پھینک دی۔ اس واردات کی ایف آئی آر نمبر 332/12 زیر دفعہ 302/34 تھانہ تیموریہ میں درج ہے۔

2 جولائی 2012ء کو میں، رمیز، مدثر بوبی اور افتخار 2 موٹر سائیکلوں پر نائن ایم ایم پسٹلز سے مسلح ہو کر پی آئی بی کالونی گئے اور وہاں احمد حلوائی والی گلی کے پیچھے بیٹھے نعمان بلوچ کو قتل کیا۔ کارروائی کا آرڈر سیکٹر انچارج جاہر نے دیا تھا۔ جس کی ایف آئی آر نمبر 166/12 زیر دفعہ 302/34 تھانہ پی آئی بی کالونی میں درج ہے۔ 11 اگست 2012ء کو شکیل بابا کے آرڈر پر میں، افتخار، مدثر بوبی اور کاشف 2 موٹر سائیکلوں پر نائن ایم ایم پسٹلز سے مسلح ہو کر گن چورنگی گئے اور وہاں صدیق اکبر مسجد کے قریب کھڑے سپاہ صحابہ کے کارکنوں فیصل اور عدیل کو قتل کیا، جس کی ایف آئی آر نمبر 219/12 زیر دفعہ 302/34 تھانہ نیو کراچی میں درج ہے۔

19 ستمبر 2012ء کو میں، شکیل بابا، رمیز، کاشف کالی اور مدثر بوبی ایک کار اور ایک موٹر سائیکل پر نارتھ ناظم آباد بلاک S موچی والی گلی میں گئے اور وہاں ڈبو کی دکان پر فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں بہار دار واحد قریشی ہلاک، جب کہ فیصل اور جہانگیر زخمی ہوئے۔ جس کی ایف آئی آر نمبر 452/453/12 زیر دفعہ 302/34 تھانہ شارع نور جہاں میں درج ہے۔ 3 نومبر 2012ء کو رمیز، کاشف کالی، بوبی اور ایاز پیٹر 2 موٹر سائیکلوں پر نائن ایم ایم پسٹلز سے مسلح ہو کر سیکٹر انچارج ملیر نور محمد عرف نورا کے پاس ملیر گئے اور وہاں ہم نے لیاقت مارکیٹ میں کارساز بریانی شاپ پر فائرنگ کر کے سپاہ صحابہ کے ہمدرد محمد امین بلوچ کو نور محمد عرف نورا کے حکم پر قتل کر دیا۔ جس کی ایف آئی آر نمبر 301/12 زیر دفعہ 302/34 تھانہ سعود آباد میں درج ہے۔

10 نومبر 2012ء کو گلبہار سیکٹر کے کمیٹی ممبر دانش رحمانی کے حکم پر میں نے اور میرے ساتھیوں رمیز، مدثر بوبی نے ضیا الدین اسپتال چورنگی نارتھ ناظم آباد پر فائرنگ کر کے سپاہ صحابہ کے کارکن عرفان کو قتل کیا جس کی ایف آئی آر نمبر 135/12 زیر دفعہ 302/34 تھانہ نارتھ ناظم آباد میں درج ہے۔ 19 دسمبر 2012ء کو دانش (سیکٹر ممبر نارتھ ناظم آباد) کے حکم پر میں اور رمیز، مدثر بوبی اور افتخار 2 موٹر سائیکلوں پر مسلح ہو کر 6 نمبر پر کالٹیکس پمپ گئے اور وہاں فائرنگ کر کے سپاہ صحابہ کے کارکن آف کو ہلاک، جب کہ متین کو زخمی کیا، جس کی ایف آئی آر نمبر 444/12 زیر دفعہ 302/34 تھانہ ناظم آباد میں درج ہے۔ 12 جون 2013ء کو شکیل بابا کے آرڈر پر میں، رمیز، مدثر بوبی 2 موٹر سائیکلوں پر نائن ایم ایم پسٹلز سے مسلح ہو کر بلاک S نارتھ ناظم آباد گئے۔ شکیل بابا بھی ساتھ تھا، وہاں صدیق اکبر مسجد کے پاس میں نے اور شکیل بابا نے سوزوکی پک اپ نمبر KN-1028 پر نائن ایم ایم پسٹلز سے فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں سوزوکی پک اپ ڈرائیور مزمل ہلاک ہو گیا جس کی ایف آئی آر نمبر 230/13 زیر دفعہ 302/34 تھانہ شارع نور جہاں میں درج ہے۔

> **دہشت گرد بن کر میں نے اپنی زندگی تو تباہ کی لیکن اپنی فیملی کی زندگی بھی برباد کردی**

یکم فروری 2013ء کو نارتھ ناظم آباد بلاک H میں ایک کلینک کے اندر گھس کر سپاہ صحابہ کے ہمدرد ڈاکٹر مرزا عابد بیگ کو قتل کیا گیا۔ یہ کارروائی انیس چھوٹا اور اس کے ساتھ کے بی آر سوسائٹی کے ایک ٹارگٹ کلر نے کی تھی۔ ڈاکٹر سے لیاری گینگ وار کے نام پر بھتہ مانگا گیا تھا اور اس نے بھتہ دینے سے انکار کر دیا تھا، جس کی وجہ سے اسے ٹارگٹ کیا گیا۔ متحدہ کے بعض ٹارگٹ کلر، کالعدم امن کمیٹی کا نام استعمال کر کے بھتے کی پرچیاں بھیجتے ہیں۔ میری گرفتاری سے ایک ماہ قبل نارتھ ناظم آباد کے مختلف بلاکوں میں بھتے کی پرچیوں کے ساتھ گولیاں رکھ کر بنگلوں میں بھیجی گئی تھیں اور ان سے کالعدم امن کمیٹی کے نام پر بھتہ وصول کیا گیا تھا۔ نارتھ ناظم آباد سیکٹر سے ضلع وسطی اور ضلع غربی میں ٹارگٹ کلنگ کی وارداتیں کرائی جاتی تھیں اور اس حوالے سے یونٹ 172 دہشت گردوں کا مرکز تھا۔

متحدہ کے گرفتار شیعہ دہشت گرد اسد عباس نے بتایا...... میری بیوی اور گھر والے مجھے صرف متحدہ قومی موومنٹ کا ایک عام سا کارکن سمجھتے اور اس بات سے بے خبر ہیں کہ میں پارٹی میں اس حد تک آگے نکل گیا ہوں۔ میری اہلیہ مجھ سے کہتی رہتی تھی کہ کسی غلط قسم کی سرگرمیوں میں ملوث نہ ہو جانا کیونکہ تمہارا ایک بیٹا بھی ہے اور میں اس سے جواباً کہتا تھا کہ میں صرف ایک کارکن ہوں۔ تاہم میرا ضمیر مجھے ملامت کرتا رہتا تھا۔ لیکن میں سمجھتا تھا کہ اب جس جگہ پر میں پہنچ گیا ہوں وہاں سے واپسی کی صورت میں موت میرا استقبال کرے گی۔ میں نے 2010ء میں شادی کی۔ ایک سال بعد جب بیٹا پیدا ہوا تو میں نے فیصلہ کیا تھا کہ دہشت گردی کی وارداتیں چھوڑ دوں گا اور ایک ماہ تک میں پارٹی کے دہشت گردوں سے رابطے میں بھی نہیں رہا تھا۔ جب بھی پارٹی والے گھر آتے تو گھر والوں سے کہلوا دیتا کہ میں گھر پر نہیں ہوں۔ لیکن یہ سب کب تک چلتا۔ مجھے نوکری پر نارتھ ناظم آباد ٹاؤن جانا پڑتا تھا اور وہاں پر میرے یونٹ کے دیگر لوگ بھی آتے جاتے تھے۔ جب شکیل بابا کو محسوس ہوا کہ میں ان سے جان بوجھ کر نہیں مل رہا ہوں تو انہوں نے میرے دفتر میں رمیز کو بھیجا اور وہ زبردستی مجھے دفتر سے سیکٹر آفس نارتھ ناظم آباد لے آیا، جہاں شکیل بابا، محبوب الہدیٰ اور دیگر موجود تھے۔ انہوں نے مجھ سے میرے موبائل فون بند کرنے اور پارٹی کے ذمہ داروں سے رابطہ نہ کرنے کی وجہ پوچھی تو میں نے بیوی کی طبیعت کی خرابی کا بہانہ کر دیا۔ اس پر شکیل بابا نے کہا کہ اسد، تم ہمارے وفادار ساتھی ہو اور وفاداری تبدیل کرنے کا خیال دل میں لانا بھی نہیں، کیونکہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ غداری کی سزا کیا ہے۔ اس پر میں نے شکیل بابا سے کہا کہ میں اور میری اولاد الطاف بھائی پر قربان، میں غداری کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ اس کے بعد سے میں پارٹی میں دوبارہ فعال ہو گیا۔ جب بھی کسی دہشت گردی کی کارروائی پر جانا ہوتا تو میں اپنے بیٹے کو خوب پیار کرتا اور اس کے پاس زیادہ سے زیادہ وقت گزارتا۔ میری اہلیہ پوچھتی کہ خیریت تو ہے، آج شایان پر بہت پیار آ رہا ہے۔ تو میں کہتا کہ میرا بیٹا ہے، لیکن مجھ پر ایک خوف سوار رہنے لگا تھا۔ کہ اگر میں مارا یا پکڑا گیا تو میرا بیٹا اور بیوی کا کیا بنے گا۔

میری خواہش تھی کہ میں اپنے بیٹے شایان کو ایک

Scanned with CamScanner

بابر ڈپٹی نے کہا کہ ہم نے ریحان الزمان کے حکم پر 31 مئی 2012ء کو سنی تحریک کے کارکن ارشد قادری کو کیفے صابر میں قتل کیا

اچھا انسان بناؤں گا۔ اسے اچھی تعلیم دلواؤں گا۔ میرے خاندان میں کئی لوگ انجینئر اور ملٹی نیشنل کمپنیوں میں اچھی پوسٹوں پر تعینات ہیں۔ 2011ء میں جب میرے بیٹے کی ولادت ہونے والی تھی تو اس وقت میرے پاس اتنی رقم نہیں تھی کہ میں کسی اچھے اسپتال میں اپنی اہلیہ کو لے جاسکتا تھا، جب کہ میں اس وقت یونٹ 172 کا جوائنٹ انچارج تھا۔ پھر میں نے پارٹی کو ملنے والی بھتے کی رقم میں غبن شروع کر دیا اور خوب دل بھر کر اپنی اہلیہ اور ہونے والے بچے کے لیے شاپنگ کی۔ بعد میں یونٹ کو میرے غبن کا علم ہو گیا، جس پر مجھے جوائنٹ یونٹ انچارج سے ہٹا کر عام کارکن بنا دیا گیا تھا۔ میں نے بھی نارتھ ناظم آباد میں بعض بلڈروں سے بھتہ وصول کیا اور اس سے حاصل ہونے والی رقم اپنے گھر والوں پر خرچ کی۔ جب میری بیوی پوچھتی کہ اتنے پیسے کہاں سے آرہے ہیں تو میں کہتا کہ مجھے پورٹ قاسم میں بھی سیکورٹی گارڈ کی نوکری مل گئی ہے اور وہاں سے اچھی تنخواہ مل رہی ہے۔ میری اہلیہ مجھے ہمیشہ بچت کرنے کا کہتی تھی اور میں اس سے کہتا تھا کہ میں بچت بھی کر رہا ہوں۔ متحدہ میں شامل ہو کر میں نے اپنی زندگی تو تباہ کی، اپنی فیملی کی زندگی بھی برباد کر دی۔ اب میری بیوی ایک دہشت گرد کی بیوی کہلائے گی اور میرا بیٹا ایک دہشت گرد کا بیٹا کہلائے گا۔

☆☆☆☆☆

4 ایک اور واردات میں جوڈیشل مجسٹریٹ وسطی کی عدالت میں سابق سرکاری وکیل نعمت علی رندھاوا کے قتل کیس میں گرفتار متحدہ کے شیعہ دہشت گرد سید کاظم عباس کو مقدمے کے ایک عینی شاہد نے شناخت کر لیا۔ ملزم کو شناخت پریڈ کے بعد ریمانڈ پر پولیس کی تحویل میں دے دیا ہے۔ ہفتہ کو جوڈیشل مجسٹریٹ (وسطی) علی اکبر کی عدالت میں سابق سرکاری وکیل نعمت علی رندھاوی کے قتل میں متحدہ سیکٹر 178 کے شیعہ دہشت گرد سید کاظم عباس کو انتہائی سخت سیکورٹی انتظامات میں پیشی کے لیے لایا گیا۔ اس موقع پر پولیس اہلکاروں کے علاوہ رینجر کی بڑی تعداد تھی اور مذکورہ کورٹ کو اپنے حصار میں لے رکھا تھا۔ مقدمے کے تفتیشی آفیسر کی جانب سے ملزم کی شناخت پریڈ سے متعلق دی جانے والی درخواست پر ملزم کی شناخت پریڈ کرائی گئی۔ اس موقع پر استغاثہ کے عینی شاہد نے شیعہ دہشت گرد سید کاظم عباس کو بطور ملزم شناخت کرتے ہوئے اپنا بیان قلمبند کرایا، بعد ازاں فاضل عدالت نے ملزم کی شناخت پریڈ کے بعد دوبارہ پولیس کی تحویل میں دے دیا۔ استغاثہ کے مطابق ملزم کاظم عباس رضوی کو 1 اکتوبر 2013ء کو گذری میں خیابان رومی کے بس اسٹاپ سے گرفتار کیا تھا اور اس کے قبضے سے ٹی ٹی پستول برآمد ہوئی تھی۔ بعد ازاں ملزم نے دوران تفتیش سابق پراسیکیوٹر نعمت علی رندھاوا اور ان کے بیٹے توقیر رندھاوا کے واقعے میں ملوث ہونے کا انکشاف کرتے ہوئے اپنے بیان میں کہا تھا کہ نعمت علی رندھاوا کے قتل کے احکامات متحدہ قومی موومنٹ کی اعلیٰ قیادت نے دیے تھے اور واردات میں اس کے ساتھ 4 دیگر دہشت گرد بھی شامل تھے۔ جب کہ ملزم کے قبضے سے برآمد نائن ایم ایم پستول نعمت علی رندھاوا کے قتل میں استعمال ہوئی تھی۔ دریں اثنا انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کے جج نے 100 سے زائد قتل کے مقدمے میں گرفتار متحدہ کے گلستان جوہر سیکٹر کے شیعہ دہشت گرد شجاعت علی ہاشمی عرف بھیا کو پولیس اہلکار کے قتل کے مقدمے میں 14 روزہ جسمانی ریمانڈ پر پولیس کی تحویل میں دے دیا ہے۔ ہفتہ کو انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کے جج بشیر احمد کھوسو کی عدالت میں پولیس اہلکار کے قتل کے مقدمے میں گرفتار متحدہ کے گلستان جوہر سیکٹر کے بدنام شیعہ دہشت گرد شجاعت علی ہاشمی عرف بھیا کو انتہائی سخت سیکورٹی انتظامات میں پیشی کے لیے لایا گیا۔ اس موقع پر پولیس اہلکاروں کے علاوہ رینجر اہلکاروں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ جب کہ ملزم کے چہرے کو کپڑے سے ڈھانپ رکھا گیا تھا، ادھر انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کے جج سلیم رضا بلوچ نے پولیس افسران واہلکاروں کے قتل، زخمی کرنے، پولیس مقابلوں، اقدام قتل سمیت دیگر سنگین نوعیت کے مقدمات میں لیاری گینگ وار سے تعلق رکھنے والے ملزم امین بلیدی کے جسمانی ریمانڈ میں 9 اکتوبر تک کے لیے توسیع کر دی۔ دوسری جانب انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کے جج بشیر احمد کھوسہ نے مقامی نیوز چینل کے رپورٹر ولی خان بابر قتل کیس سمیت دیگر سنگین مقدمات میں سرکار کی پیروی کرنے والے سرکاری وکیل عبد المعروف کو سخت سیکورٹی فراہم کرنے کے احکامات جاری کر دیے ہیں۔

☆☆☆☆☆

5 سیکورٹی اداروں کے ہاتھوں گرفتار متحدہ قومی موومنٹ سرجانی ٹاؤن کے بدنام زمانہ شیعہ ٹارگٹ کلر سید بابر حسین جعفر عرف بابر ڈپٹی نے انکشاف کیا ہے کہ......

متحدہ نے آپریشن کا بھرپور جواب دینے کے لیے عید الاضحیٰ سے دس روز قبل کراچی کے تمام سیکٹروں کو بڑے پیمانے پر اسلحہ فراہم کیا تھا۔ جو سیکٹروں کی جانب سے یونٹوں میں تقسیم بھی کر دیا گیا ہے۔ اسلحہ میں بڑی تعداد میں اسٹیل کی گولیاں اور دستی بم بھی شامل ہیں۔ سیکٹروں کو فراہم کیے گئے جدید ہتھیار علاقے کی مارکیٹوں کی دکانوں میں چھپائے گئے ہیں۔ سرجانی ٹاؤن میں متحدہ کے ٹارگٹ کلر لینڈ مافیا کا حصہ بنے ہوئے ہیں اور لینڈ مافیا کے حکم پر متحدہ ہی کے کارکنوں اور ذمہ داروں کو قتل کر رہے ہیں۔ متحدہ کے مرکز نائن زیرو کی سرپرستی میں لینڈ مافیا کے 2 بڑے گروپ کام کر رہے ہیں اور دونوں گروپ پورے سرجانی پر قبضہ چاہتے ہیں۔ متحدہ کی سابقہ کراچی تنظیمی کمیٹی توڑ دی گئی ہے۔ لیکن سرجانی کی لینڈ مافیا پر اب بھی اس کا مکمل کنٹرول ہے۔ سرجانی ٹاؤن میں متحدہ کی لینڈ مافیا سلطان موسیٰ کو سامنے رکھ کر زمینوں پر قبضوں سے متحدہ کے کئی ٹارگٹ کلر کروڑ پتی بن گئے ہیں۔ کراچی میں جاری آپریشن کے بعد بعض ٹارگٹ کلر پنجاب میں روپوش ہو گئے تھے، جب کہ سیکٹر کی جانب سے ہمیں علاقوں میں ہی رہنے کا حکم تھا۔ ہم نے خدا کی بستی میں ڈیرے ڈالے ہوئے تھے۔ لندن سے حکم ملا تھا کہ سرجانی ٹاؤن سے بلوچوں اور پشتو بولنے والوں کا خاتمہ کر دو، جس پر ہم نے عید کے بعد بلوچوں اور پشتو بولنے والوں کی ٹارگٹ کلنگ کی منصوبہ بندی کر رکھی تھی۔ سرجانی ٹاؤن کے بدنام زمانہ شیعہ ٹارگٹ کلر سید بابر حسین جعفری عرف بابر ڈپٹی کا تعلق متحدہ کی اس ٹارگٹ کلر ٹیم سے ہے، جو متحدہ کی لینڈ مافیا گروپوں کے لیے ٹارگٹ کلنگ کرتی ہے۔ بابر ڈپٹی پاک فوج کا سابق ملازم تھا اور اس کی غیر حاضریوں کے باعث اس کا کورٹ مارشل ہو چکا ہے۔ بعد ازاں وہ متحدہ میں شامل ہو گیا اور ٹارگٹ کلنگ کی وارداتیں کرنے لگا۔ بابر ڈپٹی نے اپنا ٹارگٹ کلنگ کا گروپ بنا رکھا تھا۔ وہ متحدہ کی قیادت کے علاوہ لینڈ مافیا کے کارکنوں کے حکم پر بھی ٹارگٹ کلنگ کی وارداتیں کرتا رہا ہے۔ بابر ڈپٹی رینجر کے ہاتھوں گرفتار ہوا۔ بعد ازاں اسے پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔

متحدہ قومی موومنٹ کے بدنام شیعہ ٹارگٹ کلر سید بابر حسین جعفری عرف بابر ڈپٹی نے دوران تفتیش بتایا......

میں صوبہ پنجاب کے شہر ملتان میں پیدا ہوا اور ابتدائی تعلیم بھی وہیں حاصل کی۔ والدین کی خواہش تھی کہ میں آرمی جوائن کروں، لیکن چونکہ میں نے اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ کر

Scanned with CamScanner

ایک ہوٹل میں ملازمت شروع کر دی تھی، جہاں میں نے کھانا پکانے کی تربیت لی تھی۔ اس لئے جب آرمی کے لیے آسامیاں آئیں تو میں نے وہاں کک کے لیے اپلائی کر دیا۔ انٹرویو کے بعد میں آرمی میں سلیکٹ بھی ہو گیا۔ 1997ء میں مجھے آرٹلری سینٹر اٹک، تربیت کے لیے بھیجا گیا۔ ٹریننگ کے بعد میں نے نوشہرہ کینٹ میں 5 ماہ کک کی مزید تربیت حاصل کی۔ دسمبر 1997ء میں میری پوسٹنگ آرمی ایوی ایشن بٹالین ملتان میں ہو گئی۔ 1999ء میں، میں ملتان سے چھٹیاں لے کر کراچی آیا اور ایک عرصے تک ملازمت سے غیر حاضر رہا۔ جب واپس گیا تو میرا کورٹ مارشل ہو گیا اور چھ ماہ تک میں جیل میں رہا۔ رہا ہونے کے بعد میں سرجانی ٹاؤن آ کر رہنے لگا اور اس دوران مختلف ہوٹلوں پر کک کا کام کرنے لگا۔ 2003ء میں میری دوستی منصور شہزاد سے ہوئی، جو سرجانی ٹاؤن سیکٹر کے یونٹ 5 کا کارکن تھا۔ اس لے علاقے میں بہت اچھے تعلقات تھے۔ سب ہی اس سے ڈرتے تھے۔ میں جس ہوٹل پر کام کرتا تھا، وہاں سے منصور شہزاد بھتہ لیتا تھا اور ہوٹل کا مالک اس سے اتنا خوف زدہ رہتا تھا کہ اسے دیکھتے ہی مطلوبہ رقم اس کے حوالے کر دیتا تھا۔ رفتہ رفتہ میری منصور شہزاد سے گہری دوستی ہوتی گئی، ایک روز اس نے کہا تم متحدہ قومی موومنٹ میں شامل ہو جاؤ۔ میں نے سوچنے کے لیے وقت مانگا اور دو روز بعد متحدہ جوائن کرنے کی حامی بھر لی۔ جس کے بعد منصور شہزاد مجھے سرجانی ٹاؤن سیکٹر لے گیا، جہاں میری ملاقات سیکٹر انچارج سے کرائی گئی اور پھر مجھ سے حلف لیا گیا۔ اس طرح میں باقاعدہ متحدہ کا کارکن بن گیا۔ میں روزانہ 5 گھنٹے دیتا تھا۔ ابتدا میں میرا کام متحدہ کے جھنڈے لگانا اور چاکنگ کرنا تھا۔

متحدہ کے شیعہ ٹارگٹ کلر بابر عرف ڈپٹی نے مزید بتایا کہ...... 30 اکتوبر 2010ء کو ریحان الزمان کے حکم پر میں اور عمران موٹر سائیکل پر غازی ہاؤس سیکٹر 5C سرجانی گئے۔ ریحان نے وہاں ہمیں سابق متحدہ کارکن اور لینڈ مافیا کے کارندے نفیس کی موجودگی کی تصدیق کے لیے بھیجا تھا۔ وہ وہاں جیپ نما گاڑی میں بیٹھا تھا جس کی اطلاع ہم نے ریحان کی دیدی۔ بعد میں ریحان الزمان اکیلا موٹر سائیکل پر سیکٹر 5C آیا اور نفیس کی گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اور دو منٹ بعد ریحان الزمان نے نائن ایم ایم پستول سے فائرنگ کر کے نفیس کو قتل کر دیا، جس کی ایف آئی آر نمبر 758/10 زیر دفعہ 302/34 تھانہ سرجانی ٹاؤن میں درج ہے۔ 23 جولائی 2011ء کو ریحان کے حکم پر میں، عبداللہ بیگ، عمران اور عاصم گنڈیری 5D والا، تین موٹر سائیکلوں پر نائن ایم ایم پسٹلز سے مسلح ہو کر خدا کی بستی گئے۔ وہاں ہم نے سابقہ متحدہ یونٹ انچارج ڈاکٹر عابد حسین کی ریکی کی، مکمل تفصیلات اکٹھی کرنے کے بعد میں نے ریحان الزمان کو فون کر کے ڈاکٹر عابد کی خدا کی بستی میں موجودگی کی

ملزم بابر ڈپٹی نے بتایا کہ آپریشن کے خلاف مزاحمت کے لیے عیدالاضحیٰ سے دو روز قبل سیاسی جماعت کی جانب سے تمام سیکٹروں کو بھاری مقدار میں اسلحہ فراہم کیا گیا ہے۔ جن میں بڑی تعداد میں اسٹیل کی گولیاں اور دستی بم بھی شامل تھے

اطلاع دی۔ جس پر ریحان الزمان، باقر زیدی اور عمران 2 موٹر سائیکلوں پر نائن ایم ایم پسٹلز سے مسلح ہو کر پچن محلہ نزد خدا کی بستی سرجانی میں آئے اور میری نشاندہی پر انہوں نے فائرنگ کر کے سابقہ یونٹ انچارج ڈاکٹر عابد حسین کو قتل کر دیا۔ جس کی ایف آئی آر نمبر 11/11 زیر دفعہ 302/324/34 تھانہ سرجانی ٹاؤن میں درج ہے۔

27 اپریل 2012ء کو میں، عبداللہ بیگ، ریحان الزمان اور حسین پٹھان 2 موٹر سائیکلوں پر نائن ایم ایم پسٹلز سے مسلح ہو کر سیکٹر 36A تیسر ٹاؤن گئے۔ جہاں عبداللہ بیگ نے نائن ایم ایم پسٹل سے فائرنگ کر کے عالمگیر عرف منا بنگالی کو قتل کیا۔ مقتول، متحدہ کارکن کے لینڈ گریبنگ کے معاملات میں مداخلت کرتا تھا۔ اس واردات کی ایف آئی آر نمبر 197/12 زیر دفعہ 302/34 تھانہ سرجانی ٹاؤن میں درج ہے۔ 31 مئی 2012ء کو میں یونٹ کے دیگر دہشت گردوں عبداللہ بیگ، ریحان الزمان، باقر زیدی، حسین پٹھان اور مظہر عرف صفدر کالا کے ساتھ مسلح ہو کر کینٹے صابر ہوٹل سیکٹر 5E گیا اور وہاں ہوٹل میں بیٹھے سنی تحریک کے کارکن ارشد قادری کو میں نے نائن ایم ایم پسٹل سے فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔ اس کارروائی میں عبداللہ بیگ میرے ساتھ موٹر سائیکل چلا رہا تھا جب کہ دیگر ساتھ بیک اپ پر تھے۔ اس قتل کا حکم ریحان الزمان نے دیا تھا۔ اس واقعہ کی ایف آئی آر نمبر 276/13 زیر دفعہ 302/34 تھانہ سرجانی ٹاؤن میں درج ہے۔ 30 اپریل 2013ء کو میں عبداللہ بیگ، ریحان الزمان، حسین پٹھان، مظہر، باقر زیدی اور دیگر 2 ساتھی جن کا نام مجھے معلوم نہیں، 4 موٹر سائیکلوں پر مسلح ہو کر سیکٹر 5D سرجانی ٹاؤن گئے۔ جہاں مکان نمبر R-55 کے سامنے چبوترے پر سنی تحریک کا مرکزی کمیٹی ممبر فراز قادری بیٹھا تھا۔ میں نے اور عبداللہ بیگ نے نائن ایم ایم پسٹل سے اس پر فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں فراز قادری ہلاک، جب کہ اس کا ساتھی قمر قادری زخمی ہو گیا۔ اس کارروائی کا آرڈر بھی موجودہ سیکٹر ممبر ریحان الزمان نے دیا تھا۔ کارروائی کے بعد ریحان الزمان نے مجھے اور عبداللہ کو بطور انعام 65 ہزار روپے دیئے تھے۔ مذکورہ واقعے کی ایف آئی آر نمبر 223/13 زیر دفعہ 302/324/34 سرجانی ٹاؤن تھانے میں درج ہے۔

26 جون 2013ء کو میں اور عبداللہ بیگ نائن ایم ایم پسٹل سے مسلح ہو کر موٹر سائیکل پر سیکٹر 5D سرجانی گئے۔ جہاں ہم نے ایس ایس پی کارکن صابر بیگ کو قتل کیا۔ مقتول اور ریحان الزمان کے مابین زمینوں کا تنازعہ تھا۔ قتل کا حکم ریحان الزمان نے دیا تھا۔ واقعے کی ایف آئی آر نمبر 46/13 زیر دفعہ 302/34 تھانہ سرجانی ٹاؤن میں درج ہے۔ 22 جون 2010ء کو ریحان کے حکم پر میں عبداللہ بیگ اور عمران ایک کالی پیلی ٹیکسی میں اظہر عرف اے جے کی ریکی کرنے سیکٹر 7D گئے۔ وہاں اظہر عرف اے جے کی موجودگی پر میں نے ریحان کو فون کیا جس پر ریحان اور حسین پٹھان سرجانی ٹاؤن کے یونٹ 7 کے انچارج صفدر کی ٹارگٹ کلنگ ٹیم کے ہمراہ سیکٹر 7D سرجانی آ گئے۔ بعد ازاں ریحان الزمان، حسین پٹھان اور صفدر کی ٹیم نے چبوترے پر بیٹھے اظہر عرف اے جے پر فائرنگ کر دی، جس کے نتیجے میں اظہر عرف اے جے، محمد حنیف اور ریاض لنگڑا زخمی ہو گئے جس کی ایف آئی آر نمبر 405/10 زیر دفعہ 324/34 تھانہ سرجانی ٹاؤن میں درج ہے۔

متحدہ قومی موومنٹ کے گرفتار شیعہ دہشت گرد بابر ڈپٹی نے بتایا کہ...... سرجانی ٹاؤن میں اس وقت سلطان موسیٰ لینڈ مافیا کے ساتھ مل کر ایک پروجیکٹ چلا رہا ہے اور سادہ لوح افراد کو جعلی فائلیں بنا کر دے رہا ہے۔ سلطان موسیٰ کو نائن زیرو کی لینڈ مافیا کی سرپرستی حاصل ہے۔ وہ کراچی میں جاری آپریشن کے بعد کراچی چھوڑ کر پنجاب فرار ہو گیا تھا لیکن چند روز قبل متحدہ کے لینڈ مافیا کے گروپ کے حکم پر واپس آ گیا ہے اور اس نے دوبارہ زمینوں پر قبضہ شروع کر دیے ہیں۔ اپنے پروجیکٹ کے لیے سلطان موسیٰ نے نائن زیرو پر 25 لاکھ روپے بھی ادا کیے ہیں۔ ملزم بابر

باقی صفحہ نمبر 45

ہمارا مشن نگر نگر

☆:......شہادت عثمانؓ پر خوشی کے لیے عید غدیر کے لگائے بینر اہلسنت والجماعت کے مطالبے پر اتروا دیئے گئے۔ہم اہلسنت والجماعت کے قائدین اور انتظامیہ کے مشکور ہیں۔(قاری رشید)

☆:......لکی مروت ، اقراء پبلک ماڈل سکول آشی نے 18 ذوالحج یوم شہادت عثمان غنیؓ پر چھٹی کا اعلان کر دیا۔ ہم سکول کی انتظامیہ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(ڈاکٹر قاری رشید اختر قاسمی 0301-6005648)

☆:......مداح صحابہ کا مطالباتی جلوس بسلسلہ یوم شہادت سیدنا عثمانؓ جمعرات صبح 10 بجے خانپور شہر میں درخواستی چوک سے نواں کوٹ چوک تک نکالا گیا۔اہلسنت والجماعت کے صوبائی اور ضلعی قائدین اور کارکنان کی بھاری تعداد میں شرکت۔سرکاری سطح پر چھٹی کرنے کا مطالبہ۔

0307-7954298

☆:......صحابہ کی زندگی ہمارے لئے ایک ماڈل ہے اس دن پر چھٹی کے مطالبے میں سپاہ صحابہ کی تائید کرتا ہوں۔لدھیانوی صاحب کی زیارت میرے لیے ایک نعمت ہے۔

ڈاکٹر شاہMNA کا ریلی سے خطاب،فیصل آباد

0301-6005648

☆:......خطرے کی گھنٹی ، بلوچستان پنجگور کے قریب ایرانی فورسز کی پاکستانی حدود کے اندر فائرنگ 2 پاکستانی زخمی ، ایرانی بارڈر فورسز نے پاکستانی حدود میں گھس کر فائرنگ کر کے پاکستان کی خودمختاری کو پامال کیا ہے۔ایرانی سفیر کو بلا کر مسلسل سرحدی معاہدات کی خلاف ورزی پر وارننگ دی جائے۔امریکہ ایران اور بھارت کو خطے کا بدمعاش بنا رہا ہے۔ایسی حرکتوں پر نوٹس نہ لیا گیا تو نتائج خطرناک ہوں گے۔

(قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی)

☆:......نقوی کو کھلا چیلنج

میں کوئی گالی نہیں دیتا نہ گولی کی زبان آتی ہے۔ساجد نقوی میں آج تیرے گھر (گاؤں) آ گیا ہوں۔آ جا میں تجھے کافر ثابت کروں گا تو اپنا مسلمان ہونا ثابت کر۔اگر تجھے کافر ثابت نہ کر سکا تو مجھے گولی مار دینا میرا خون معاف ہے۔

(قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی)

☆:......شہداد کوٹ ، صدیق اکبر چوک پر 28 اکتوبر 2013ء میں شیعوں کی جانب سے جشن عید غدیر کا پروگرام غلامان صحابہ نے ناکام بنا دیا۔اہلسنت والجماعت نے مقابلہ میں جلسہ اور ہڑتال کی کال دے دی۔جس پر ڈی سی نے اجازت نامہ منسوخ کر کے شیعوں کے پروگرام پر پابندی لگا دی۔

0301-6005648

☆:...چاچڑی،سجاول،ٹنڈو الہیار،شکار پور،نوشہرہ فیروز،ٹنڈو باگو،میر پور خاص،کوٹری،ڈگری،ٹنڈو آدم سمیت ملک بھر میں مدح صحابہ جلوس،کراچی اور شہداد کوٹ میں ریلی پر دشمنان صحابہ کی فائرنگ 2 ساتھی شہید 6 زخمی۔اہلسنت نیوز

☆:......حق نواز خود بھی عظیم تھا اس کا مشن بھی عظیم ہے۔صحابہ کرامؓ کے غلام اسی مشن پر ڈٹے رہو میں تمہارے لیے دعا گو ہوں۔پیر طریقت مولانا ارشاد احمد صاحب مہتمم دارالعلوم کبیر والا

0323-6880987

☆:......جلوسوں کی کامیابی شہداء کے نام کر دی۔

مزید کہا کہ ملک بھر میں مدح صحابہ جلوس کی کامیابی خیبر پختونخواہ میں عام تعطیل،کراچی میں مسلسل شہادتوں کے باوجود بے خوف کارکن،اہلسنت کی بیداری سچ فرمایا تھا۔علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ نے کہ یہ مولانا محمد احمد لدھیانوی کے ہاتھ میں فتوحات دیکھ رہا ہوں۔(اہلسنت نیوز)

☆:......گسمٹ ضلع خیر پور میں اہلسنت کارکن فاروق بھٹی کو چھریوں سے دشمنان صحابہ نے شہید کر دیا۔

0300-7916396

☆:......خیر پور۔دشمنان صحابہ کی فائرنگ جامعہ حیدریہ کے استاد عثمان جمالی اور غلام محمد شر سمیت کئی افراد زخمی۔(اہلسنت نیوز)

☆:......یکم نومبر 2013 کو ضلع ڈیرہ غازی خاں میں اہلسنت والجماعت خالد بن ولید یونٹ کی نئی باڈی تشکیل دی گئی ہے۔ 0306-9029446

☆:......خوشخبری

پنو عاقل مبارکپور رتھانہ کی حدود میں ایک نئی مجلس اور شیعوں کے جلوس کو جھنگوی شہیدؒ کے روحانی فرزندوں نے بزور بازو رکوا دیا۔ 0300-3295145

☆:......لاہور سوڈی وال میں مسجد ابوبکر صدیق پہ رافضیوں نے حملہ کر دیا ، شدید فائرنگ نمازیوں نے دروازے بند کر کے جان بچائی۔ 0301-6426001

☆:......بدین ، ماتلی میں اہل تشیع کی جانب سے خلافت راشدہ چوک پر قبضہ کرنے کے لیے اپنے کالے جھنڈے گاڑ دیئے۔غلامان صحابہ کا انتظامیہ سے رابطہ، انتظامیہ نے اہل تشیع کے کالے جھنڈے اتروا دیے۔

0301-6005648

☆:......سمندری : 10 محرم الحرام کو شیعہ کی غیر قانونی مجلس کو فرزندان جھنگوی شہیدؒ و فاروقی شہیدؒ نے زبردستی رکوا دیا۔ 0300-7916396

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ نمبر 44

ڈپٹی نے بتایا کہ آپریشن کے خلاف مزاحمت کے لیے عید الاضحیٰ سے دن روز قبل متحدہ کی جانب سے تمام سیکٹروں کو بھاری مقدار میں اسلحہ فراہم کیا گیا ہے۔جن میں بڑی تعداد میں اسٹیل کی گولیاں اور دستی بم بھی شامل ہیں۔یہ اسلحہ یونٹوں میں تقسیم بھی کر دیا گیا ہے۔اسلحہ علاقوں کی دکانوں میں ڈمپ کرایا گیا ہے۔کیونکہ سرچ آپریشن کے دوران دکانوں اور کلینکس میں سرچ آپریشن نہیں ہوتا۔اس لئے انہیں محفوظ سمجھا گیا ہے۔ملزم نے بتایا کہ اسٹیل کی گولیاں بکتر بند گاڑیوں پر حملوں کے لیے دی گئی ہیں۔متحدہ ٹارگٹ کلر نے مزید بتایا کہ فیروز بنگالی سرجانی ٹاؤن میں زمینوں پر قبضوں کا بادشاہ ہے۔اس نے مکہ پمپ سرجانی ٹاؤن پر واقع زمین پر قبضہ کر کے الحمدیٰ کے نام سے اسٹیٹ ایجنسی بنائی ہے۔جس کے ذریعے اس نے 800 غیر قانونی پلاٹ فروخت کئے ہیں۔ملزم نے انکشاف کیا ہے کہ فیروز بنگالی کے موجود رابطہ کمیٹی کے ایک ذمہ دار سے رابطے ہیں اور ڈبل کیبن میں پرائیوٹ محافظوں کے ساتھ گھومتا ہے۔ملزم نے بتایا کہ اس نے رواں سال اپنے ساتھیوں نعیم بخش عرف شاہد چھوٹا،ظہیر D/5 والا،راؤ سہیل،عثمان،خرم انصاری، شاہد رضا،عدنان جمال ، عدنان ، راشد اور وجاہت جعفری کے ساتھ مل کر 22 لاکھ روپے جبری زکوۃ اور فطرہ وصول کیا تھا۔جب کہ اس مرتبہ اس کے یونٹ کو 500 گائے اور 300 بکرے کی کھالیں جمع کرنے کا ٹاسک دیا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

بقیہ صفحہ نمبر 30

مسلمانوں کے پیہم اصرار کے باوجود ہم اس انتظار میں تاخیر در تاخیر کرتے رہے کہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ یا تعمیر حیات کی جانب سے ڈاکٹر صاحب کی اس تحریر کی تردید و براءت پر کوئی بیان آجائے، لیکن ادھر سے جب بالکل مایوسی ہوگئی تو محض اظہار حق و تردید باطل کی نیت سے یہ مضمون لکھنا پڑا۔

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه و صلی الله علی النبی الکریم

اداریہ ماہنامہ "دارالعلوم" (دیوبند) ستمبر ۱۹۹۲ء

ضمیمہ ماہنامہ الفرقان (لکھنؤ) ستمبر، اکتوبر ۱۹۹۲ء

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ نمبر 34

سورہ ھود آیت ۷۳ قالوا اتعجبین من امر الله رحمته الله وبرکته علیکم اهل البیت انه حمید مجید

اس آیت کی تشریح میں لکھتے ہیں۔

اس مقام پر یہ شبہ نہ ہو کہ حضرت ابراہیمؑ کی بیوی کو خطاب اہل بیت میں داخل کیا ہے۔ کیونکہ اس سے قبل کی آیت میں جتنا خطاب حضرت سیدہؑ کی طرف ہے واحد مونث کے صیغہ میں اور اس آیت میں ضمیر کم جمع مذکر حاضر کی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مخاطب کچھ اور لوگ ہیں اور یہ آیت یہاں خواہ مخواہ داخل کر دی گئی ہے۔

سورہ الحجر آیت ۴۱ ھذا صراط علی مستقیم:

ترجمہ:۔۔۔۔ یہی راہ سیدھی ہے کہ مجھ تک اس کے حاشیہ میں مولوی فرمان علی لکھتا ہے۔ یہ ترجمہ قرآن کے ظاہری الفاظ کے مطابق ہے لیکن اس میں علاوہ بھونڈے معنی ہونے کے ایک بڑی خرابی یہ لازم آتی ہے کہ اس صورت میں ایک نیا حملہ حروف اور ماننا پڑے گا۔

اس ساری تفصیلات کے بعد یہ حقیقت روز روشن کی طرح آشکار ہوگئی ہے کہ روافض کے نزدیک یہ قرآن پاک جو ہمارے ہاتھوں میں ہے یہ وہ قرآن نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا تھا بلکہ اس میں بہت سی تبدیلیاں کر دی گئی ہیں۔

اب ہم فیصلہ اپنے قارئین پر چھوڑتے ہیں کہ موجود عقائد و نظریات لکھنے کے بعد بھی شیعہ مسلمان ہیں یا۔۔۔۔کفر؟ فیصلہ آپ کا کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ نمبر 36

برخاست ہونے سے قبل ہی اس شخص کو اپنا قہر و غضب دکھا دے"۔ آپؓ کی زبان اقدس سے دعا کا نکلنا تھا کہ اس مردود کا گھوڑا بدک گیا اور وہ پتھروں کے ڈھیر میں منہ کے بل گر پڑا اور اس کا سر پاش پاش ہوگیا۔ جس سے وہ ہلاک ہوگیا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین، جلد: دوم۔ص: 866)

دشمن صحابہ کا عبرت ناک انجام:

ایک شخص حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے سامنے صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی و بے ادبی کے الفاظ بکنے لگا۔ آپؓ نے فرمایا: "کہ تم اپنی اس خبیث حرکت سے باز رہو، ورنہ میں تمہارے لئے بد دعا کروں گا۔" اس گستاخ نے کہہ دیا کہ مجھے تمہاری بد دعا کی کوئی پروا نہیں۔ تمہاری بد دعا سے میرا کچھ بھی نہیں بگڑ سکتا۔ یہ سن کر آپؓ کو جلال آگیا اور آپؓ نے اس وقت یہ دعا مانگی کہ "اے اللہ! اگر اس شخص نے تیرے پیارے نبی ﷺ کے پیارے صحابہؓ کی توہین کی ہے، تو آج ہی اس کو اپنے قہر کی نشانی دکھا دے تاکہ دوسروں کو اس سے عبرت حاصل ہو۔" اس دعا کے بعد جیسے ہی وہ شخص مسجد سے باہر نکلا، تو بالکل ہی اچانک ایک پاگل اونٹ کہیں سے دوڑتا ہوا آیا اور اس گستاخ شخص کو دانتوں سے پچھاڑ دیا اور اس کے اوپر بیٹھ گیا۔ یہ منظر دیکھ کر لوگ دوڑ دوڑ کر حضرت سعدؓ کو مبارک باد دینے لگے کہ آپؓ کی دعا مقبول ہوگئی اور صحابہ کرامؓ کا دشمن واصل جہنم ہوگیا۔

(دلائل النبوۃ، جلد: 3،ص: 207۔ حجۃ اللہ علی العالمین، جلد: 2،ص 866)

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالیٰ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن کے ساتھ محبت اور حسن عقیدت نصیب فرمائے، اور ان کے نقشِ قدم پر چل کر اپنی رضا مندی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

☆☆☆☆☆

پیغام شہداء

انسانی تاریخ میں چشم فلک نے ایسی جماعت دیکھی ہے۔۔۔۔؟ جس کے قائدین

مولانا حق نواز جھنگوی شہید ؒ (بانی و سرپرست)
شہادت 22 فروری 1990ء جھنگ

مولانا ایثار القاسمی شہید (نائب سرپرست، ایم این اے)
شہادت 10 جنوری 1991ء جھنگ سٹی

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید ؒ (سرپرست)
شہادت 18 جنوری 1997ء سیشن کورٹ لاہور

مولانا محمد اعظم طارق شہید ؒ (صدر/ایم این اے)
شہادت 6 اکتوبر 2003ء پارلیمنٹ ہاؤس کی طرف جاتے ہوئے۔

علامہ علی شیر حیدری شہید ؒ
شہادت 17، اگست 2009 خیر پور سندھ (خیرپور جلسہ سے واپسی پر)

اور ہزاروں کارکنوں کو ایک نظریہ، مشن اور مقصد کی پاداش میں انتہائی بیدردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا، یہ تمام قائدین اور کارکن تو اپنے رب کے ہاں پہنچ گئے۔ لیکن ان کا نظریہ، مشن اور مقصد ایک پیغام کی صورت میں ماہنامہ "نظام خلافت راشدہ" کے نام سے بفضلہ تعالیٰ ہر ماہ آپ کے پاس پہنچے گا۔

آپ نے کبھی غور کیا۔۔۔؟

کہ یہ پیغام پوری دنیا تک کیسے پہنچے گا؟

کیونکہ ابھی تک یہ پیغام صرف دیوبند مکتب فکر کے 9 ہزار مدارس کے 50 ہزار اساتذہ کے پاس بھی نہیں پہنچ رہا۔

☆ پاکستان کے تقریباً 2 لاکھ سکولوں کے 10 لاکھ اساتذہ کو اس پیغام کا پتہ تک نہیں ہے۔

☆ بیورو کریسی کے 50 ہزار اہلکار اس پیغام سے لاعلم ہیں پاکستان کے قومی، صوبائی اور سینٹ کے 1 ہزار سے زائد ممبران کے پاس بھی یہ پیغام نہیں پہنچا ہوگا۔

اس کے علاوہ الیکٹرانک/پرنٹ میڈیا اس کی افادیت سے محروم ہے۔

آپ جاگیردار ہیں یا کاشتکار، استاد ہیں یا طالب علم، آپ سرمایہ دار ہیں یا مزدور، عالم ہیں یا عام مسلمان۔

اگر آپ چاہتے ہیں یہ پیغام پوری دنیا میں عام ہو جائے تو پھر اٹھیے اور عہد کیجئے کہ۔۔۔۔

"میں شہداء کا یہ پیغام ہر گھر تک پہنچانے میں آپ کا معاون بننا چاہتا ہوں"۔

دستخط

بقیہ صفحہ نمبر 16

اس اندوھناک سانحے کی پہلے سے اطلاع ہونے کے باوجود کوئی حفاظتی اقدامات نہ کرنا سوالیہ نشان ہے

تاجر رہنما محمد سلیم کا کہنا تھا کہ دکانوں میں بھی بعض لوگ موجود تھے، جنہیں شر پسندوں نے گولیاں مار ڈالیں۔

مدرسہ کی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ حملہ آور مدرسے کے اندرونی ماحول سے پوری طرح آگاہ تھے۔ انہوں نے ایک کمرے کی تلاشی لی۔ وہ مولانا اشرف علی کو تلاش کر رہے تھے۔ ایک تحقیقاتی ادارے میں موجود ذریعے کا کہنا ہے کہ ان کے ادارے کی رپورٹ کے مطابق پولیس افسران کا کردار مشکوک ہے۔

ذرائع کے مطابق، شر پسندوں کی کمانڈ کرنے والے شیعہ کا نام اشفاق وحیدی بتایا جاتا ہے۔ سانحے کے روز وہ دارالعلوم کے بالمقابل رائل ہوٹل کے نیچے کھڑا تھا۔ اور وہاں سے شیعہ شر پسندوں کو کنٹرول کر رہا تھا۔ وہ نماز مغرب تک وہاں موجود رہا۔ بعد میں خود بھی مسجد میں گیا اور واپس آ کر ایک گاڑی میں بیٹھ کر چلا گیا۔ ایک دوسری رپورٹ کے مطابق مسجد کے اندر دہشت گردی کی کارروائیوں میں شیعہ کی مسلح تنظیم مختار فورس کے دہشت گرد ملوث ہیں، جن کی کمانڈ کرنے والے کو 8 محرم کے جلوس میں بھی دیکھا گیا ہے۔ اس کا نام معلوم کیا جا رہا ہے۔ انہی ذرائع کے مطابق پولیس اہلکاروں نے فرار سے پہلے مدینہ مارکیٹ کا گیٹ کھولا اور مختار فورس سے تعلق رکھنے والے شیعہ دہشت گردوں کو شمس آباد، مریڑ چوک اور اصغر مال پر واقع ہاسٹل میں رکھا گیا۔ مریڑ چوک میں ایک 5 منزلہ ہوٹل بھی اس مقصد کے لیے استعمال ہوا۔ بتایا جاتا ہے کہ وہاں محرم کے شروع سے ہی ان دہشت گرد کی آمد و رفت شروع ہو گئی تھی۔ ان میں سے بعض نمازوں کے اوقات میں مسجد میں بھی آتے جاتے رہے۔ مارکیٹ کے اندر چونکہ اندھیرا تھا، اس لیے فوٹیج اور تصاویر میں صرف یہی لوگوں کو فوکس کیا جا سکا ہے۔ جو مارکیٹ کے باہر کارروائیاں کر رہے تھے۔ البتہ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے مارکیٹ کے اندر بعض دکانوں پر لگے سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج حاصل کر لی ہے اور شہر میں آنے جانے والے راستوں اور ہاسٹلوں میں ان کی تلاش شروع کر دی ہے۔ تحقیقاتی ادارے کے ذرائع کے مطابق، پیٹرول اور کیمیکل کی بوتلیں 333 نمبر کی ایک گاڑی میں سپلائی کیا گیا۔ یہ گاڑی دو مرتبہ وہاں آئی اور "سامان" دے کر چلی گئی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ یہ نمبر پلیٹ جعلی تھی۔

شہید ہونے والوں میں سے کئی کے جسدِ خاکی نامکمل حالت میں ورثہ کے حوالے کئے گئے

10 محرم کو شیعہ کے ماتمی جلوس کے شرکاء نے تعلیم القرآن میں قتل و غارت کے بعد اس کے ملحقہ مارکیٹ میں آگ لگا دی جس سے راجہ بازار کی 200 سے زائد دکانیں راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو گئیں۔ سانحے کے چوتھے روز بھی دکانوں سے دھواں اٹھ رہا تھا۔ سب سے زیادہ متاثر مدرسہ تعلیم القرآن سے ملحق مدینہ کلاتھ مارکیٹ ہوئی۔ جس میں موجود 132 دکانیں تباہ ہو گئیں۔ اب وہاں راکھ اور ملبے کے سوا کچھ نہیں۔ راولپنڈی کے تاجر رہنما شرجیل میر کے مطابق 6 ارب روپے کا نقصان ہوا ہے۔ ایک اخبار سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا...... "آتشزدگی کی یہ واردات راولپنڈی کی انتظامیہ کی نگرانی میں کی گئی۔ کیونکہ جس وقت ماتمیوں کے جلوس کا ایک جتھا مارکیٹ کی جانب بڑھ رہا تھا، اسی وقت میں نے موقع پر موجود ڈی ایس پی سے کہا تھا کہ کچھ کریں، کم از کم ہوائی فائرنگ کر کے ان لوگوں کو منتشر ہی کر دیں، لیکن ان کا جواب یہ تھا کہ یہ ہماری ڈیوٹی میں شامل نہیں۔ اس کے بعد جلوس میں شامل شیعہ شر پسندوں نے میرے اور میرے بھائی کے سامنے دکانوں کو جلانا شروع کر دیا۔ جب کہ ڈی ایس پی سمیت پچاس سے ساٹھ پولیس اہلکار وہاں سے بھاگ نکلے۔"

شیخ سلیم کا کہنا تھا...... کرفیو کی وجہ سے دکاندار اپنی دکانوں تک نہیں پہنچ سکے تھے۔ اب جب کرفیو میں نرمی کے بعد دکان داروں نے اپنی ملبہ بنی دکانوں اور خاکستر مال کو دیکھا تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ شیخ سلیم کا کہنا تھا کہ اگر فائر بریگیڈ گاڑیاں وقت پر پہنچ جاتیں تو آگ پر قابو پایا جا سکتا تھا اور اتنے بڑے پیمانے پر نقصان بھی نہ ہوتا۔ ایک دوسرے سے متصل کپڑے کی مارکیٹیں ہیں، مخدوش عمارتوں کی وجہ سے بچ جانے والی مارکیٹوں کو بھی خطرہ ہے۔ اگر انتظامیہ اور پولیس اپنے فرائض سے کوتاہی نہ برتتی تو حالات اور نتائج اس قدر بھیانک نہ نکلتے۔ انہی کی غفلت سے نہ صرف قیمتی انسانی جانیں ضائع ہوئیں، بلکہ تاجروں کا بھی اربوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ جس کی تلافی وہ از خود نہیں کر سکتے۔ لہٰذا پنجاب حکومت اور مقامی انتظامیہ، تاجروں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے اور مارکیٹ کی دوبارہ تعمیر میں تعاون کرے۔

مدرسہ تعلیم القرآن کے مہتمم مولانا اشرف علی، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان کے نواسے علامہ شاکر محمود، جمعیۃ اشاعت التوحید کے سربراہ حافظ محمد صدیق اور وفاق المدارس کے ترجمان مولانا عبدالقدوس محمدی نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ وہ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ سڑک پر کیا ہوا مگر انہوں نے دیکھا کہ بعض شیعہ مسلح حالت میں مسجد میں آن گھسے جو کہ مارکیٹ کی بالائی منزل پر واقع ہے۔ انہوں نے آتے ہی فائرنگ شروع کر دی جس سے 8 افراد موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے، مسجد میں موجود نمازیوں اور طلبہ نے مزاحمت کی کوشش کی مگر وہ غیر مسلح ہونے کے سبب کچھ نہ کر سکے۔ اس دوران شیعہ شر پسندوں کا ایک اور جتھہ مسجد میں گھس آیا جس کے پاس اسلحہ کے علاوہ بڑے سائز کے چھرے، خنجر اور لوہے کے راڈ تھے۔ انہوں نے تمام نمازیوں اور طلبہ پر ہلہ بول دیا۔ اس دوران پولیس یا کوئی بھی ریاستی ادارہ نظر نہیں آیا۔ ان علما کا مزید کہنا تھا کہ شر پسندوں کو نمازی حضرات باہر نکالنے سے قاصر رہے البتہ اس دوران کچھ لوگ اوپر آئے جن کے ہاتھوں میں پیٹرول کی بوتلیں تھیں جو انہوں نے مسجد اور مدرسہ میں پھینک کر توڑ ڈالیں اور آگ لگا کر تیزی سے باہر چلے گئے اور بعد ازاں نیچے فائرنگ کرتے ہوئے مسجد کے اندر موجود لوگوں کو باہر نکلنے سے روکتے رہے جو نہیں جانتے تھے کہ نیچے مارکیٹ میں بھی آگ لگائی جا چکی ہے۔

پنجاب حکومت نے سانحہ راولپنڈی کی عدالتی تحقیقات کرانے کا اعلان کرتے ہوئے جڑواں شہروں میں بڑے پیمانے پر سرچ آپریشن کا فیصلہ کیا ہے۔ شہباز شریف کا کہنا تھا کہ عوام امن سے رہیں اور صبر کا دامن تھامے رکھیں۔ جاں بحق ہونے والے افراد کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ قاتلوں کو ہر صورت قانون کی گرفت میں لا کر کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ شہباز شریف نے جے یو آئی (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن سے بھی فون پر رابطہ کیا اور قیمتی جانوں کے نقصان پر اظہار افسوس کرتے ہوئے اپیل کی وہ اس معاملے میں اپنا قومی کردار ادا کریں۔

اہلسنت والجماعت اور انجمن تاجران راولپنڈی نے خنجر بردار ماتمی جلوسوں پر پابندی لگانے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ انجمن تاجران راولپنڈی کے رہنما شرجیل میر نے کہا ہے کہ یوم عاشور کے روز جلوس کے شرکا نے ہی مسجد اور مارکیٹ کو آگ لگائی ،جس کی وجہ سے اتنی شہادتیں ہوئیں ۔ فائر بریگیڈ کو بھی روکا گیا۔ وزیر اعظیم اور وزیر اعلیٰ اگر ملکی معیشت کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں تو تمام ماتمی جلوسوں پر پابندی لگائیں۔ قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی نے کہا ہے۔ وزیر اعظم پنجاب نے تاجران کو 6 ارب روپے کا معاوضہ، مارکیٹ اور مسجد کی دوبارہ تعمیر کا وعدہ کیا ہے۔ اہلسنت والجماعت کے کارکن صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں ۔حکومت فوری طور پر راجہ بازار ماتمی جلوس کے منتظمین ، حامد موسوی اور اشتیاق وحیدی سمیت جلوس کے لائسنس ہولڈرز کو گرفتار کر کے تحقیقات کرے۔ تحقیقات میں جوڈیشنل کمیشن سے مکمل تعاون کیا جائے گا۔ وہ پیر کو یہاں رحمانی مسجد میں اہلسنت والجماعت کے مرکزی عہدیداروں اور انجمن تاجران راولپنڈی کے صدر شرجیل میر کے ہمراہ پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

پنجاب حکومت نے راجہ بازار کے تاجروں اور علما کے وفد کو یقین دھانی کرائی ہے کہ متاثرہ دکانوں ، مسجد اور مدرسے کی از سر نو تعمیر کرائی جائیگی۔ اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے پنجاب کے وزیر قانون رانا ثنا اللہ نے کہا کہ ہم نے تاجروں کا مطالبہ تسلیم کر لیا ہے کہ مارکیٹ اور مسجد کی تعمیر کرائیں گے۔ اس منصوبے پر کام شروع ہو گیا ہے ہم انشاء اللہ اسے بروقت تعمیر کرا کے دیں گے۔ تاجروں کے نقصان کے حوالے سے وزیر قانون رانا ثنا اللہ نے بتایا کہ اس کا اندازہ لگانے کے لیے کمیٹی بنادی گئی ہے۔ مختلف تاجروں کے مختلف کلیم ہو سکتے ہیں جو متاثر تاجر بھی کلیم کریگا اس کے دعوے کو کمیٹی جانچے گی اور وہ فیصلہ کرے گی کلیم درست ہے یا نہیں۔ اس کی روشنی میں تاجروں کو ادائیگی ہو گی۔ اس سوال پر کہ کیا کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے کہ مذہبی نوعیت کے جلوسوں کو ایسے روٹس سے نہ گزارا جائے جہاں تصادم کا خطرہ ہوتا ہے۔ رانا ثنا اللہ کا کہنا تھا کہ فی الوقت ایسی کوئی تجویز سامنے نہیں آئی آگے چل کر متحدہ علما بورڈ، جس میں تمام مکاتب فکر کے علما موجود ہیں اس بات پر غور کرے تو بہتر ہو گا حکومت کا یہ اختیار نہیں۔ رانا ثنا اللہ اور حکومتی ارکان کے ساتھ گفتگو کے بارے میں مرکزی انجمن تاجران ، راولپنڈی اور راجہ بازار کے رہنما شاہد غفور پراچہ نے بتایا کہ صوبائی وزیر قانون کے ساتھ یہ طے پا گیا ہے کہ پنجاب حکومت مسجد، مدرسہ اور دکانیں اپنے خرچ پر تعمیر کر کے متاثرین کے حوالے کرے گی۔

شیعہ شرپسندوں نے میرے سامنے دکانوں کو جلانا شروع کیا جب کہ ڈی ایس پی سمیت تمام پولیس اہلکار وہاں سے بھاگ گئے

اور کانوں کے اندر مال کے نقصان کا تخمینہ لگایا جائے گا۔ اس کے بعد حکومت فیصلہ کرے گی کہ کتنی رقم کی ادائیگی کرے۔ حکومت نے اصولی طور پر تاجروں کے نقصان کے ازالے کے مطالبے کو تسلیم کر لیا ہے۔

سانحہ راولپنڈی کے ملزمان کی گرفتاری کے لیے پولیس ٹیموں نے کارروائیاں شروع کر دیں، متعدد مشتبہ افراد کو پکڑ لیا گیا۔ چھاپہ مار ٹیمیں پارہ چنار اور گلگت بلتستان کے شیعہ کی گرفتاری کے لیے بھی جائیں گی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ پولیس اور ضلعی انتظامیہ نے فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی کو ابتدائی معلومات فراہم کر دی ہیں جس کے مطابق 10 محرم اور جلوس کے دوران مدرسہ تعلیم القرآن پر 200 سے زائد شیعہ نے دھا وابولا ، ہنگامہ آرائی میں شریک 150 کے قریب افراد کا تعلق دیگر شہروں سے ہے۔ بوائز ہاسٹلوں میں رہائش پذیر طلبہ کے کوائف بھی اکٹھے کیے جا رہے ہیں۔ پولیس کی چھاپہ مار ٹیمیں پاراچنار اور گلگت بلتستان بھی جائیں گی۔ ملزموں کی گرفتاری کے لیے خفیہ ادارے بھی پولیس کی معاونت کر رہے ہیں۔ دوسری جانب ہنگامے کے دوران جن پولیس اہلکاروں سے اسلحہ چھینا گیا، ان کے خلاف بھی انکوائری شروع کر دی گئی ہے۔

انصار الامہ کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن خلیل نے کہا ہے کہ دارالعلوم تعلیم القرآن راجا بازار پر حملہ فرقہ وارانہ نہیں بلکہ بین الاقوامی سازش ہے ۔ امریکا اور اس کے اتحادی ایک گروہ کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ ملک میں شام اور عراق جیسے حالات پیدا کرنے کی سازش کی جارہی ہے۔ حکومت نے گر مجرموں کو نشان عبرت نہ بنایا تو پاکستان کی اکثریتی آباد خود انتقام لینے پر مجبور ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر داخلہ چودھری نثار اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف سے کامیاب مذاکرات ہوئے ہیں۔ جن میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے شہداء راولپنڈی کے ملزمان کو نشان عبرت بنانے کی یقینی دہانی کرائی ہے۔ حکومت اس وعدے پر جلد عمل درآمد کرا کے مظلوموں کی اشک شوئی کرے۔ اگر ماضی کی طرح کیے گئے وعدوں کی طرح اس وعدے سے انحراف کیا تو اس کے نتائج بھیانک نکلیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سانحہ راولپنڈی کے ملزموں کو عبرت کا نشان بنائے جائے اگر انصاف کے تقاضے پورے نہ کیے گئے تو اس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔ شرپسندوں کے ہاتھوں بے گناہ مسلمانوں کی شہادتوں، مسجد و مدرسہ اور قرآن کریم کی بے حرمتی اور دکانوں کے نذر آتش کیے جانے پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔

اہلسنت والجماعت کے سربراہ مولانا محمد احمد لدھیانوی کا کہنا ہے کہ میں یہ بات پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ ہماری مساجد سے کبھی بھی ایسی تقاریر نہیں کی گئی جو کسی دوسرے فرقے کو اشتعال میں لانے کا سبب بنیں۔ یوم عاشورہ پر نذر آتش کئے جانے والے مسجد اور جامع تعلیم القرآن میں جمعے کے روز ہونے والے خطبے کا ریکارڈ موجود ہے۔ جس میں کوئی بھی اشتعال انگیز بات نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ ماتمیوں کے جلوس کا وقت سہ پہر 3 بجے مقرر تھا تو پونے 2 بجے وہ جلوس وہاں کیوں اور کس کی اجازت سے آیا۔ اس واقعہ کے عوامل پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ نجی چینل کے پروگرام میں گفتگو کرتے ہوئے مولانا محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ انہوں نے راولپنڈی واقعے کے بعد 3 دن وہاں گزارے اور اپنے تمام کارکنوں کو کنٹرول میں رکھا۔ ہم نے حکومت کی اجازت سے لیاقت باغ میں شہدا کی نماز جنازہ ادا کی لیکن صبر و تحمل کا دامن تھامے رکھا۔ اور امن و امان کا کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہونے دیا۔ کراچی سمیت دیگر شہروں میں اس سے پہلے بھی اپنے شہدا کے جنازے اٹھائے لیکن سرکاری اور نجی املاک کو کبھی بھی نقصان نہیں پہنچایا۔ ہم آہنگی اور رواداری کے لیے متحدہ علماء بورڈ، ملی یکجہتی کونسل کے ضابطہ اخلاق سے اتفاق ہے۔ صحابہ کرامؓ کی تکفیر پر مشتمل مواد لکھنے والے کتابوں کے مصنفین کو قانون کے مطابق سزا ملنی چاہیے۔ اور اس طرح کے لیٹریچر پر فوری پابندی لگانی چاہیے۔ پروگرام میں شریک وزیر مملکت برائے مذہبی امور پیر سید امین الحسنات شاہ نے کہا کہ 97 میں بننے والے مشترکہ علما بورڈ نے مذہبی ہم آہنگی اور رواداری کے لیے ضابطہ اخلاق ترتیب دیا گیا تھا جس میں صحابہ کرام خصوصاً خلفائے راشدین اور سیدنا امیر معاویہؓ کی توہین پر سزا مقرر کی گئی ہے۔ جس پر عملدر آمد کی ضرورت ہے۔

☆☆☆☆☆

سیدنا عمر فاروقؓ کے یوم شہادت پر چھٹی کی جائے

علامہ اورنگزیب فاروقی

رپورٹ: عمر معاویہ کراچی

اہل سنت والجماعت کی جانب سے یکم محرالحرام کو ملک بھر میں خلیفہ دوم حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کا یوم شہادت عقیدت واحترام سے منایا گیا۔ کراچی، اسلام آباد، لاہور، گلگت بلتستان، کوئٹہ پشاور، ملتان حیدر آباد، بہاولپور، فیصل آباد، چنیوٹ ،سرگودہا، خوشاب ،میانوالی ،بھکر ،ڈیرہ غازیخان، ڈیرہ اسماعیل خاں، رحیمیار خاں، جھنگ ،چکوال ،کوہاٹ ،چمن سمیت ملک بھر کے تمام چھوٹے بڑے شہروں میں مدح صحابہؓ مطالباتی جلوس نکالے گئے، جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ یکم محرالحرام یوم شہادت خلیفہ دوم حضرت سیدنا عمر فاروقؓ پر حکومت عام تعطیل کا اعلان کر کے اس دن کو سرکاری طور پر منایا جائے کراچی میں اہل سنت والجماعت کی جانب سے مدح صحابہؓ جلوس بعد نماز ظہر لسبیلہ چوک سے نکالی گئی جو اپنے روایتی راستوں سے ہوتی ہوئی ریگل چوک پر اختتام پزیر ہوئی، مدح صحابہؓ جلوس میں ہزاروں کی تعداد میں اہل سنت والجماعت کے کارکنان اور عوام اہل سنت نے بھرپور شرکت کی جلوس کی قیادت اہل سنت والجماعت کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات علامہ اورنگزیب فاروقی صاحب نے کی اس موقع پر اہل سنت والجماعت کے رہنماؤں مولانا رب نواز حنفی، مولانا اللہ وسایا صدیقی، ڈاکٹر محمد فیاض، مولانا تاج محمد حنفی، سنی علماء کونسل کے علامہ ابو سعود یوسف اور اہل سنت والجماعت KPK کے صدر عطا محمد ذیشانی ودیگر نے ریگل چوک پر جلوس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خلفائے راشدینؓ کی سیرت کو عام کرنے کا عزم کر رکھا ہے سیدنا فاروق اعظمؓ کا دور خلافت تاریخ کا سنہرا دور ہے آپؓ کے دور خلافت میں سیدنا فاروق اعظمؓ نے عدل وانصاف کا وہ معیار قائم کیا کہ رہتی دنیا تک ان کا نام تابندہ رہے گا اسلامی تاریخ میں سیدنا فاروق اعظمؓ کا دور خلافت سنہری باب ہے انہوں نے مزید کہا کہ تمام صحابہؓ مرید رسول ﷺ تھے سیدنا فاروق اعظمؓ مراد رسول تھے حضرت فاروق اعظمؓ نے 11 سال تک 22 لاکھ مربع میل زمین پر عدل و انصاف قائم کیا آپؓ کے دور خلافت میں بکری اور بھیڑیا ایک گھاٹ پر پانی پیتے تھے انہوں نے کہا کہ اسلام کے لبادہ میں ایک طبقہ حضرات صحابہ کرام بالخصوص خلفائے راشدینؓ کے خلاف غلیظ لٹریچر تقسیم کر رہا ہے حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کی مدح سرائی کے اشتہارات اور بینر پھاڑے جا رہے ہیں حکومت اس فسادی ٹولے پر نظر رکھے یہ باغی ٹولہ شروع سے مسلمانوں کو تقسیم کراتا آ رہا ہے، آج بھی طالبان سے مذاکرات کو سبوتاژ کرانے کی کوشش یہی طبقہ کر رہا ہے یہ طبقہ اسلام اور پاکستان سے مخلص نہیں ہے انہوں نے کہا آج ملک پاکستان جو کہ اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا وہاں جہاں اہل سنت کے اور بہت سے حقوق کو غصب کیا جاتا ہے وہاں خلفائے راشدینؓ کے ایام ہائے وفات وشہادت کو سرکاری طور پر نہیں منایا جاتا اور نہ ہی اس دن کو چھٹی کا اعلان کیا جاتا ہے اہل سنت کے اکثریتی ملک میں اہل سنت عوام کے ساتھ حکومتی رویہ قابل افسوس ہے حکومت 10.9 محرم کو چھٹی کر سکتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ یوم شہادت سیدنا فاروق اعظمؓ پر چھٹی کا اعلان نہیں کیا جاتا ہے مدح صحابہؓ جلوس سے اہل سنت کے نمائندہ تنظیم سنی علماء کونسل، جمعت علماء اسلام (س) سنی وحدت کونسل، سنی ایکشن کمیٹی، اہل سنت لیبر فورم، سنی طلباء اتحاد کے رہنماؤں نے بھی شرکت کی۔

☆☆☆☆☆

بزمِ قارئین

☆:.....حقیقت میں مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی خطابت صور اسرافیل کا کام کرتی تھی اور اس میں دم عیسیٰ کی سی تاثیر تھی وہ جو کہتے تھے ڈنکے کی چوٹ پر کہتے تھے۔ وہ تیروں کی طرح دھاڑتے اور منافقوں کو سر عام للکارتے تھے۔ جانثاران مصطفیٰ کا عشق انکی رگ رگ میں سمایا ہوا تھا۔

ان کا خمیر صحابہ کرامؓ کی عظمت ومحبت سے اٹھایا گیا۔

(مولانا اسلم شیخوپوری شہیدؒ)

☆:.....حکومت پنجاب نے اہل تشیع کے تمام غیر رجسٹر ماتمی جلوسوں اور مجالس پر پابندی لگا دی ہے۔

(چینل نیوز ون) 0333-4043525

☆:.....نبی کریم ﷺ کے حالات زندگی کو پڑھ کر پتہ چلتا ہے کہ منافقین نے ہمیشہ مسلمان بن کر مسلمانوں کو آپس میں لڑایا ہے۔ حضرت عائشہؓ، حضرت امیر معاویہؓ کی حضرت علیؓ سے جنگ منافقین کی سازش تھی۔ منافق گروہ کا سربراہ عبداللہ بن سبا یہودی تھا۔ مسلمان جب بھی آپس میں مذاکرات کی طرف جاتے ہیں۔ منافقین فساد پھیلا دیتے ہیں۔

نامور صحافی حامد میر کالم روزنامہ جنگ 31 اکتوبر 2013

0300-7916396

☆:.....بزرگ لکھتے ہیں اگر برے خواب آتے ہوں۔ ڈراؤنے خواب آتے ہوں یا رات کو ڈر لگتا ہو تو تین مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر حضرت عمر کا لفظ دل پر لکھو۔ میں اللہ کے توکل پر دعوے سے کہتا ہوں نا ڈراؤنے خواب آئیں گے نہ برے خواب آئیں گے۔ نہ رات کو کوئی خوف طاری ہوگا۔ میں فتویٰ دیتا ہوں اس نسخے کا تجربہ کرو۔ انشاء اللہ سو فیصد صحیح پاؤ گے۔

(خطیب العصر حضرت مولانا عبدالشکور دینپوریؒ)

0332-7536234

☆:.....ماہ محرم میں ماتمی جلسے کا نظارہ دیکھنے کے لیے لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اس میں کئی گناہ ہیں۔ ایک یہ کہ دشمنان اسلام کے ساتھ مشابہت ہے۔ جو کہ جائز نہیں۔ دوسرا یہ کہ دشمنان اسلام کی رونق بڑھتی ہے۔ تیسرا یہ کہ گناہ کو دیکھنا بھی گناہ ہے۔ چوتھا یہ کہ اس مقام پر اللہ کا غضب نازل ہو رہا ہوتا ہے۔ اور غضب والی جگہ جانا بڑا گناہ ہے۔ (احسن الفتاویٰ 394/1)

0312-8306024

☆:.....شان صحابہ رضی اللہ عنہم

محمدؐ قرآن تو تفسیر صحابہؓ
محمدؐ حدیث تو تشریح صحابہؓ
سورج محمدؐ تو کرنیں صحابہؓ
پھول محمدؐ تو خوشبو صحابہؓ
استاد محمدؐ تو شاگرد صحابہؓ
پیر محمدؐ تو مرید صحابہؓ
سالار محمدؐ تو فوج صحابہؓ
محمدؐ پیغمبر تو رہبر صحابہؓ

☆:.....صحابہ کے حروف پر غور کرو۔
ص:.....سے صحبت یافتہ نبیؐ کے۔
ح:.....سے حق پر کٹ مرنے والے۔
ا:.....سے اللہ کی منتخب جماعت۔
ب:.....سے باطل کے سر قلم کرنے والے۔
ہ:.....سے ہدایت کے روشن ستارے۔ رضی اللہ عنہم

(عبدالستار قاسمی کراچی)

☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

آپ کی مشکلات کا روحانی و طبی حل

خالق کائنات اللہ رب العزت نے حضور پاک ﷺ کو طبیب کامل بنا کر بھیجا آپ ﷺ نے لوگوں کا علاج قرآن پاک کے ساتھ ساتھ جڑی بوٹیوں سے بھی فرمایا کبھی شہد، کبھی کلونجی اور کبھی عجوہ کھجور کے ساتھ مختلف امراض کا علاج کیا ہے۔ غرض یہ کہ آقا دو جہاں ﷺ نے انسانیت کا علاج روحانی بھی کیا اور جسمانی بھی، ذیل میں ہم طب نبی ﷺ کے دونوں طریقوں کو عوام الناس تک پہنچا رہے ہیں۔

کثرت رزق، ہر غم اور ہر حاجت کیلئے:

مختصر استغفار کثرت رزق اور ہر غم دور کرنے کیلئے اور ہر حاجت کیلئے

"رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ"

ایک تسبیح روزانہ۔

لقوے کا علاج:

سورہ زلزال پارہ نمبر ۳۰ غیر مستعمل پلیٹ پر لکھ کر روزانہ پی لیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

حلق کی خراش دور کرنے کیلئے:

حلق کے درد سے آرام کیلئے ——

"اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم —— قال ھذا رَحْمَۃٌ مِّنْ رَّبِّیْ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ○

سات مرتبہ پڑھیں انشاء اللہ آرام ہوگا۔

دکھ اور ذہنی تکلیف دور کرنے کیلئے:

اگر کوئی شخص دکھ یا ذہنی تکلیف میں مبتلا ہو اور غم کی شدت کی وجہ سے ذہن پریشان ہو تو اس کے لیے درود شریف اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درمیان میں سورۃ قریش ایک سو ایک بار پڑھیں۔ مسلسل پابندی کیساتھ ۴۱ دن تک پڑھیں۔ انشاء اللہ ہر قسم کا دکھ ذہنی پریشانی سے نجات ہوگی۔

اپنے مقصد کے حصول کیلئے:

قبلہ رخ باوضو بیٹھ کر ایک ہزار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں فقط شروع میں بسم اللہ پڑھیں باقی بسم اللہ کے بغیر پڑھیں۔ اول آخر سات مرتبہ درود ابراہیمی پڑھیں۔ آخر میں اپنے مقصد کیلئے دعا کریں بہت طاقتور عمل ہے۔ بعض اہل علم نے اسے اسم اعظم قرار دیا ہے۔

پیٹ کے امراض کیلئے:

جس کے پیٹ میں سخت درد رہتا ہو کسی طرح آرام نہ آتا ہو تو سورہ آل عمران تیرہ (۱۳) مرتبہ خود پڑھ کر یا کسی سے پڑھوا کر پانی پر دم کر کے پی لیں انشاء اللہ درد سے نجات مل جائے گی۔

برائے حفاظت جان و مال:

بوقت صبح آیت الکرسی سورہ بقرہ کا آخری رکوع چاروں قل پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کر کے بدن پر پھیریں اور مال پر دم کر دیں شام تک مال و جان ہر بلا ہر مصیبت سے محفوظ رہے گا۔

﴿طب نبوی﴾

زنجبیل (سونٹھ)

قرآن مجید میں ارشاد پاک ہے —— جنت میں انہیں ایسے پیالے بھرے ہوئے پلائے جائیں گے جن میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔

حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ روم کے بادشاہ نے سونٹھ کی ایک ٹوکری آپ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں بطور ہدیہ پیش کی تو آپ علیہ السلام نے ایک ایک ٹکڑا عنایت کیا اور مجھے بھی ایک ٹکڑا کھلایا۔ سونٹھ دوسرے درجے میں گرم اور پہلے درجے میں تر ہے۔ کھانا ہضم کرنے میں معاون ہوتی ہے۔ اعتدال کے طور پر پاخانہ نرم کرتی ہے۔ ٹھنڈک اور رطوبت کی وجہ سے ہونے والے جگر کے سدوں کو کھولتی ہے اس کو کھانے اور بطور سرمہ کے استعمال سے رطوبت کے باعث پیدا ہونے والا آنکھوں کا دھندلا پن ختم ہو جاتا ہے۔ جماع کیلئے معاون ہے آنتوں اور معدہ میں پیدا ہونے والی ریاح غلیظہ کو تحلیل کرتی ہے۔

اگر اسے شکر کیساتھ ملا کر دو درہم کی مقدار گرم پانی سے کھالی جائے تو لیس دار رطوبت کے لیے مسہل ثابت ہوگی۔

خوش ذائقہ سونٹھ گرم خشک ہے قوت جماع میں جان پیدا کرتی ہے منی زیادہ کرتی ہے۔ معدہ اور جگر میں حرارت پیدا کرتی ہے۔ بدن پر بلغم کے غلبہ کو ختم کرتی ہے۔ حافظہ تیز کرتی ہے۔ منہ کی بدبو کو زائل کرتی ہے۔ ثقیل غذاؤں اور کھانوں کے ضرر کو دور کرتی ہے۔ اگر اسے پیس کر ایک کپ چائے میں پکا کر پیا جائے تو سردی بھی نہیں لگتی۔

☆☆☆☆☆

ہم دیوانے ہیں صحابہؓ کے

گلی کوچے میں نعرے اب لگانے ہیں صحابہؓ کے
[illegible] دیوانے ہیں صحابہؓ کے
[illegible] جمیل، [illegible] سے مشن روکا نہ جائے گا
یہ خنجر بھی کہ ہم نے گیت گانے ہیں صحابہؓ کے
سپاہی ہم صحابہؓ کے، ہمیں کیا ڈر سلاخوں کا
بہر صورت ہمیں جھنڈے اٹھانے ہیں صحابہؓ کے
یہ صدیقیؓ، حیدریؓ، اعظمؓ، ضیاءؓ کے خون کا ثمرہ
کہ ہر کسی کے ہونٹوں پر ترانے ہیں صحابہؓ کے
[illegible] میں مدحت ہے وارد جابجا ان کے
[illegible] مرتبے کیا کیا خدا نے ہیں صحابہؓ کے
شب معراج سردار دو عالم نے یہ دیکھا ہے
کہ جنت میں بہت دلکش گھرانے ہیں صحابہؓ کے
نکاح حضرت حیدرؓ ہو عثمانؓ کے خرچے پر
مثالی اور گہرے دوستانے ہیں صحابہؓ کے
جمیل ان کی محبت میں فنا ہو کر ترانے کہہ
کہ محشر میں بھی نغمے کام آنے ہیں صحابہؓ کے

(مولانا جمیل الرحمٰن عباسی)

خط و کتابت کے لیے

نقشبندی روحانی معالج

محمد عمر فاروق

جامع مسجد مجددیہ بخاری چوک قائم پلازہ سمندری فیصل آباد

0303-7740774

صبح 10 بجے سے 12 بجے تک ملاقات کا وقت

2014

خلافتِ راشدہ ڈائری

خوبصورت طباعت

بلند معیار

تاریخ ساز

مضبوط جلد

شہداء ناموس صحابہؓ کی تاریخہائے شہادت

معلومات کا خزانہ

انتہائی مناسب قیمت

نصیحت آموز اقوال کا مجموعہ

- نامور صحابہ و اہم شخصیات کے ایامِ وفات و شہادت
- آپ کی مشکلات کا روحانی حل
- وزن، حجم اور مقدار کے پیمانے
- قرآنی آیات، احادیث اور بزرگوں کے اقوال
- ملکی و غیر ملکی فون کوڈ نمبرز
- [illegible] ان کے فون نمبرز
- اسلام کے بنیادی عقائد کا تعارف
- تعزیرات پاکستان کی دفعات
- سال بھر کی نمازوں کے اوقات
- نقشہ سحر و افطار
- ٹیلی فون انڈکس
- دنیا کے اہم ممالک کے دارالخلافے، کرنسی، آبادی، اوقات
- نامور مدارس، شخصیات، اہم جگہوں کے فون نمبرز
- گزشتہ اور آئندہ سال کا ہجری و عیسوی کیلنڈر

منظرِ عام پر آچکی ہے

اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

آج ہی اپنی کاپی محفوظ کروالیں

علماء، وکلاء اور اہل دانش کو آپ یہ تحفہ میں دے سکتے ہیں

2014

انچارج

خلافت راشدہ ڈائری

بخاری چوک قاسم بازار
سمندری فیصل آباد
041-3420396
0306-7810468

Scanned with CamScanner

Okasha Travels & Tours
حج و عُمرہ
سروسز
تمام ایئرلائنز کی ٹکٹیں دستیاب ہیں
نیز پروٹیکٹر بنوانے کیلئے تشریف لائیں
عکاشہ
ایزی ٹریولز اینڈ ٹورز
چیف ایگزیکٹو
چوہدری محمد بشیر عکاشہ
0300-6070137
چوہدری عبدالاشفاق
0331-7659970
Email: okashaetravel@gmail.com
کلمہ چوک خوشاب۔فون: 0454-711902 فیکس: 0454-711901